

کلیاتِ حفیظ تائبؒ

حمد و نعت



حفیظ تائبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلیاتِ حفیظ تائب

کلیاتِ حفیظ تائب

حمد و نعت

حفیظ تائب

طبع اوّل: اپریل 2005ء

مطبع:

قیمت: 500 روپے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ وآلہٖ

منظوم ترجمہ

ہوئے کمال سے اپنے وہ فائزِ رفعت
چھٹی جمال سے اُن کے تمام ظلمتِ شب
خصائل اُن کے سبھی خوب اور پسندیدہ
درود بھیجیں نبیؐ پر اور اُن کی آل پہ سب

حفیظ تائب فاؤنڈیشن

حضرت حفیظ تائب نے حمد و نعت کی تخلیق و تالیف اور ترویج و اشاعت کے لیے قابل رشک کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ ان کے فیضان کو عام کرنے اور ان کے صدقاتِ جاریہ کو مزید ثمر آور اور دُور رس بنانے کے لیے ایک مستقل ادارے کے قیام کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی چنانچہ ۲۱ نومبر ۲۰۰۴ء کو الفاطمہ ۹۱ - رضا بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں ایک خصوصی اجلاس میں حفیظ تائب فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس فاؤنڈیشن کے چیئرمین اتفاق رائے سے جناب عبدالمجید منہاس منتخب ہوئے۔ تاسیسی اجلاس میں اس فاؤنڈیشن کے درج ذیل اغراض و مقاصد طے پائے:

i) جناب حفیظ تائب علیہ الرحمہ کے غیر مطبوعہ/غیر مدون تصنیفی کام کی تدوین کرنا۔

ii) حضرت حفیظ تائب کے مطبوعہ تصنیفی کام کی حسب ضرورت طباعت و اشاعت کے لیے اقدامات کرنا۔

iii) جناب تائب کے مشن کو جاری رکھنے اور اسے وسیع تر بنیادوں پر مستحکم کرنے کے لیے مناسب مواقع پر اجلاس منعقد کرنا۔

iv) حضرت حفیظ تائب کی شخصیت اور ان کے فن پر تحقیقی اور تصنیفی کام کرنے کے لیے تشویق و ترغیب کی فضا پیدا کرنا اور ایسی خدمات سرانجام دینے والوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کرنا۔

v) مختلف زبانوں میں حمدیہ اور نعتیہ موضوعات سے متعلق معیاری اور قابل حفاظت تخلیقی اور تصنیفی کام کی تکمیل، طباعت اور اشاعت میں تعاون کرنا۔

vi) حمد و نعت اور دیگر متعلقہ موضوعات کے بارے میں کتب و جرائد پر مشتمل ایک وسیع کتب خانے کا قیام و انصرام کرنا تاکہ حمد و نعت کے موضوع پر تخلیقی اور تحقیقی کام کرنے والوں کو مطالعہ کی سہولت بہم پہنچائی جا سکے۔

"دین و ادب سے وابستہ ارباب خیر سے التماس ہے کہ وہ اس مبارک فاؤنڈیشن کی حمایت اور اعانت میں بھرپور حصہ لیں۔"

فہرست

تقدیم 21

حمد و مناجات 35

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق 37
یا رب ! ثنا میں کعبؓ کی دلکش ادا ملے 39
جو اسمِ ذات ہویدا ہُوا سرِ قرطاس 41
حمد کب آدمی کے بس میں ہے 45
زباں پر ہے نام اُس حیات آفریں کا 46
الٰہی شاد ہوں میں تیرے آگے ہاتھ پھیلا کر 48
تو خالق ہے ہر شے کا یا حیّ یا قیوّم 50
پرچمِ حمد اڑاتا ہوں میں 52
زمانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی 54
ربِّ کعبہ! کھول دے سینہ میرا 56
یا رب ! ملی مجھے یہ نوا تیرے فضل سے 58
دیں سکون تیرے نام یا عزیزُ یا سلام 60
اللہ تعالیٰ ہے جہانوں کا اجالا 62
موجود بہر سمت ہے اک ذاتِ الٰہی 64
خدا کے نام نامی سے سخن ایجاد کرتا ہوں 66
کھل جائے مجھ پہ بابِ عنایات اے خدا 68
لائقِ حمد حقیقت میں ہے خلاقِ جہاں 73
تسبیح شب و روز رہے نام خدا کی 75
نام حق سے جو پرچم کھلا حمد کا 77

الطاف تیرے خلق پہ ہیں عام اے کریم 79
بھیج سکوں کا کوئی جھونکا 81

پنجابی

سبھ تعریفاں تیرے لئی نیں سوہنیاں ربا 86
رب سچے دیاں اچیاں شاناں 87
رب تے اوہدے حبیبؐ دی بارگاہ وچ 88
اسم اللہ دا لب تے کھڑیا اللہ اللہ اللہ ہو 90
فجر دے رنگ ثنا تیری کرن یا اللہ 91
اللہ سوہنا اپنیاں صفتاں آپ سناوے 92
اللہ سوہنا کھیت کھیت ہریالی ونڈے 93
سب توں وڈا اللہ سوہنا 94
ربا 96

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ 97

آیہ نور 99
التماسِ کرم بہ حضورِ تاجدارِ حرم 103
خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر، خیر البشرؐ 106
پائی نہ تیرے لطف کی حد سیدؐ الوریٰ 109
بادِ رحمت سنک سنک جائے 111
دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبیؐ 112
اے روحِ تخلیق! اے شاہِ لولاک 114
رہی عمر بھر جو انیسِ جاں وہ بس آرزوئے نبیؐ رہی 116
تج کے بے روح مشاغل اے دل 117
خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ 119

جلوۂ فطرت، چشمہ رحمت، سیرتِ اطہر، ماشاء اللہ	121
ہر منفعتِ دنیا سے ہوئے ہم مستغنی اللہ غنی	122
نعتِ حضرتؐ مری پہچان ہے سبحان اللہ	123
کھلا باب حرم الحمد للہ	125
نورِ نبیؐ ہے نظارہ گستر اللہ اکبر	126
اے سرورؐ دیں نور ہے یکسر تری سیرت	128
دلوں کی تہہ میں پوشیدہ محبت دیکھنے والا	130
روح میں نقش چھوڑتی صورت	132
منارِ رشد و ہدایت، سحابِ رحمت و جود	134
یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا	136
ظہورِ سرورؐ کون و مکاں، ظہورِ حیات	138
ماورائے حدِ ادراک رسولؐ اکرم	139
نامِ رسولؐ سے ہے نمود کمالِ فن	141
انبیاء میں عدیم النظیر آپؐ ہیں	143
خلق کیوں اُس کی نہ گرویدہ ہو	145
عالم افروز ہیں کس درجہ حرا کے جلوے	147
نشاطِ روح خیالِ محمدؐ عربی	.148
غنی ہے شاعرِ نادار اے شہِؐ ابرار	150
کہاں زبانِ سخنور، کہاں ثنائے حبیبؐ	152
نبی کو مظہرِ شانِ خدا کہیے، بجا کہیے	153
دل بھی کیا ہے بس اک طلب کے سوا	155
زیست کے عنواں اشاراتِ رسولؐ ہاشمی	156
وقفِ ذکر شہؐ حجاز رہوں	158
ہجومِ رنگ ہے میری ملول آنکھوں میں	159
خواب ہی میں رُخِ پُرنور دکھاتے جاتے	160

رونقِ عالمِ رنگ و بو آپؐ ہیں	161
جس سے ہے بحرِ جاں میں انوار کا تلاطم	162
روح میں کیف ثنا پاتا ہوں	163
رسولِؐ عالمیاں، ذاتِ لم یزل کا حبیبؐ	166
لب پر نبیؐ کا اسمِ مبارک رواں ہوا	168
مہرِ ھدیٰ ہے چہرۂ گلگوں حضورؐ کا	169
اترے مَلک زمینِ حرم پر ترے حضور	170
کیا مجھ سے ادا ہوں ترے حق ہادیِٔ برحق	172
جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے	174
زیست کی روحِ رواں ہے مرے خواجہؐ کی نظر	175
کھِلا گئی ہے بہر سُو نبیؐ کی طبعِ نفیس	176
کب ہوگی شبِ ہجراں کی سحر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ	177
تیرا دربار ہے عالی آقا	178
آفاق رہینِ نظرِ احمدؐ مختار	180
شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ	182
لائے پیامِ رحمتِ حق سیّدؐ البشر	183
آیا ہے وفا کی خوشبو سے سینوں کو بسا دینے والا	186
پھر اٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ	188
تسخیرِ عرصۂ دوسرا آپؐ کے لیے	194
یادِ شبِ اسرا سے جو سینہ مرا چمکا	196
غزوۂ بدر	199
آرزوئے حضوری	201
گنبدِ خضرا کے سائے میں	206
قدموں میں شہنشاہؐ دو عالم کے پڑا ہوں	209
بارگاہِ نبوی میں جو پذیرائی ہو	210

سی حرفی زمزمہ دُرُود 211
خُلق جن کا ہے بہارِ زندگی اُن پر سلام 220
منزلِ ذات کا 222
نورو ظہور 224
مبارک ہو جناب مصطفٰی ﷺ کی آمد آمد ہے 233
ہوا جلوہ گر آفتابِ رسالت زمین جگمگائی فلک جگمگایا 235
صاحبِ خیرِ کثیر ﷺ 236
اے صاحبِ معراج ﷺ 238
بہارِ فکر ہے تذکارِ خواجہ لولاک 240
یا ایہا المزمل 245
درود و سلام اُس شہِ انبیاء پر اتارا ہے قرآن جس پر خدا نے 247
زرّیں افق 248
سرنامہ جمالِ مدینہ رسول کا 249
لب کھلے جب نبی کی مدحت میں 254
اے ہادیٔ دارین مقتدرِ گرِ آفاق 259
بارگاہِ پاک میں پہنچے ثنا کرتے ہوئے 261
وہ ہادیٔ جہاں جسے کہیے جہانِ خیر 263
جب شامِ سفر تاریک ہوئی وہ چاند ہویدا اور ہُوا 265
سُو بسو تذکرے اے میرِ اُمم تیرے ہیں 267
رحمتِ حق سایہ گستر دیکھنا اور سوچنا 269
گلوں سے دل کی زمینوں کو بھر دیا تو نے 271
وجد میں آدم ہے اوجِ آدمیت دیکھ کر 273
حسنِ حیات و نورِ بقا اور کون ہے 275
عکسِ عہدِ نبیؐ دکھانے لگے 276
مرکز میرے فکر کا وہ مثنی محبوبؐ 278

مہِ صفا کی تجلیوں سے چمک اٹھا ریگ زارِ بطحا	280
مزاجِ زندگی ہے سخت برہم سیّدؐ عالم	282
پُر کرے گا کون رُوحوں کے خلا یا مصطفےٰؐ	284
رنگ فطرت آپ کے فیضان سے نکھرا حضورؐ	286
مہِ صفا ہو سرِ خواب جلوہ گر اے کاش	288
آپؐ ہیں طغرائے آیاتِ ظہور آقاؐ حضور	290
کتابِ زیست کا عنواں محمدؐ عربی	291
آئے ہیں جب وہ منبر و محراب سامنے	292
جتنی الجھنیں ہیں، جتنی کلفتیں ہیں	294
اعزاز یہ سرکارؐ کی سیرت کے لیے ہے	296
آمادۂ شر پھر ہیں ستم گر مرے آقاؐ	298
یکتا ہے ترا طرزِ عمل احمدؐ مرسل	300
رُوح کی تسکیں ہے ذکرِ احمدؐ مختار میں	301
اعتبارِ نطق ہے گفتار خیرؐ الانبیاء	302
دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے	303
کیوں نہ عالم ہو دریوزہ گر آپؐ کا	304
خلق دیتی ہے دہائی مصطفےٰؐ یا مصطفےٰؐ	305
نورِ نگاہ خلق ہو، رنگِ رُخِ حیات ہو	306
اے شاہؐ دیں! نجات کا عنواں ہے تیری یاد	307
خوش ہوں کہ میری خاک ہی احمد نگر کی ہے	308
منوّر ہو گیا عالم کا سینہ	309
کس نے پایا ہے جہاں کی رہنمائی کا شرف	311
دلِ محزوں میں یادِ مصطفےٰؐ ہے	312
شرحِ غم ہے اشکِ خونیں اے شہنشاہؐ مدینہ	314
محبوب کردگار ہیں آقائے نامدار	315

دنیائے دل ہے زیر و زبر سیّد البشرؐ 317
ادراک سے پرے ہے مقامِ شہِ عرب 318
دیارِ محبوبؐ کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا 319
سرچشمۂ عطا درِ خیر الوریٰ کی خیر 321
مدینے کی جنت مرے سامنے ہے 323
حاضر ہے درِ دولت پہ گدا سرکار توجہ فرمائیں 325
سامنے ہیں سیّد ابرار اللہ الصمد 326
دلوں کا شوق، رُوحوں کا تقاضا گنبدِ خضرا 327
ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تر و تازہ 329
نبیؐ کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے 331
آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا 333
اے ربِ نوا ڈال دے دامن میں نئی نعت 335
خواب میں در کھلا حضوری کا 337
جب ہے مرے آقاؐ کی عطا تازہ بتازہ 340
نعت بھی ہے صورت درود 342
سلام اے ابنِ عبداللہؐ تحیات اے ابو القاسمؐ 345
کس طرح چاند نگر تک پہنچوں 347
جس کا وجود رشد و ہدیٰ کا جمال ہے 349
لفظ کے بس میں نہ تھا عرضِ تمنا کرنا 351
ہر امکانِ ثنا سے ہے فزوں شانِ شہ والاؐ 353
بس گیا چاند حرا کا دل میں 355
صیغہ حمد سے وہ اسمِ شریف 357
پلکوں پہ تھا لرزاں دل دربارِ رسالت میں 359
ملتا ہے بحرِ درد سے دیدۂ نم کا سلسلہ 361
تجلیات کا گلزار مسجد نبویؐ 363

انوار سے مہکتی زمیں جنت البقیع 365
حسنِ محبوبِ خدا میں گم ہوں 367
دل کو ہے درِ سیّد ابرار سے نسبت 369
اللہ نے پہنچایا سرکار کے قدموں میں 371
نورِ امکاں کا خزانہ درِ والا ان کا 373
شوق باریاب ہو گیا 375
نافذ کرو وجود پہ طاعت حضور کی 377
اشک ہے نامہ برِ عقیدت کا 379
عجب مقام سجھاتی ہے نعتِ پاکِ حضور 381
بے رنگ سے دن رات ہیں اے سیّد السادات 383
خالق کا جو حبیب ہوا کائنات میں 385
قسمت اپنی بلند کی ہے 387
پرچم کشا جمال ہے شہرِ حبیب میں 389
نبی کے شہرِ پُر انوار کا ارادہ ہے 391
در پہ حاضر ہوا ہے کوئی بے نوا اے حبیبِ خدا 393
میں خدمتِ آقا میں ہوتا تو سدا کہتا لبیک وسعدیک 395
اسوۂ مصطفیٰ ملا ہم کو 397
چادری جو نور کی تنی ہے 399
سیّد انس و جاں کا کرم ہو گیا 401
خوب قلب و نظر کی صفائی ہوئی 403
ذکرِ سرکار سے جب ذہن تر و تازہ ہو 405
پیار سے جن کے ہوا ہے مرا تن من روشن 407
چھوڑ امید و بیم کی باتیں 409
روضہ احمد مختار دکھا دے یا رب 411
سرتا قدم برہان ہو 413

جاوداں و بیکراں ہے رحمتِ خیر الانامؑ 414
مجھے نعت پیمبرؐ سے شغف ہے 415
کوئی جہاں میں ہوا نہ ہوگا شفیق تجھ سا کریم تجھ سا 416
مظہر ذوالجلال میرے حضورؐ 417
شاہِ فلک جناب رسالت مآب ہیں 418
ہمیشہ ہے پیشِ نظر سبز گنبد 419
دل ہے سفرِ طیبہ کو تیار ہمیشہ 421
کیجئے قبول اے شہِ والاؐ سلام عید 423
الصلوٰۃ والسلام اے غایتِ صبح ظہور 425
تضمین بر نعت حضرتِ قدسیؒ 427
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا 429
آپ انسان کے سب سے بڑے رہنما 431
نور ہی نور اسلام ہے ان کا 433
کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا 434
معصومیت کا ہالا بچپن مرے نبی کا 436
نعت گوئی کیلئے حسنِ ارادت شرط ہے 438
وہ نورِ جاں افق آراء ہوا ہے 440
دیر جتنی اشکِ خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے 443
مہکا ہوا ہے جس سے جہاں کا چمن تمام 445
مصطفےٰؐ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر 447
تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا 449
میں یہ سمجھوں گا کہ آنکھوں کی نمی کام آ گئی 451
سر کو جھکائے ہے فلک ان کے سلام کے لیے 453
دین و دنیا کی قیادت آپ کو بخشی گئی 455
سانس میں ہے رواں میرا زندہ نبیؐ 459

اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپ ہیں 461
تازہ امنگ جاگی دلِ عندلیب میں 463
اٹھنے کی تاب ہی نہ ہو جانِ ضعیف میں 465
جسے خالقِ عالمیں نے پکارا سراجاً منیرا 467
تو روشنی کا پھول ہے یا ایہا الرسولؐ 468
پہنچا ہوں روبروئے حرم صاحبِ حرم! 471
میں صرف حرفِ تمنا ہوں یا رسول اللہ 473
آپ ہیں جانِ ارض و سما شانِ خلقِ خدا آپ ہیں 474
طیبہ میں پہلا نقشِ حسن مسجد قبا 477
حرم کا دیدۂ بیدار روضۃ الجنۃ 478
کچھ ایسے صاحبِ اعزاز ہیں آپ 480
قلب ہے پُرسکوں آپ کے شہر میں 482
دیتا نئی حیات ہے عشقِ رسولؐ پاک 484
بابِ انعام کھلا رحمتِ عالمؐ کے طفیل 485
دیس میرا ہے گلستاں نعت کا 486
ایماں کی بنیاد محمدؐ کی محبت 488
اللہ غنی رتبہ و توقیرِ پیمبرؐ 489
گردشِ دوراں کا درماں جشنِ میلاد النبیؐ 490
ماہِ ذیشاں ربیع الاوّل 492
رفعت مرے آقا نے وہ پائی شبِ معراج 494
ثبت دل پر جو مہرِ نبوت ہوئی 496
کوثریہ 503
تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا 524
وہ نورِ جاں افق آرا ہوا ہے 526
دین و دنیا کی قیادت آپ کو بخشی گئی 529

پنجابی

مل جائے وچ حضوروں' ازلی نور دی جھلک وکھاواں 532

سِک متراں دی 533

کتھے اوہدی صفت ثنا تے کتھے میرے اکھر 535

ہر کھوٹی تقدیر کھری کر دیون والے 536

پیار نبیؐ دے پر لائے نیں شعراں نوں 537

رب دیا پیاریا! مدح تری خس خس مُو مُو پیا کردا 539

رب دیا پیاریا! کد ساہ لیسی روح میری دا پارہ 540

پھیلیا جد آپ دی سیرت دا رنگ 541

سوال میرا نہ ٹال سائیں 543

گھڑی مُڑی جی بھر آوندا اے 545

نیویں اے اساں دی گردن وی جس دے احساتوں 546

دردی ایں جگ دا غم دے اسیراں دی سارے 548

مہکی مہکی اے دل دی گلی پلکاں تے بتیاں بلدیاں نیں 549

مصطفیٰؐ دی دُعا دا اثر ویکھیا 550

کیوں سر تے دکھاں فکراں دی نھیری جھلّی ہوندی 551

پانی لا لا پھاوے ہوئے 552

روضے دی جالی دِسدی اے یاں گنبد خضرا دِسدا اے 554

پاک محمدؐ جگ دا والی 555

من موہ لیا عالم سارے دا محبوب خدا دیاں گلاں نیں 556

سوما سعادتاں اے رحمت حضورؐ دی 557

سرکارؐ! اساں مسکیناں دی کیوں دُور مصیبت نہیں ہوندی 558

نبیؐ دے در تے جے ہووے رسائی 559

ایہہ منگتے تیرے در اُتے لکھاں آساں لے کے آئے نیں 560

سجے لولاک والا تاج تینوں 561

پختہ ایمان ہے ایہہ میرا اللہ دے گھر دیاں نہیں ریساں 562
بے یار تے بے وس دے مددگار تُسی او 564
عبداللہ دی نور نشانی' آمنہ بی بی دا مہ پارہ 565
مان مخلوق دا رب دا ماہی 566
توں ایں شمع تے اسیں پروانے ...... حبیبؐ ربانے 567
ہوگیا رو رو کے اکھیاں لال کملی والیا 569
جس دے پاروں کٹے جاون روگ دوا کیڑی اے 571
رنگ بہاراں تھاں تھاں سٹے 573
ہر پاسے خوشی اج وسدی اے 576
اج راتیں کالی کملی والےؐ رونق لائی عرشاں تے 578
رب سچے ملت بیضا دا انج مان ودھیا اج راتیں 579
سوہنے رب دا سوہنا تے سردار کلام اے 580
غیرتاں دا نور تھاں تھاں بدر اندر چھا گیا 581
اکھیں شہر مدینہ ڈِٹھا 582
باراں ماہ سیرت 584
حیاتی مینوں جے ہووے عطا ہور (قصیدہ) 597
یاد جدوں آئی طیبا دی (قصیدہ) 602
گل وچ سوہندی مدنی پی دی نسبت والی گانی ہو 607
نعت امبر دے جلوے اکھراں وچ وکھاواں کیویں 608
سوہنا اسم اوہدا' اچا خلق اوہدا' نوری نسب اوہدا' عالی حسب اوہدا 610
میں کراں ربا ثنا سرکارؐ دی 611
سناندی اے کوئی کہانی نبیؐ جی! 613
جان اے جگ دی گھر آقاؐ دا 615
دو جہاناں دا سردار ساڈا نبیؐ 617
اوہ نوری مکھڑا ویکھاں گا کدوں تیک 619

جے آقاؐ دی نظر ہو جاوے 621

پڑھاں نعتاں، کراں عرضاں ترے قدماں دے وچ آقاؐ 623

اپنے عملاں اتے سنگاں 624

سوہنی صورت پاک نبیؐ دی 625

پیش کردے نیں سب غلام حضورؐ 627

کوثریہ 628

چوبرگہ 630

غیر مدوّن کلام 631

سناؤں کسے اور جا کر میں دردِ نہاں ربِّ کعبہ 633

مجھ کو ترے کرم کا سہارا ہے اے کریم! 635

ہرگز نہ فکرِ گردشِ دورِ زماں کرو 636

پنجابی

جد اللہ دا نام چتاراں 637

کیویں کوئی کرے ثنا رب دی 639

ہر انتظام ہونے پہ حاضر نہ ہو سکا 641

حالِ زارِ من بہ بیں، یا رحمۃ للعالمینؐ 643

روح مری ہے پرسکوں، قلب میرا ہے مطمئن 645

امامِ جملہ رُسل، گلبنِ ریاضِ خلیل 647

تیرا مجرم آج حاضر ہو گیا دربار میں 649

ترے آگے سب کے خم ہیں سر 650

ہوں اگر ہشیار تو ہشیارِ ختم المرسلینؐ 651

مجھے در پہ اپنے بلا طیبہ والے 653

ولولوں کو نکھار دیتے ہیں 655

شربتِ دیدار پیاسوں کو پلاتے ہیں ضرور 657

سرورِ دنیا و دیں سرکار ہیں 658
کشورِ ہست کے سلطان رسولِ عربیؐ 660
بڑا مبارک ہے آج کا دن کہ سرورِ کشورِ رسالتؐ 662
لطفِ حق عام ہوا ہادی و سرور آیا 663
آنکھوں کو جستجو ہے تو طیبہ نگر کی ہے 665
نعتیہ قطعات 667
رودادِ انبساط کا عنواں ہے تیری یاد 668
گلشن میں یہ بہار تمہاری نظر سے ہے 670
نظر میں بسا ہے مدینہ نبیؐ کا 672
کتابِ زیست کا عنواں وہ صاحبِ معراج 673
تیرا جمال دل فزا زینتِ بزمِ لامکاں 675
خردارض و سما سیّد مکّی مدنیؐ 676
دل میں ترا پیغام ہو آقائے دو عالمؐ 678
وہ پھول تو ہے کہ جس سے بہار باقی ہے 679
اگر ہو نگاہِ کرم میرے آقاؐ! 680
سبھی مخلوق کنبہ ہے خدائے پاک و برتر کا 682
مطلعِ ہستی کے نورِ اولیں، آنے کو ہیں 684
منایئے جشن میلادالنبیؐ دا 686
خدائی تے چھایا ہدایت دا چانن 688
پلکاں دے او ہلے چمکے تارے حضوریاں دے 690
بنی اے جان تے بھاری مصیبت یا رسولؐ اللہ 692
میرے پروار دی عزت ودھاؤ یا رسولؐ اللہ 693
قرض تیرے پیار دا آقاؐ اتاراں کس طرح 695

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

لفظِ ''نعت'' کے لغوی مباحث کی تفصیل کو ایک طرف رکھتے ہوئے اگر بات کا آغاز ''نعت'' کے اُس عام فہم اصطلاحی مفہوم سے کیا جائے جو، کم از کم اردو کی حد تک، مسلم ہے تو اس سے مراد صرف نبی اکرم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم مدح وستائش طے پاتی ہے۔ اس تعریف کے مطابق اولین نمایاں نعتیہ اشعار غالباً وہ قرار پائیں گے جو حضور ﷺ کے عمِ محترم جناب ابوطالب کے معروف لامیہ قصیدے (۱) میں آتے ہیں اور جن میں یہ مشہور شعر شامل ہے:

وَ اَبیَض یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجھِہٖ
ثِمَالُ الیَتامیٰ، عِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ

''اجلی رنگت والا
جس کے چہرے کا واسطہ دے کر
بارش مانگی جاتی ہے
یتیموں کا سہارا
حاجت مندوں کی پناہ'' (۲)

---

۱) یہ طویل قصیدہ سیرت ابنِ ہشام میں دیکھا جا سکتا ہے۔
۲) مولانا حالیؒ کا شعر:

فقیروں کا ملجا' ضعیفوں کا ماویٰ   یتیموں کا والی' غلاموں کا مولیٰ

اسی سے مستفاد معلوم ہوتا ہے۔

عرب کے مشہور شاعر اعشیٰ نے بھی اواخرِ عمر میں نبی ﷺ کی مدح کہی اور خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کے لیے چلا مگر کم نصیبی کہ کفارِ قریش کے بہکانے پر واپس ہو گیا اور دولتِ اسلام سے محروم رہا۔ اس کے یہ اشعار بہر حال روایتِ ادب میں محفوظ چلے آتے ہیں:

اَلا اَیُّھٰذَا السَّائِلِی اَیْنَ یَمَّمَتْ
فَاِنَّ لَھَا فِی اَھْلِ یَثْرِبَ مَوْعِدا
فَآلَیْتُ لا اَرْثِی لَھَا مِنْ کَلالَۃٍ
وَ لا مِنْ حَفًی حَتّٰی تَزُوْرَ مُحَمَّدَا
مَتٰی مَاتُنَا خِی عِنْدَ بابِ ابنِ ھَاشِمٍ
تُراحِی وَ تَلْقَی مِنْ فَواضِلِہٖ یَدَا
نَبِیٌّ یَرٰی مَا لا یَرَوْنَ و ذِکْرُہٗ
اَغَارَ لَعَمْرِی فی البلادِ و اَنْجَدَا
لَہٗ صَدَقَاتٌ مَّا تُغِبُّ وَ نَائِلٌ
وَ لَیْسَ عَطَاءُ الیومِ مانِعَہٗ غَدَا

''اے پوچھنے والے
کہ میری ناقہ کہاں کا رُخ کیے ہوئے ہے
واضح ہو کہ اس کی ملاقات
اہلِ یثرب سے طے ہے

میں قسم کھا چکا ہوں
کہ نہ اس کی تھکن پر ترس کھاؤں گا
اور نہ اس کے پیروں کے گھس جانے پر

تا آنکہ یہ محمدؐ کے حضور جا کھڑی ہو

(اے ناقہ!)
جب تجھے ابنِ ہاشمؐ کے دروازے پر بٹھا دیا جائے گا
تب تجھے راحت نصیب ہوگی
اور اُن کے جود و کرم کے احسانات حاصل ہوں گے
وہ نبی ہیں
ایسے امور پر نگاہ رکھتے ہیں
جنہیں دوسرے نہیں دیکھ سکتے
اور —— میری زندگی کی قسم ——
اُن کا ذکرِ خیر
قریے قریے کے نشیب و فراز میں پھیل گیا ہے

اُن کی داد و دہش میں کبھی ناغہ نہیں ہونے پاتا
اور آج کی عطا اُنہیں
آئندہ روز (کی عطائے مکرّر) سے مانع نہیں ہوتی"

بعد ازاں صحابہؓ کرام کی نعت گوئی کا ایک طویل سلسلہ ہے جسے ارشادِ ربانی "صلّوا علیہ وسلموا تسلیما" کی بجا آوری کی ایک صورت سمجھنا چاہیے۔ اہلِ علم نے دوسو کے قریب صحابہ وصحابیات، رضی اللہ عنہم اجمعین، کے نام گنائے ہیں، جنہوں نعت گوئی کا شرف حاصل کیا۔ اُن میں حضرت حسانؓ بن ثابت، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ، حضرت کعبؓ بن مالک اور حضرت کعبؓ بن زُھیر کے نام خاص طور پر نمایاں ہیں۔ پھر یہ تسلسل تابعین اور تبع تابعین سے ہوتا ہوا عرب و عجم کے

متاخر شعراء میں نفوذ کرتا چلا گیا اور صرصریؒ و بوصیریؒ، سعدیؒ و جامیؒ جیسے بزرگوں سے گزر کر برِصغیر کی نعت گوئی میں جلوہ گر ہوا۔

ہمارے معاصرین میں جناب حفیظ تائب کو عرصہِ نعت کا نمایاں ترین شہسوار تسلیم کیا گیا ہے۔ انہوں نے گویا رفتگاں کی روایت سے اپنا سلسلہ متصل کرنے کے لیے نعت گوئی کے بعض اساطین کا ذکر اپنی ایک دُعائیہ نظم میں یوں کیا ہے:

یا رب ثنا میں کعبؓ کی دلکش ادا ملے
فتنوں کی دوپہر میں سکوں کی ردا ملے
حسانؓ کا شکوہِ بیاں مجھ کو ہو عطا
تائید جبرئیل بوقتِ ثنا ملے
بوصیریؒ عظیم کا ہوں میں بھی مقتدی
بیماریِ الم سے مجھے بھی شفا ملے
جامیؒ کا جذب، لہجہِ قدسیؒ نصیب ہو
سعدیؒ کا صدقہ شعر کو اذنِ بقا ملے
آئے قضا شہیدیؒ خوش بخت کی طرح
دُوری میں بھی حضوریِ احمدؒ رضا ملے
مجھ کو عطا ہو زورِ بیانِ ظفر علیؒ
محسنؒ کی ندرتوں سے مرا سلسلا ملے
حالیؒ کے درد سے ہو مرا فکر استوار
ادراکِ خاص حضرتِ اقبالؒ کا ملے
جو مِدحتِ نبیؐ میں رہا شاد و بامُراد
اس کاروانِ شوق سے تائبؔ بھی جا ملے

جناب تائب کی دُعا قبولیت سے سرافراز ہوئی۔ اُن کی زندگی اسی کاروانِ

شوق کی پیروی میں بسر ہوئی اور بالآخر وہ اسی سے جا ملے۔

تائب صاحب نے شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا اور اس کوچے میں بھی بہت جما کر قدم رکھا (ان کا مجموعۂ غزلیات "سیب" اس رہگزر پر ان کے نقوشِ قدم کا امین ہے) تاہم ان کے ہاں محملِ غزل میں بھی سلمائے نعت کی جھلک جا بجا برقِ پسِ ابر کی طرح کوند کوند جاتی تھی۔ "خوشبو" ردیف کی ایک غزل کا مقطع ملاحظہ ہو:

میں نہ کیوں اس پہ جان دوں تائب
جب نبیؐ کو پسند تھی خوشبو

آہستہ آہستہ نسیب و تشبیب کی یہ تمہید ختم ہوئی اور وہ اپنے قصیدۂ حیات کے اصل موضوع یعنی "نعت" پر آ گئے اور پھر اسی پر مرتکز ہو کر زندگی تمام کر دی۔

بس اب ارادہ نہیں کہیں کا کہ رہنے والا ہوں میں یہیں کا

ان کا اولین مجموعۂ نعت "صلّوا علیہ و آلہٖ" ۱۹۷۸ء میں منظرِ عام پر آیا تو اس وقت تک نعت گوئی میں ان کا کمال مسلّم ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس کے آغاز میں "تجزیہ" کے عنوان سے استاذ الاساتذہ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا جو پیش لفظ شامل ہے اس میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:

"اسی گلشن کا ایک بلبلِ خوش نوا حفیظ تائب ہے، جس کی نعت اب زمانے پر اپنا نقش قائم کر چکی ہے، لہٰذا تعریف و تعارف کی کوئی سعی اس کے کمالِ فن کی تنقیص کے برابر ہو گی۔"

"صلّو علیہ و آلہٖ" کی نعتوں میں وہ سارا فنی سلیقہ صرف ہوتا نظر آتا ہے جو جنابِ حفیظ تائب نے دورِ غزل گوئی میں حاصل کیا تھا۔ کتاب کا اولین قصیدہ "آیۂ نور" خاصے کی چیز ہے، جو مولانا حالیؒ کے قصیدۂ نعتیہ کی زمین میں ہے، جس کا مطلع ہے:

میں بھی ہوں حسنِ طبع پر مغرور
مجھ سے اٹھیں گے اُن کے ناز ضرور

مولانا نے تشبیب کی جگہ تعلّی کا طویل ابتدائیہ باندھا ہے (جسے انہوں نے ازروئے انکسارِ ماضی کے ''ہذیانات'' میں شمار کیا ہے) اور پھر گریز کر کے ''نعتِ سرورِ جمہور'' کی طرف آئے ہیں۔ جناب تائب نے گریز سے گریز کرتے ہوئے ابتدا ہی اصل مدّعا سے کی ہے:

جب کیا میں نے قصدِ نعتِ حضورؐ
ہوئے یکجا شعور و تحتِ شعور

پھر ''نور'' و ''حضور'' و ''سرور'' کے قوافی سے گزرتے ہوئے ان کا توسنِ طبع غزل کی روش پر چل نکلتا ہے مگر موضوع سے ہٹے بغیر:

اس کی خدمت میں کچھ برنگِ غزل
بہ امیدِ قبول و قرب و حضور

اور اس موجِ خرام سے ''دور'' کی ردیف اور ''یار'' اور ''قرار'' کے قوافی کی راہ نکالتا ہے:

آب جو کی طرح ہو سرگرداں
نکل آیا ہوں کوہسار سے دُور
اک گلِ حیرت و ملال ہوں میں
مسکرایا ہوں شاخسار سے دُور

یاد آتا ہے کہ تائب صاحب نے خود سنایا تھا کہ اس قصیدے کا ایک شعر آغاز میں غالباً یوں تھا:

وہ کہ ہے سوز و سازِ نبضِ حیات
وہ کہ ہے حاصلِ سنین و شہور

حافظ محمد افضل فقیر صاحب نے، جن سے تائب صاحب کی بے تکلفی اور دلی یگانگت تھی ''حاصل'' کے لفظ سے بے اطمینانی محسوس کی۔ تائب صاحب غالباً پہلے ہی

اس سے مطمئن نہ تھے۔ بہت سے متبادل سوچے گئے مگر تائب صاحب کا خلجان دور نہ ہوا۔ ایسا احساس ہوتا تھا کہ ایک خاص لفظ اس محل کے لیے پہلے سے مقدر ہے مگر سامنے نہیں آ رہا۔ کافی عرصے کے بعد دونوں دوستوں کی ملاقات ہوئی تو تائب صاحب نے کہا۔ ''مولانا! جس لفظ کی تلاش تھی آخر مل گیا ہے۔'' (دونوں ایک دوسرے کو ازروئے بے تکلفی ''مولانا'' کہہ کر خطاب کرتے تھے)۔ پھر شعر دہرایا:

وہ کہ ہے سوز و سازِ نبضِ حیات
وہ کہ ہے غایتِ سنین و شہور

جناب فقیر نے اتفاق فرمایا کہ واقعی لفظ ''غایت'' ہی وہ غایت تھی جس تک طائرِ خیال رسائی چاہتا تھا اور پھر کہا۔ ''مولانا تمہاری جستجو کی بھی داد دینا پڑتی ہے۔''

ایک ایک لفظ کے لیے یہ جستجو اور فنی تلازمات کا یہ اہتمام جنابِ تائب کے نعتیہ کلام میں آغاز ہی سے بدرجہ اتم موجود تھا مگر آرائشِ عروسِ فن کے اِس انہماک میں روزِ اوّل ہی سے اُن کو یہ فکر بھی دامن گیر تھی کہ:

لب رہیں ترجمانِ صدق و صفا
دل ہو کذب و مبالغہ سے نفور

شیخ عبدالقادر نے ''بانگِ درا'' کے دیباچے میں غالب اور اقبال کے اشتراکات کے حوالے سے لکھا تھا:

''اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب کو اردو اور فارسی شاعری سے جو عشق تھا اس نے اُن کی روح کو عدم میں جا کر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا کہ وہ پھر کسی جسدِ خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے اور اس نے پنجاب کے ایک گوشے میں جسے سیالکوٹ کہتے ہیں دوبارہ جنم لیا اور محمد اقبال نام پایا۔''

میرے دل میں کچھ ایسا ہی خیال مولانا حالیؒ اور حفیظ تائب صاحب کی

نسبت پیدا ہوتا ہے۔ ذکاوت اور شرافت، فنکاری اور اخلاص، صلاحیت اور محنت، کمال اور انکسار، گداز اور ہمت کا جو امتزاج حالی کی شخصیت میں دکھائی دیتا ہے، حفیظ تائب کی ذات اسی کا نقشِ مکرّر محسوس ہوتی ہے۔ بلکہ آخر آخر میں تو ایک روز میں نے ازرہِ تفنّن ان سے کہا بھی کہ حضرت! اب تو وضع قطع میں بھی مُو بمو مولانا حالی دکھائی دینے لگے ہیں۔ بے سبب نہیں کہ جناب تائب نے ''آیۂ نور'' کے لیے حالی کی زمین اختیار کی اور آغاز ہی اس مضمونِ عالی سے کیا جسے حالی نے کفارۂ ماسبق بنایا تھا۔ پھر کذب و مبالغہ سے نفور ہو کر ترجمانیِ صدق و صفا کی یہ فکر بھی حالی ہی کا مسلک ہے۔ حالی ہی کی طرح تائب صاحب کے ہاں بھی روز بروز حسنِ اسلوب کے مقابلے میں کلمۂ حق کی اہمیت بڑھتی چلی گئی اور بقولِ حالی ان کا مسلکِ سخن بھی یہ ہوتا چلا گیا کہ:

اے شعر دل فریب نہ ہو تو تو غم نہیں\
پر تجھ پہ حیف ہے جو نہ ہو دل گداز تو\
صنعت پہ ہو فریفتہ عالم اگر تمام\
ہاں، سادگی سے آئیو اپنی نہ باز تو

اور مقطع میں تو شاید مولانا حالی کا تخاطب حفیظ تائب ہی سے ہے:

جو قدر داں ہو اپنا اسے مغتنم سمجھ\
حالی کو تجھ پہ ناز ہے کر اُس پہ ناز تو

تائب صاحب کے ہاں گوناگوں مضامینِ نعت میں استغاثہ و فریاد بحضور سیّد الکونین ﷺ کا جو رنگ جا بجا ابھرتا ہے وہ بھی ان کی اور مولانا حالی کی مماثلت کا احساس دلاتا ہے کہ حالی نے:

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے

سے جو روش نکالی تھی وہی تائب صاحب کے ہاں نو بہ نو پیکر اختیار کرتی ہے

(مثلاً دیکھیے ان کی نظم "پھر اٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبی"، جس میں مسدس اور عرضِ حال کا عکسِ معنوی جھلکتا دکھائی دیتا ہے) تائب صاحب کی ایک پنجابی نعت کے مقطع میں، قصداً یا اتفاقاً، توریہ وایہام کے رنگ میں لفظِ "حالی" کیا خوب ان کے نام کے متصل آیا ہے:

حالی تائب ہور کجھ دن صبر کر
ہور گوہڑا ہون دے چاہت دا رنگ

تائب صاحب کی طبیعت میں علمی دیانت، روایت کی صحت اور بیان کی ذمہ داری کی فکر روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ نعت کو بیش از بیش علمی پس منظر مہیا کرنے کے لیے انہوں نے عمیق نظر سے قرآن، حدیث اور سیرت کا وسیع مطالعہ کیا اور حاصلِ مطالعہ کو اپنے فن میں سمویا۔ ان کے مجموعہ نعت "وہی یٰسیں وہی طٰہٰ" کا آغاز جس حمدِ باری تعالیٰ سے ہوتا ہے:

تو خالق ہے ہر شے کا، یا حیّ یا قیوم
ہر پل تیرا رنگ نیا، یا حیّ یا قیوم

اس پوری حمد کو دیکھیے:

"اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ" (۳۹ / ۶۲) "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ" (۵۵ / ۲۹) "هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ" (۵۷ / ۳) "اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ" ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ" دُرِّيٌّ" ...... يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ......" (۲۴ / ۳۵) "هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ...... اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ ...... لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ......" (۵۹ / ۲۳-۲۴)
"اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ ...... وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ ...... وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ○ فِيْهَا فَاكِهَةٌ" وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ ...... (۵۵/ ۱-۱۲)

جیسی قرآنی آیات کو ایک ایک مصرع کے پیچھے آفتابِ پسِ ابر کی طرح جھلکتا پائیں گے۔

اسی طرح ان کے ہاں قرآن وحدیث کے اقتباسات بھی جابجا نگینے کی طرح جڑے ہوئے نظر آتے ہیں مثلاً:

بس تو ہے ''فَتَحْنَا لَکَ فَتْحاً'' کا مخاطب
پیرو ہیں ترے آیہِ ''اَعْلَوْن'' کے مصداق
ذہن میں رکھ آیہِ ''لا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَکُمْ''
بات کر طبعِ پیمبرؐ کی نفاست دیکھ کر
مرے حضورؐ کی رحمت ہے بیکراں تائبؔ
مرے حضورؐ کا اعلانِ عام ''لا تَثْرِیْب''
آپؐ کی رفعت کا ناممکن ہے اندازا حضورؐ
کہہ دیا جب حق نے ''سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی'' حضورؐ
سُجھا کے نکتہِ ''خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا''
مجھے توازنِ فکر و نظر دیا تو نے

تائب صاحب کے نعتیہ کلام کے چند در چند خصائص میں ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے نعت کو بار بار کے دہرائے ہوئے مضامین سے نکال کر اس کے عمق، وسعت اور تنوع میں اضافہ کیا۔ جناب احمد ندیم قاسمی نے تائب صاحب کے اس امتیاز کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

''حفیظ تائب نے صنفِ نعت پر بعینہ وہی احسان کیا ہے، جو غالب، اقبال اور آج کے بعض نمایاں شعراء نے غزل پر کیا ہے۔''

تائب صاحب کی تخلیقی اُپج نے بعض مقامات پر ایسے انوکھے مضامین نکالے ہیں کہ بے ساختہ داد دینا پڑتی ہے۔ مثلاً ایک نعت کے یہ دو شعر دیکھیے:

آئے سرکارؐ دستار پہنے نظر
گنبدِ سبز کی جب زیارت ہوئی
چار سے بڑھ کے مینار دس ہو گئے
میرے سینے میں بھی اور وسعت ہوئی

گنبدِ سبز میں عمامۂ سبز کی زیارت اور مسجدِ نبویؐ شریف کی توسیع میں توسیعِ ذات کا احساس، شاعرانہ تخیل کی نادرہ کاری کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ یہی نادرہ کاری ان کی بعض تراکیب میں بھی نظر آتی ہے، مثلاً:

اے ہادیِ دارین، مقدر گرِ آفاق

میں ''مقدر گرِ آفاق'' کی گہرائی اور بلاغت کو دیکھیے۔ اسی طرح یہ دل نشین شعر ملاحظہ ہو، جس میں ''روانِ خیر'' کی ترکیب بطورِ خاص لائقِ توجہ ہے:

وہ تابِ جاں، سحابِ کرم، انتخابِ حق
وہ شانِ فقر، آنِ تمدن، روانِ خیر

حسنِ ترکیب کے علاوہ تائب صاحب کے ہاں کمال کا حسنِ التزام بھی ملتا ہے جس میں وہ تلمیح اور توریہ و ایہام جیسے محسناتِ کلام سے کام لیتے ہیں، مثلاً یہ شعر دیکھیے:

باتیں آقاؐ کی سناتا ہے اُحد
اُس کے دامانِ صفا میں گم ہوں

''اُحد'' کے ساتھ لفظِ ''صفا'' کی مناسبت قابلِ دید اور لائقِ داد ہے کہ ایک طرف کوہِ صفا کا ایہام پیدا ہوتا ہے اور دوسری طرف ''صفا'' بمعنی مودّت و اخلاص کے حوالے سے فرمانِ نبویؐ "اُحُد" جَبَل "یُحِبُّنا و نُحِبُّهٗ" (اُحد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں) کی تلمیح جھلکتی ہے۔ اسی طرح یہ شعر:

پہلے بھی اس کی تابانی کچھ روئے زمیں پر کم تو نہ تھی
جب ثور کی منزل سے گزرا اُس ماہ کا چرچا اور ہوا

حسنِ التزام کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ غارِ ثور اور بُرجِ ثور کی مناسبت اور پھر بُرج ثور کے ساتھ لفظِ ''ماہ'' کا اہتمام اور آیہ ''والقمر قدرنہ منازل'' (۳۶/۳۹) کی رعایت سے لفظِ ''منزل'' کا انتخاب شاعر کی ژرف بینی اور قدرتِ کلام کا آئینہ دار ہے۔ یاد رہے کہ علمِ نجوم میں ماہ کا بُرجِ ثور میں آنا نہایت مبارک سمجھا جاتا ہے، بقولِ غالب:

تا ترے وقت میں ہو عیش و طرب کی توفیر
تا ترے عہد میں ہو رنج و الم کی تقلیل
ماہ نے چھوڑ دیا ثور سے جانا باہر
زُہرہ نے ترک کیا حُوت سے کرنا تحویل

قدرتِ کلام کی بات چلی ہے تو ''وسلموا تسلیما'' کے حصۂ حمد و مناجات کا خیال آتا ہے جس میں تائب صاحب کا زورِ بیان اردو کے یادگار قصیدوں کے شکوہ کا حامل ہے:

ہے ارتباطِ عناصر اُسی کی قدرت سے
اُسی کے لطف سے قائم ہے اعتدالِ حواس
کیے خلا میں معلّق ثوابت و سیّار
بغیرِ چوب کیا خیمۂ فلک کو راس
اُٹھا کے ہاتھ اُسی کو پکارتا ہوں میں
مقام جس کا ہے میری رگِ حیات کے پاس
کیا یہ خاص کرم اُس نے نوعِ انساں پر
بنا دیا جو حبیب اپنا غمگسارِ اُناس
حبیبؐ وہ جو بنا کائنات کا نوشاہ
رسولؐ وہ جو ہوا اس کی شان کا عکّاس

تائب صاحب کے ہاں مضامینِ نو بہ نو کا ایسا وفور ہے کہ تکرار کی گنجائش ہی نہیں

رہتی۔ زمینیں بھی بیشتر اُن کی اپنی ہوتی ہیں۔ بحور بالعموم مانوس اور رواں دواں استعمال کرتے ہیں لیکن گاہے گاہے سادہ مگر ہٹی ہوئی بحروں میں طبع آزمائی کی ہے۔ مثلاً:

شوق باریاب ہو گیا　　　　　وا کرم کا باب ہو گیا

بعض بحریں جو پنجابی یا ہندی میں رائج ہیں تائب صاحب نے انہیں اردو نعت میں کمال روانی سے برتا ہے۔ اصناف میں بھی ان کے ہاں بلا کا تنوع ہے چنانچہ غزل، قصیدہ، نظم، آزاد نظم، ترکیب بند، ترجیع بند، سانیٹ اور مستزاد سبھی ہیئتوں کی نمائندگی ملتی ہے۔ ''باراں ماہ'' کی پنجابی صنف کو انہوں نے اپنی پنجابی نعت میں اسلامی تقویم اور واقعاتِ سیرت کے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ ''سی حرفی'' میں انہوں نے یہ جدت کی ہے کہ آغاز کے بجائے قوافی کے اختتام کو الفبائی ترتیب میں رکھا ہے۔ تین مصرعوں کے تجربے کو ہمارے ہاں کبھی مثلث، کبھی ثلاثی، کبھی پنجابی لوک روایت کے حوالے سے ماہیا اور کبھی جاپانی صنف سے منسلک کرتے ہوئے ہائیکو کہا گیا۔ جناب تائب نے سورۂ کوثر کی تین آیات کی مناسبت سے اسے ''کوثریہ'' کا پاکیزہ نام عطا کیا ہے اور اسی نام سے اُن کا ایک مجموعہ موسوم ہے کیونکہ اس میں ایسی اکتالیس سہ مصرعی تخلیقات شامل ہیں۔

جناب حفیظ تائب کے ہاں نعت میں والہانہ پن کے ساتھ ساتھ کمال احتیاط، شوکتِ کلام کے پہلو بہ پہلو سہلِ ممتنع اور اعلیٰ فنی محاسن کو نباہتے ہوئے صحتِ روایات کا التزام اور غلو و مبالغہ سے اجتناب جیسی جہات کی ساری گونا گونی کا جائزہ ان معروضات میں نہ تو ممکن ہے اور نہ مقصود۔ مدعا صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ایسے ہمہ پہلو اور نغز گو شاعر کا کلام قوم و ملک کے لیے سرمایہ افتخار ہے۔

جناب عبدالعزیز خالد نے تائب صاحب کے حق میں بجا ارشاد فرمایا ہے:

اُس کو فقط اک شاعرِ خوش گو نہ کہو
اے اہلِ سخن رنگِ سخن تو دیکھو

ہے باعثِ افتخار ملک اُس کا وجود
دے سکتے ہو جتنی بھی، اسے عزت دو

خدائے بخشندہ نے یہ عزت تائب صاحب کو بھرپور طور پر عطا فرمائی اور انہیں لطفِ سخن اور قبولِ خاطر دونوں سے بہرۂ وافر ملا۔ ان پر رب العزت کے بے شمار انعامات میں ایک انعام یہ بھی رہا کہ انہیں عبدالمجید منہاس جیسا بھائی ملا جس کے نام اپنے ایک مجموعۂ نعت کے منظوم انتساب میں تائب صاحب نے فرمایا:

خلوص و مہر و وفا سراسر مرا برادر
مجید منہاس اُنس پیکر، مرا برادر
وہ میرا مونس وہ میرا ہمدرد و ہمنوا ہے
شگفتہ کردار و خوش مقدر مرا برادر

حفیظ تائب فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب مجید منہاس جنہیں اپنے برادر مرحوم سے عشق ہے، ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ ان کی توجہ سے فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام جناب تائب کا تمام اردو اور پنجابی نعتیہ کلام یکجا شائع ہو کر سامنے آ رہا ہے۔ اس اشاعت میں ''غیر مدون'' کے عنوان سے تائب صاحب کی اڑتیس ایسی منظومات کا قابلِ قدر ضمیمہ بھی شامل ہے جو اس سے پہلے کسی مجموعے میں درج نہیں ہو سکیں یا علالت کے آخری ایام میں وارد ہوئیں اور ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔ جناب محمد سعید اللہ صدیق کی سپاس گزاری بھی لازم ہے، جو القمر انٹرپرائزرز کے مہتمم اور اس کتاب کے ناشر ہیں۔ میں ذاتی سطح پر بھی منہاس صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کلیاتِ نعت کی پیشوائی کا شرف مجھے عطا فرمایا۔

فجزاہ اللہ علیٰ احسن الجزاءِ فی الدّارین

خورشید رضوی

لاہور ○ ۲۴ فروری ۲۰۰۵ء

حمد و مناجات

(اُردُو و پنجابی)

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق
کس کا دوام گونج رہا ہے افق افق

شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل
رنگِ جمال کس کا جما ہے افق افق

کس کے لیے نجوم بکف ہے روش روش
بابِ شہود کس کا کھلا ہے افق افق

کس کے لیے سرودِ صبا ہے چمن چمن
کس کے لیے نمودِ ضیا ہے افق افق

مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے افق افق

کس کی طلب میں اہلِ محبت ہیں داغ داغ
کس کی ادا سے حشر بپا ہے افق افق

سوزاں ہے کس کی یاد میں تائبؔ نفس نفس
فرقت میں کس کی شعلہ نوا ہے افق افق

○

یارب ثنا میں کعبؓ کی دلکش ادا ملے
فتنوں کی دوپہر میں سکوں کی ردا ملے

حسانؓ کا شکوہِ بیاں مجھ کو ہو عطا
تائیدِ جبرئیلؑ بوقتِ ثنا ملے

بوصیریؒ عظیم کا ہوں میں بھی مقتدی
بیماریٔ الم سے مجھے بھی شفا ملے

جامیؒ کا جذب، لہجۂ قدسیؒ نصیب ہو
سعدیؒ کا صدقہ شعر کو اذنِ بقا ملے

دل بستگی ملے مجھے لطفؔ و امیرؔ کی
کافیؔ کے علم و عشق سے رشتہ مرا ملے

آئے قضا شہیدیؒ خوش بخت کی طرح
دوری میں بھی حضوری احمد رضاؒ ملے

مجھ کو عطا ہو زورِ بیانِ صفدرؒ علی
محسنؒ کی نادرتوں سے مرا سلسلہ ملے

حالیؒ کے درد سے ہو مرا شعر استوار
ادراکِ خاص حضرتِ اقبالؒ کا ملے

جو مدحتِ نبیؐ میں رہا بامراد و شاد
اُس کاروانِ شوق سے تائبؔ بھی جا ملے

○

جو اسمِ ذات ہویدا ہوا سرِ قرطاس
ہوا خیال منوّر، مہک گیا احساس

اُسی کے فکر میں گُم سُم ہے کائناتِ وجود
اُسی کے ذکر کی صورت ہے نغمۂ انفاس

اُسی کے اذن سے ہے کاروانِ زیست رواں
اُسی کے حکم پہ غیب و شہود کی ہے اساس

اگر ہیں نعمتیں اُس کی شمار سے باہر
تو حکمتیں بھی ہیں اس کی ورائے عقل و قیاس

ہے ارتباطِ عناصر اُسی کی قدرت سے
اُسی کے لطف سے قائم ہے اعتدالِ حواس

کیے خلا میں معلّق ثوابت و سیّار
بغیرِ چوب کیا خیمۂ فلک کو راس

بسا ہوا وہ رگ و پے میں کائنات کے ہے
کچھ اِس طرح سے گلوں میں نہاں ہو جیسے باس

ہر ایک مومن و منکر کا ہے وہ رزق رساں
ہر ایک بیکس و درماندہ کا ہے قدر شناس

بڑھائی اُس نے زن و آدمی کی یوں توقیر
انھیں بنایا گیا ایک دوسرے کا لباس

مجھے شریک کرے کاش ایسے بندوں میں
جنھیں نہ خوف و خطر ہے کوئی نہ رنج و ہراس

○

اُٹھا کے ہاتھ اُسی کو پکارتا ہوں مَیں
مقام جس کا ہے میری رگِ حیات کے پاس

کیا یہ خاص کرم اس نے نوعِ انساں پر
بنا دیا جو حبیبؐ اپنا غمگسارِ ناس

حبیبؐ وہ جو بنا کائنات کا نوشاہ
رسُولؐ وہ جو ہُوا اس کی شان کا عکّاس

حبیبؐ وہ جو محمدؐ بھی ہے تو احمدؐ بھی
سکھا گیا جو خدائی کو حمد و شکر و سپاس

نبیؐ وہ جس کے لیے محملِ زمانہ رکا
نبیؐ وہ جس نے کیا لامکاں میں اجلاس

کتاب اُس پہ اتاری تو وہ کتابِ مُبیں
جو نورِ رُشد و ہدایت ہے، قاطعِ وسواس

اُسی نے مدحِ رسالت مآبؐ کی خاطر
دیا گداز لب و لہجہ کو، زباں کو مٹھاس

کرم ہو شاملِ حال اُس کا تو ہے اک نعمت
وگرنہ کربِ مسلسل، طبیعتِ حسّاس

کوئی قریب سے کہتا ہے میں ہوں تیرے ساتھ
ہجومِ غم میں کسی وقت بھی جو دل ہو اُداس

تسلّیاں مجھے ہر آن کوئی دیتا ہے
نہ کرسکیں گے ہراساں مجھے کبھی غم و یاس

عجیب ذکرِ الٰہی میں ہے اثر تاثیر
مٹائے زیست کی تلخی، بجھائے روح کی پیاس

○

حمد کب آدمی کے بس میں ہے
ایک حسرت نَفَس نفس میں ہے

فکر کیا سوچ کر ہے بال کشا
جس کی پرواز ہی قفس میں ہے

دو جہاں جس کے تابعِ فرماں
کب کسی کی وہ دسترس میں ہے

ہے بقا اس کی ذات کو شایاں
جلوہ فرما وہ پیش و پس میں ہے

اس کی موجِ کرم سے ہی تائب
زیست کی لہر خار و خس میں ہے

○

زباں پر ہے نام اُس حیات آفریں کا
جو تنہا ہے روزی رساں عالمیں کا

وہ ربّ المشارق ، وہ ربّ المغارب
وہی نور ہے آسمان و زمیں کا

تحیات زیبا اُسی کے لیے ہیں
جو فرماں روا ہے یسار و یمیں کا

وہی ظلمتوں میں دکھاتا ہے راہیں
سہارا وہی قلبِ اندوہ گیں کا

پہاڑوں کو روئیدگی اُس نے بخشی
ہرا ہے شجر اُس سے جانِ حزیں کا

ہے الحمد ایمان کا حرفِ اوّل
یہی تو ہے سررشتہ پائے یقیں کا

رسول اور نبی بھیج کر اس نے تائب
دیا درس دنیا کو توقیرِ دیں کا

○

الٰہی! شاد ہوں میں تیرے آگے ہاتھ پھیلا کر
مری اس کیفیت کو اپنی رحمت سے پذیرا کر

بھٹکتی آنکھ کو مرکوز فرما صبغۃ اللہ پر
دلِ بے تاب کو خوشبوئے یٰسیں سے شکیبا کر

مری بھیگی ہوئی پلکیں مخاطب ہیں تو بس تجھ سے
مری تقدیر کے تاریک غاروں میں اجالا کر

مرے چاروں طرف ہے رقصِ وحشت روک دے اس کو
مرے اندر جو دشمن بڑھ رہا ہے اُس کو پسپا کر

رسولِ پاک کے رستے سے ہٹ کر خوار ہے اُمت
امین اس کو فلاح و خیر کا پھر سے خدایا کر

فروغِ اقتدارِ پیغمبرؐ کا ہو پھر سے زمانے میں
پریشاں آدمیّت پر کرم کا باب پھر وا کر

دُعائے سیّدِؐ سادات سینے میں فروزاں ہے
حسیں کر دے مری دنیا، حسیں تر میری عقبا کر

ترے محبوبؐ کی توصیف میں اب لکھتا ہوں مَیں
بہاراں آشنا یارب! مری سوچوں کا صحرا کر

زوال آمادہ ہیں ہر چند اعصاب و قویٰ پھر بھی
جواں رکھ میرے جذبوں کو، مرے لفظوں کو اُجلا کر

○

تُو خالق ہے ہر شے کا یا حیؑ یا قیوّم
ہر پل تیرا رنگ نیا یا حیؑ یا قیوّم

تو اوّل بھی آخر بھی تو ظاہر تو باطن
سب میں رچ کر سب سے جدا یا حیؑ یا قیوم

تو ہے نورِ ارض و سما یا قادر یا ہادی
نور اپنے سے راہ دکھا یا حیؑ یا قیوّم

نور کہ جیسے طاق کے اندر جلتا ایک چراغ
یا اک تارا ہیرے سا یا حیؑ یا قیوّم

تو قدوس ہے تو مومن ہے تو رحمٰن و رحیم
احسن تیرے سب اسما یا حیُّ یا قیوّم

پیدا کر کے انساں کو دی قرآں کی تعلیم
بخشے تو نے نطق و نوا یا حیّ یا قیوّم

تو نے فلک کو رفعت دی اور قائم کی میزان
تو ہی ملیکِ روزِ جزا یا حیُّ یاقیوّم

تو نے زمیں کا فرش بچھا کر اس کو کیا سرسبز
تو ہی کفیلِ نشوونما یا حیُّ یا قیوّم

وصف کہاں تک لکھے تیرے شاعر ہیچمدان
کیا تائب کیا اس کی ثنا یا حیُّ یا قیوم

جلّ جلالہ

○

پرچمِ حمد اڑاتا ہوں میں
روح کو وجد میں پاتا ہوں میں

صبحدم پڑھتا ہوں قرآنِ مجید
گیت خلاّق کے گاتا ہوں میں

اس کی آیات سے کرنیں لے کر
اپنے آفاق سجاتا ہوں میں

تازہ کاری کا عمل دیکھتا ہوں
جس طرف آنکھ اٹھاتا ہوں میں

نیّتوں کی جو خبر رکھتا ہے
اس کو احوال سناتا ہوں میں

جب بھی تاریکیاں گھیریں تائب
مشعلِ ذکر جلاتا ہوں میں

جلّ جلالہ

○

زمانے پہ چھائی ہے رحمت خدا کی
ہر اک شے سے ظاہر ہے قدرت خدا کی

رواں حکم اس کا زمیں پر فلک پر
دل و جاں پہ بھی ہے حکومت خدا کی

سخاوت کی اک موج سارے سمندر
عیاں ذرّے ذرّے سے وسعت خدا کی

چمن کی ہواؤں میں ہے اس کی خوشبو
جھلکتی ہے پھولوں میں رنگت خدا کی

بشر اس کے آگے نہ کیوں سر جھکائے
کہ دیتی ہے عظمت اطاعت خدا کی

خدائی میں ہیں رنگ وحدت کے سارے
بیاں کیسے تائب ہو عظمت خدا کی

جلّ جلالہٗ

مناجات

ربِ کعبہ! کھول دے سینہ مرا
دل ہو روشن دیدہ ہو بینا مرا

جلوہ گر ہو دل میں عہدِ مصطفیٰؐ
یوں جِلا پائے یہ آئینہ مرا

اس سے پھوٹے نغمۂ حبِ رسولؐ
ہو امینِ کیف سازینہ مرا

اس میں ہوں ایسے معانی کے گہر
میرا فن بن جائے گنجینہ مرا

زندگانی راہِ حق میں کام آئے
میرا جینا کاش ہو جینا مرا

سپاس و دعا

یا رب! ملی مجھے یہ نوا تیرے فضل سے
میں ہوں نبیؐ کا مدح سرا تیرے فضل سے

تیرے حبیبِؐ پاک کی توصیف اور میں
جو کچھ کیا وہ میں نے کیا تیرے فضل سے

دامانِ احتیاط نہ چھوڑا بساط بھر
پاسِ حدود مجھ کو رہا تیرے فضل سے

لغزش اگر ہوئی ہو کوئی اس کے باوجود
ہوں خواستگارِ عفوِ خطا تیرے فضل سے

آخر میں یہ دعا ہے کہ اے ربِ ذوالجلال
مقبول ہو یہ رنگِ ثنا تیرے فضل سے

حمدِ باری تعالیٰ

○

دیں سکون تیرے نام یا عزیزُ یا سلام
دل کشا ترا کلام یا عزیزُ یا سلام

اپنے قُربِ خاص کا راستہ بتا دیا
دے کے سجدے کا پیام یا عزیزُ یا سلام

یا لطیفُ یا خبیر سُو بسو ہیں تیرے رنگ
تیرے نقش صبح و شام یا عزیزُ یا سلام

شب کے بعد دن چڑھے، دن کے بعد رات ہو
خوب ہے ترا نظام یا عزیزُ یا سلام

کائنات کو محیط تیری جلوہ ریزیاں
تیری رحمتیں ہیں عام یا عزیزُ یا سلام

اس کرم کا کر سکوں شکر کس طرح ادا
دل میں ہے ترا قیام یا عزیزُ یا سلام

~~~~~~~~~~~~

جل جلالہ
~~~~~~~~~~~~

حمدِ الٰہی

O

اللہ تعالیٰ ہے جہانوں کا اجالا
ہر آن ہے روپ اس کا نیا اور نرالا

ہر موجِ نفس اس کی عنایات شاہد
ہر رنگِ سحر اس کی صداقت کا حوالہ

سیّاروں پہ آثارِ نمو اس کے کرشمے
صحرا میں جھلک اس کی دکھائیں گل و لالہ

جنگل میں شجر اس کی توجہ سے ہرے ہیں
ہر نوعِ خلائق کا وہی پالنے والا

کرتا ہے مداوا وہ پریشانیٔ دل کا
دیتا ہے وہی عاجز و بیکس کو سنبھالا

حق اس کے محامد کے بیاں کیسے ہوں تائبؔ
وہ فہم سے برتر ہے، وہ ادراک سے بالا

جل جلالہ

حمد

○

موجود ہر سمت ہے اک ذاتِ الٰہی
دیتی ہیں گواہی یہی آیاتِ الٰہی

اجرامِ فلک ہوں کہ نباتات و جمادات
ہر چیز سمجھتی ہے اشاراتِ الٰہی

جتنے بھی کرشمے نظر آتے ہیں نمو کے
ہر آن کیے دیتے ہیں اثباتِ الٰہی

انساں کے حواس اُس کے ہی ارشاد سے قائم
گھیرے ہیں خلائق کو عنایاتِ الٰہی

آفاق در آفاق ہیں انوار اُسی کے
امکان در امکان نشاناتِ الٰہی

پابند عناصر ہیں اُسی ذات کے تائب
فطرت میں بھی جاری ہیں ہدایاتِ الٰہی

~~~~~~~~~~~~

جل جلالہ
~~~~~~~~~~~~

حمد و مناجات

○

خدا کے نامِ نامی سے سخن ایجاد کرتا ہوں
کرم یہ بھی ہے اُس کا میں جو اُس کو یاد کرتا ہوں

اُسی کے ذکر سے پاتا ہوں اطمینان کی دولت
اُسی کی آیتوں سے صحنِ جاں آباد کرتا ہوں

وہی زادِ نفس میرا ، وہی فریادرس میرا
میں جب کرتا ہوں اُس کے سامنے فریاد کرتا ہوں

میں عکس اُس کے ہی پاتا ہوں ہر آئینے میں فطرت کے
میں اس کی حکمت و قدرت پہ دل سے صاد کرتا ہوں

مجھے اس میں خوشی اللہ کی محسوس ہوتی ہے
نبیؐ کی نعت سے جب اہلِ حق کو شاد کرتا ہوں

معافی مانگتا ہوں اپنے آقاؐ کے وسیلے سے
میں اپنی جان پر جب بھی کوئی بیداد کرتا ہوں

متاعِ دنیوی سی جنسِ کا سد کے لیے تائبؔ
سکونِ قلب اپنا کیوں عبث برباد کرتا ہوں

نعتیہ مناجات

O

کھل جائے مجھ پہ بابِ عنایات اے خدا
دیکھوں دیارِ نور کے دن رات اے خدا

باطن کی آنکھ کو بھی عطا روشنی کریں
ارض اللہ کے سعید مقامات اے خدا

حائل نہ ضعفِ جاں رہے کیفِ حضور میں
رفعت کنار ہو مری اوقات اے خدا

پاکیزہ ہو بدن بھی مؤدّب ہو روح بھی
پوری ہوں سب کی سب مری حاجات اے خدا

ظاہر نہ ہو کسی پہ مرے دل کا ماجرا
پلکوں کی اوٹ میں رہے برسات اے خدا

سارا سفر رضا کا سفر کاش بن سکے
کعبہ سے پاؤں شوق کی خیرات اے خدا

کھل جائیں میرے دل میں نئے زندگی کے باب
دیکھوں عرائشِ بدرؔ کے لمعات اے خدا

جا کر درِ حضورؐ پہ پھر پیش کر سکوں
تازہ بتازہ نعت کے نغمات اے خدا

خوانِ کرم پہ بیٹھ کے افطارِ روزہ ہو
یوں اس فقیر کی ہو مدارات اے خدا

مابینِ غیر و ثور ہیں جتنے نشانِ خیر
تقدیر میں ہوں ان کی زیارات اے خدا

مسجد جو فتح نام کی دیکھوں احد کے ساتھ
ہوں وسعت آشنا مرے جذبات اے خدا

نذرِ سلام احد کے شہیدوں کو پیش ہو
قسمت میں پھر کبھی ہوں وہ ساعات اے خدا

تاریخ گر مساجدِ طیبہ کو دیکھ کر
واضح ہو شانِ سیدِ سادات اے خدا

رکھتی ہے مسجدِ نبوی خاص امتیاز
پائے دل اس میں خاص ہی لذات اے خدا

تازہ خیال میں ہوں قبا اور قبلتین
جب رو برو ہو مسجدِ میقات اے خدا

جمعہ ،اجابہ ،رایہ ،غمامہ سی مسجدیں
مجھ کو عطا کریں نئی راحات اے خدا

سیراب قلب و جاں ہوں سرِ وادئ عقیق
نکلیں تمام قلب کی حسرات اے خدا

کہفِ بنی حرام کے آثار ڈھونڈتے
خندق کے روبرو ہوں نشانات اے خدا

ہو جنتِ بقیع میں اس طور حاضری
زیبِ جبیں ہوں طیبہ کے ذرات اے خدا

بیرِ أریس و رومہ ،عرس و بضاعہ سے
قسمت میں میری کچھ تو ہوں قطرات اے خدا

دیکھوں جو غارِ سجدہ سکوں کی ملے نوید
کٹ جائے سارا عرصۂ ظلمات اے خدا

پھر ہو رسائی مبرکِ ناقہ تلک مری
پیدا ہوں ایسے پھر کبھی حالات اے خدا

ٹھیرا جہاں جہاں میرِ طیبہ کا کارواں
دیکھوں ان آنکھوں سے وہ مقامات اے خدا

تائب فقیر کا رہے پھیرا سدا یہاں
میری یہی ہے عرض و مناجات اے خدا

~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~

حمدِ باری تعالیٰ

لائقِ حمد حقیقت میں ہے خلاقِ جہاں
منتظر جس کے اشارے کے ہیں سارے امکاں

اس کے ارشاد سے ذرّوں میں توانائی ہے
اس کے الطاف سے ہے زیست گراں تا بہ گراں

اس کی قدرت کے مظاہر مہ و مہر و مرّیخ
بحر و بر، دشت و جبل اس کی جلالت کے نشاں

بھیجتا رہتا ہے وہ ابر و ہوا کے قاصد
سبزہ و گل سے وہ بھرتا ہے زمیں کا داماں

نہ کوئی اس کے سوا حشر کے دن کا مالک
نہ کوئی اس کے سوا دہر میں مختارِ اماں

وہ کسی سے بھی نہیں اور نہ کوئی اس سے
اس پہ بھی رکھتا ہے ہر شخص سے وہ رشتۂ جاں

اس نے آدم کو دیا اپنی نیابت کا شرف
اس کے احسان بھلا سکتا ہے کیسے انساں

منکروں کا بھی وہی رزق رساں ہے تائبؔ
بے نیازی ہے حقیقت میں اسی کو شایاں

حمدِ باری تعالیٰ

تسبیح شب و روز رہے نامِ خدا کی
صورت ہے یہی خوب تریں حمد و ثنا کی

اللہ نے بخشی ہے اسے اپنی نیابت
محبوب کچھ اس درجہ ہوا آدمِ خاکی

ہر منظرِ ہستی میں سبھی رنگ ہیں اس کے
ہر عالمِ فانی میں وہی ذات ہے باقی

انسان کا ٹوٹا ہوا دل اس کا ہے مسکن
اس تک ہے رسائی تو فقط حرفِ دعا کی

ذکر اس کا کھلاتا ہے سدا روح میں غنچے
محتاج مری طبع نہیں آب و ہوا کی

آئی نہ کمی اس کی عطاؤں میں کسی وقت
ہر چند کہ دانستہ بھی تائبؔ نے خطا کی

☆☆☆☆

زمزمۂ حمد

نامِ حق سے جو پرچم کھلا حمد کا
رنگ چاروں طرف چھا گیا حمد کا

لحظہ لحظہ ہے شانِ الٰہی نئی
ذائقہ بھی ہے پل پل نیا حمد کا

نیم شب کو نجوم اس کی باتیں کریں
صبحدم چھیڑے نغمہ صبا حمد کا

شامل اس میں خلائق جہاں در جہاں
از ازل تا ابد سلسلہ حمد کا

اس کی تسبیح کرتے ہیں سب نجم و گُل
کارواں ہے رواں جا بجا حمد کا

نَو بنَو اس کے امکان آشوب میں
دَور چلتا رہے گا سدا حمد کا

اس کو پھیلانا چاہوں حدِ عمر تک
جب ملے لمحۂ دلکشا حمد کا

حمد کرنے میں احمد سا کوئی نہیں
جسکے دم سے ہے گلشن ہرا حمد کا

کیا خبر ہے کہ تائب وہ مقبول ہو
جو بیاں رہ گیا اَن کہا حمد کا

جل جلالہ

مناجات

الطاف تیرے خَلق پہ ہیں عام اے کریم
تیرے سپرد ہیں مرے سب کام اے کریم

معبود و کارساز تجھے مانتا ہوں مَیں
مجھ پر رہیں سدا ترے انعام اے کریم

امّت ترے حبیبؐ کی ہے مشکلات میں
وا اس پہ کردے پھر درِ انعام اے کریم

ملّت کے بال و پر کو بچا ہر گرفت سے
پھیلے ہوئے ہیں چاروں طرف دام اے کریم

اقوامِ دہر اس سے سبھی فیض یاب ہوں
پھر ارتقاء پذیر ہو اسلام اے کریم

اخلاق کی مہک سے ہوں الفاظ مشکبار
پھیلاؤں یوں رسولؐ کا پیغام اے کریم

دیکھوں طلوعِ فجر کا منظر مدینے میں
مکّہ کی وادیوں میں ہو گر شام اے کریم

تن سے نکل کے روح نثارِ حضورؐ ہو
تائبؔ کا ہو شہیدی سا انجام اے کریم

دنیا کی کشمکش میں رہا ہوں میں بے قرار
خاکِ بقیع میں ملے آرام اے کریم

مناجاتیہ

بھیج سکوں کا کوئی جھونکا
دل بے چین ہے بارِ الٰہا

وہ بحران ہے دم گھٹتا ہے
آب و ہوا کا کوئی مداوا

تیرے فضل تری رحمت سے
ذاتی غم ہے مجھ کو گوارا

سخت پریشاں رکھے لیکن
درد و الم ابنِ آدم کا

انساں کا انساں ہے دشمن
بجھا بجھا ہے چہرہ چہرہ

اس پر ملتِ بیضا کا غم
بنتا جاتا ہے جاں لیوا

سب اسلامی قوموں پر ہے
پردۂ امن میں ظلم ہمیشہ

مغربیوں کا دامِ معیشت
سخت بہت ہے ہوتا جاتا

یہ تشویش ہے سب سے بڑھ کر
دیس ہے ہر آفت کا نشانہ

دہشت گردی کے عفریت نے
خوف ہے ہر جانب پھیلایا

لوٹ کھسوٹ کی یلغاروں سے
ساری معیشت ہے تہ و بالا

وار سے فرقہ واریت کے
قصرِ اخوت میں ہے لرزہ

شورش و سازش کی دیمک نے
چاٹ لیا ہے ہر منصوبہ

امن و اماں ہے درہم برہم
مہنگائی کا بول ہے بالا

مغرب کی زد میں ہے ثقافت
شرم و حیا کا سانس ہے اکھڑا

ہر انساں ہے بیکل و مضطر
مقصدِ زیست ہے بھولا بھولا

میرے خدا اس پاک وطن میں
دینِ محمدؐ کا ہو احیا

عدل و خیر کا دور آجائے
ہر کوتاہی کا ہو ازالہ

پھولیں پھلیں اقدارِ ہدایت
نور شریعت کا ہو ہویدا

یک جہتی پیدا ہوجائے
صدق و صفا کا ہو پھر چرچا

ہر ہر موڑ پہ مدِّ نظر ہو
تیرے پاک نبیؐ کا شیوہ

نافذ ہو اسلام دلوں پر
حسنِ عمل کے سب ہوں شیدا

حرمتِ خونِ بشر ہو روشن
ہر ہر دل میں درد ہو پیدا

جو عاشق ہیں ختمِ رسلؐ کے
وہ اپنائیں ان کا اسوہ

پائیں فروغ اقدارِ محبت
رنگ ہو ہمدردی کا گہرا

تیرہ و تار فضا سے یارب
پھوٹ پڑے سرسبز سویرا

ایک ہوں سارے اہلِ ایماں
زیرِ قیادت ان کے ہو دنیا

وہ اسلام کا رنگ جمائیں
ہو جائے ہر سمت اجالا

جذبۂ خدمت دل میں بسائیں
لہرائیں احساں کا پھریرا

ہر صورت ہو نکھری نکھری
ہر منظر ہو اجلا اجلا

سبھ تعریفاں تیرے لئی نیں سوہنیا ربّا
ہر جگ دی ہر شے نوں پالن والیا ربّا

توُں رحمٰن، رحیم تے توں ای حشر دا مالک
ہر کوئی صرف عبادت تیری کردا ربّا

ہر کوئی ربّا تیریاں ای امداداں لوڑے
سانوں دسیں رستہ سِدّھا پدھرا ربّا

رستہ اوہناں لوکاں دا توں جنہاں اُتّے
واں انعاماں اکراماں دا کیتا ربّا

دسیں نہ اوہناں دا رستہ جنہاں اُتّے
تیرے قہر غضب دا جھکھڑ جھُلیا ربّا

نہ دسیں راہ اوہناں دا جو پئے کوراہے
ایہہ عرضاں کر پوریاں ربّا سبھ دیا ربّا

رب سچے دیاں اُچیاں شاناں   آ نہیں سکدیاں وچ بیاناں

گن سکن اوہدے فضلاں نوں   کد اس قابل ہین زباناں

اوہدی وڈیائی کردی اے   ہر شے وچ زمین اسماناں

رزق پچاوے تھاں تھاں اوہنوں   جو جو شے اے وچ جہاناں

وچ فضاواں پکھواں تائیں   کیڑے تائیں وچ چٹاناں

اوہدی قدرت دے گُن گاون   جتھیاں اندر وسدیاں جاناں

اوسے دے ناویں نیں تائبؔ

من وچ جھلی دیاں سبھے تاناں

مان مَیں کس تے کراں تیرے بناں
کون اے میرا سائیاں تیرے بناں

اِک نمانی جان تے سو مشکلاں
کٹے کون ایہہ بپتڑیاں تیرے بناں

غم دیاں دُھپاں دے وچ سر تے مرے
کس دی رحمت دی اے چھاں تیرے بناں

باجھ تیرے کس دے دروازے تے جاں
کوئی وی نہیں میری تھاں تیرے بناں

سچی اِک تیری محبت مالکا!
جھوٹھیاں سبھ یاریاں تیرے بناں

بچُن لئی ہَیں تیرے پیارے دی ثنا
کس ایہہ سُوجھاں بخشیاں تیرے بناں

سیّدا! دیندا اے رُوحاں نوں قرار
بعد ربّ دے کس داناں تیرے بناں

موتے ٹُکّے ہوئے اِنساناں دیاں
قِسمتاں کِس بدلیاں تیرے بناں

چمکیاں راہواں ترے قدماں دے نال
سُنجیاں سن منزلاں تیرے بناں

توں جد آیوں دھرت دے جاگے نصیب
اُجڑے اُجڑے سن گراں تیرے بناں

ربّ نے دِتّیاں نہیں کِسے دی شخص نوں
بخششاں دیاں کُنجیاں تیرے بناں

چنّا! جاگو میٹیاں وِچ آ گدی
کھان راتاں کالیاں تیرے بناں

اسم اللہ دا لب تے کھڑیا اللہ اللہ اللہ ہو
اندر باہر تے سجے کھبے چانن کیتا اللہ ہو

تارا، تارا، پتا پتا دم دم کہندا اللہ ہو
فکروں اُچا ہوکے ذکر دا ابدی جھرنا اللہ ہو

ازلی جلوہ جس دا پل پل نواں نرویا اللہ ہو
سب توں وکھرا پر مخلوق اچ رچیا رسیا اللہ ہو

زندہ، قائم دائم سب دا پالن ہارا اللہ ہو
زور دلاں دا، نور زمین اسماناں والا اللہ ہو

جنّاں، انساناں دا اکو سنگ سہارا اللہ ہو
تائب ٹٹے ہوئے دل وچ جس دا ڈیرا اللہ ہو

جل جلالہ

فجر دے رنگ ثنا تیری کرن یا اللہ
وا دے مردنگ ثنا تیری کرن یا اللہ

سب جہاناں نوں بنا کے تے چلاندا توں ایں
پُھل تے پُھل سنگ ثنا تیری کرن یا اللہ

قافلے رنگاں تے خوشبواں دے توں ٹورنا ایں
رُت دے سب انگ ثنا تیری کرن یا اللہ

تھل دے تھل نہیریاں دے رات دیاں چپاں وچ
تاریاں سنگ ثنا تیری کرن یا اللہ

گھیر صحراواں خلاواں دے تے اسماناں دے
ہوکے سب دنگ ثنا تیری کرن یا اللہ

جل جلالہٗ

اللہ سوہنا اپنیاں صفتاں آپ سناوے
اوسے صفتاں والے نوں ہر مان سہاوے

اللہ سوہنا آپ اے ہر ہر شے دا جوہر
ہر ہر شے دے وچ اوہ اپنی جھلک دکھاوے

اللہ سوہنا سپیاں تائیں موتی دیوے
بے شکلی دے وچوں کیہ کیہ شکل بناوے

اللہ سوہنا بدلاں والے قاصد گھلے
اوہدے حکموں اک رُت جاوے اک رُت آوے

اللہ سوہنا شاخاں تائیں دوے قباواں
ننگی دھرتی تائیں سبزے نال سجاوے

جل جلالہ

اللہ سوہنا کھیت کھیت ہریالی ونڈے
کلیاں، پُھل تے میوے ڈالی ڈالی ونڈے

اللہ سوہنا وادی وادی رنگ کھلارے
بیلے بیلے نگر نگر خوشحالی ونڈے

اللہ سوہنا راتاں وچوں دن پنگراوے
شام سویرے لہندے چڑھدے لالی ونڈے

امبر اتے تاریاں والے دیوے بالے
راہواں دے وچ چھاواں پالو پالی ونڈے

اوہدی کیہڑی کیہڑی نعمت گنیے تائب
خبرے کیہ کجھ جگ وچ جگ دا والی ونڈے

جل جلالہٗ

سب توں وڈا اللہ سوہنا
اچا سچا اللہ سوہنا

آپ خیالاں نوں رہ دیوے
ایڈا سوہنا اللہ سوہنا

مخلوقاں وچ رچیا وسیا
سب توں وکھرا اللہ سوہنا

امکاناں دی طاقی دے وچ
جگدا دیوا اللہ سوہنا

سبناں تائیں رزق پچاوے
کلّم کلاّ اللہ سوہنا

مُلک دا مالک، حشر دا مالک
شاناں والا اللہ سوہنا

ہر ہر حمد ثنا دے لائق
آئب ساڈا اللہ سوہنا

جل جلالہٗ

ربا!

میں دنیا دے کھوبے اندر
گوڈے گوڈے کھبیا ہویا
تینوں رازق، عادل، قادر
سمجھدیاں وی
پٹھیاں سدھیاں جتناں
تے فکراں وچ
ہر دم ڈبیا ہویا
تیرے حکماں توں منہ موڑ کے
خبرے کدھر ٹردا جاواں
ویلے توں کھوہ کے
کجھ گھڑیاں
دھیان ترے ول لان دی خاطر
جد میں تیرے گھر ول جاواں
نال ای جاون سوچ بلاواں
تیرے گھر دے بوہے ولوں
اٹھدیاں فریاداں تے کوکاں
لگن مینوں وانگ بندوقاں
دھیان ترے ول کیویں لاواں
میں کمزور ایمان دا بندہ
ربا زوراں والیا ربا!

نعتِ رسُولِ مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم

(اُردو، پنجابی)

منظور تھی یہ شکل تجلّی کو نُور کی
قسمت کھلی ترے قد و رُخ سے ظہُور کی

(غالب)

آیۂ نور

جب کیا میں نے قصدِ نعتِ حضورؐ — ہوئے یکجا شعور و تہمتِ شعور
روحِ ممدوح دستگیر ہوئی — شاملِ حال تھا لطفِ ربِّ غفور
ورنہ میں اور محامدِ احمدؐ — جس کی خاطر ہوا یہ نور و ظہور
خود خدا جس کا ہے ستائش گر — رحمتِ عالمیں ہے جو مذکور
وہ کہ ہے مظہرِ دعائے خلیلؑ — ذکر جس کا ہے جا بجا مسطور
دی بشارت مسیحؑ نے جس کی — لے کے آیا جو آخری منشور
ذات جس کی مبشّر و مُنذر — جس کا دیں ہے مظفّر و منصور
وہ کہ ہے عادل و عزیز و امیں — وہ کہ ہے شاہد و شفیع و شکور
مقتدی جس کے ہیں نبی سارے — کلمہ گو ہیں جس کے وحش و طیور
نطق جس کا حیات کا دستور — زندگی جس کی ہے منارۂ نور

حُسن سے جس کے کائنات حسیں — خُلق سے جس کے خلق ہے مسحور
جس کے فقرِ غیور کے آگے — منفعل فرِّ قیصر و فغفور
ڈھال جس کی محافظِ اخیار — تیغ جس کی عدوئے اہلِ شرور
جس کے قدموں میں زندگی کی بہار — جس کے دم سے ہے رنگ و بُو کا وفور
وہ کہ ہے سوز و سازِ نبضِ حیات — وہ کہ ہے غایتِ سنین و شہود
وہ کہ ہے دولتِ دلِ مفلس — وہ کہ ہے زورِ بازوئے مزدور
اُس کی خدمت میں کچھ بہ رنگِ غزل — بہ امیدِ قبول و قرب و حضور

جی رہا ہوں میں اُس دیار سے دُور — چارہ جُو جیسے چارہ کار سے دُور
ہوں سراپائے حسرتِ دیدار — آج میں شہرِ یار سے دور
آبجو کی طرح ہوں سرگرداں — نکل آیا ہوں کوہسار سے دور
اِک بگولا ہوں دشتِ غربت میں — قریۂ راحت و قرار سے دُور
اِک گلِ حیرت و ملال ہوں میں — مسکرایا ہوں شاخسار سے دور
وہم ہوں، خواب ہوں، خیال ہوں میں — بے حقیقت ہوں کوئے یار سے دور

لب پہ آیا ہُوا سوال ہوں میں — محفلِ یار رازدار سے دور
تیر کھایا ہُوا غزال ہوں میں — غمگسارانِ جانثار سے دور
گم ہوں یادِ حبیبؐ میں تائب — فکرِ فردا کے خلفشار سے دور

پھر ہوا سازِ مدح زمزمہ سنج — پھر ہوئی روح کیف سے معمور
مٹ گئے فاصلے دل وجاں کے — نہ رہا فرقِ ظاہر و مستور
زہے الطافِ سیدؐ ابرار — مطمئن ہو گیا دلِ رنجور
زہے اکرامِ رحمتِؐ عالم — محترم ہو گئے جو تھے مقہور
امّیؐ نکتہ داں کی حکمت سے — حل ہوئے سب مسائلِ جمہور
آیۂ نورِ چہرۂ روشن — کیوں نہ تابندہ ہو شبِ دیجور
دافعِ رنج و یاس و کرب و الم — قاطعِ کفر و شرک و فسق و فجور
محور و منتہائے فکر و نظر — چارہ فرمائے خاطرِ مہجور
راحت و اعتبارِ دیدۂ تر — عظمت و افتخارِ ہر مجبور

اُس کے اوصاف کا احاطہ کروں — یہ کہاں تاب، یہ کہاں مقدور
چارہ جُز اعترافِ عجز نہیں — ذہن قاصر، شعور ہے معذور
صلۂ مدحِ مصطفےٰ ﷺ چاہوں — یہ نہیں میری طبع کو منظور
کیا یہ اعزاز کم ہے میرے لیے — نعتِ خیر الوریٰ ﷺ پہ ہوں مامور
میرا ہر سانس ہے سپاس گزار — اے خداوندِ فکر و فہم و شعور
بہ تقاضائے دیدۂ بے تاب — کچھ نہ کچھ مانگنا ہے مجھ کو ضرور
سوچتا ہوں کہ تجھ سے کیا مانگوں — اے خدائے کریم و ربِّ غفور
میرا دامانِ آرزو محدود — اور ترا کرم ہے لامحصور
ہاں خطا سے مری ہو صرفِ نظر — سعیٔ ناقص ہو مقبول و مشکور
حرزِ جاں ہو مجھے ثنائے رسول ﷺ — رگ و پے میں ہو کیف و جذب و سرور
لب ہوں ترجمانِ صدق و صفا — دل ہو کذب و مبالغہ سے نفور
قبر میری بحقِ ختمِ رسل ﷺ — ہو فراخ و معنبر و پُر نور
سائبانِ کرم ہو سر پہ مرے — سرِ میدانِ حشر یومِ نشور

آخرت کے سبھی مراحل میں
میرے نزدیک تر ہوں میرے حضور ﷺ

التماسِ کرم بہ حضورِ تاجدارِ حرمؐ

اے مظہرِ لایزال آقا — سرتا بہ قدم جمال آقا
وحشی ہے صرصرِ حوادث — گرتا ہوں مجھے سنبھال آقا
دل دستِ فشار میں ہے ایسے — جیسے کوئی یرغمال آقا
رسمیں ہیں تمام جاہلانہ — قدریں ہیں پائمال آقا
اِک وصف ہے انتہا پسندی — اِک عیب ہے اعتدال آقا
دیکھا تھا نہ چشمِ آدمی نے — اخلاص کا ایسا کال آقا
اخلاق کا یہ کساد مولا — انصاف کا یہ زوال آقا
جاری ہے زیست کی رگوں میں — زہرِ زر و سیم و مال آقا
آتی ہے نظر سکوں کی مظہر — صورت کوئی خال خال آقا

جائیں تو کدھر کہ چار جانب
فتنوں کے بچھے ہیں جال آقا

اعصاب جواب دے چلے ہیں
ہر شکل ہے اک سوال آقا

بے صرفہ گزرتے جا رہے ہیں
روز و شب و ماہ سال آقا

حالات سبھی ہیں بدلے بدلے
ہر سانس ہوا وبال آقا

بے برگ ہوں بے وقار ہوں میں
بے ہمسر و بے مثال آقا

میں غیر کے ہاتھ دیکھتا ہوں
اے سر تا پا نوال آقا

ہر سمت سے حسرتوں نے گھیرا
ہوں آج شکستہ بال آقا

ہو تیرے کرم سے مجھ کو شکوہ
میری یہ کہاں مجال آقا

گھبرا کے مصائب و فتن سے
کی جرأتِ عرضِ حال آقا

سینے کی جراحتوں کا تجھ بن
ممکن نہیں اندمال آقا

دم گھٹنے لگا ہے تیرگی میں
پھر جادۂ جاں اُجال آقا

دریوزہ گرِ کرم رہا ہے
فردا ہو کہ میرا حال آقا

شاہا مرے جاں نواز شاہا
آقا مرے خوش سگال آقا

تو تیغ ہے جابروں کے حق میں
تو ہر بیکس کی ڈھال آقا

لرزاں تری عظمتوں سے آگے ذرّوں کی طرح جہاں آقاؐ
بحر و بر و دشت پر ابھی تک طاری ہے ترا جلال آقاؐ
دیتا ہے سکوں دل و نظر کو ہر آن ترا خیال آقاؐ

اُمّت کو عروج پھر عطا ہو
غم سے ہے بہت نڈھال آقاؐ

○

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر، خیر البشرؐ
خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر، خیر البشرؐ

دل نواز و دلپذیر و دل نشین و دلکشا
چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر خیر البشرؐ

حسنِ فطرت، حسنِ موجودات، حسنِ کائنات
نورِ ایقاں، نورِ جاں، نورِ بصر خیر البشرؐ

سر بسر مہر و مروّت، سر بسر صدق و صفا
سر بسر لطف و عنایت، سر بسر خیر البشرؐ

اعتدالِ دین و دنیا، اتصالِ جسم و جاں
اندمالِ زخمِ ہر قلب و جگر، خیر البشرؐ

آفتابِ اوجِ خوبی، ماہتابِ برتری
آب و تابِ چہرۂ شام و سحر خیر البشرؐ

ساحلِ بحرِ تمنّا، حاصلِ کشتِ وفا
حاملِ قرآن و شمشیر و سپر خیر البشرؐ

صاحبِ خلقِ عظیم و صاحبِ لطفِ عمیم
صاحبِ حق، صاحبِ شقّ القمر خیر البشرؐ

کارزارِ دہر میں وجہِ ظفر، وجہِ سکوں
عرصۂ محشر میں وجہِ درگزر خیر البشرؐ

حدِّ فاصل خیر و شر کے درمیاں ذاتِ نبیؐ
شاہراہِ زندگی میں معتبر خیر البشرؐ

آدمی کے اوّلیں دردآشنا شاہِؐ ہدیٰ
آگہی کے آخریں پیغامبر خیر البشرؐ

خیرِ ہر ذی روح کی خیرالوریٰؐ، خیرالانامؐ
خیرِ ہر انسان کی خیرالبشرؐ، خیرالبشرؐ

اپنی اُمت کے برہنہ سر پہ رکھ شفقت کا ہاتھ
پونچھ دے انسانیت کی چشمِ تر خیرالبشرؐ

رُونما کب ہوگا راہِ زیست پر منزل کا چاند
ختم کب ہوگا اندھیروں کا سفر خیرالبشرؐ

کب ملے گا ملتِ بیضا کو پھر اوجِ کمال
کب شبِ حالات کی ہوگی سحر خیرالبشرؐ

خدمتِ اقدس میں یہ نذرِ عقیدت ہو قبول
کیا سخن ور اور کیا عرضِ ہنر خیرالبشرؐ

در پہ پہنچے کس طرح وہ بے نوا، بے بال و پر
اِک نظر تائبؔ کے حالِ زار پر خیرالبشرؐ

○

پائی نہ تیرے لطف کی حد سیّد الوریٰ ؐ
تجھ پر فدا مرے اب وجد سیّد الوریٰ ؐ

تیری ثنا ورائے نگاہ و خیال ہے
فخرِ رسل، حبیبِ صمد، سیّد الوریٰ ؐ

تو مہرِ لازوال سرِ مطلعِ ازل
تو طاقِ جاں میں شمعِ ابد سیّد الوریٰ

عرفان و علم، فہم و ذکا تیرے خانہ زاد
اے جانِ عشق، روحِ خرد، سیّد الوریٰ ؐ

تو اک اٹل ثبوت خدا کے وجود کا
تو ہر دلیلِ کفر کا رد، سیّد الوریٰ ؐ

اہلِ جہاں کو ایسی نظر ہی نہیں ملی
دیکھے جو تیرا سایۂ قد سیّدالوریٰ ﷺ

گزرے جو اس طرف سے وہ گردیدہ ہو ترا
یوں عنبریں ہو میری لحد سیّدالوریٰ ﷺ

در کارِ مرگ و زیست کے ہر موڑ پر مجھے
تیری پناہ، تیری مدد، سیّدالوریٰ ﷺ

نائبؔ کی یہ دعا ہے کہ اُس کی بیاضِ نعت
بن جائے مغفرت کی سند سیّدالوریٰ ﷺ

○

بادِ رحمت سنک سنک جائے — وادیٔ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات نطقِ حضرتؐ کی — غنچۂ فن چٹک چٹک جائے
ماہِ طیبہ کا جب خیال آئے — شبِ ہجراں چمک چمک جائے
جب سمائے نظر میں وہ پیکر — ذہن میرا دمک دمک جائے
فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا — ساغرِ دل چھلک چھلک جائے
نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا — شہد گویا ٹپک ٹپک جائے
ارضِ دل سے اُٹھے نوائے درود — گونج اس کی فلک فلک جائے
رہ نما گر نہ ہو وہ سیرتِ پاک — ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے
چشمِ سرکارؐ گر نہ ہو نگراں — نسلِ آدم بہک بہک جائے
کون وہ فرد ہے کہ جس کے لیے — دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

مطلعِ کائنات پر تائبؔ
نور کس کا جھلک جھلک جائے

○

دے تبسّم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبیؐ
ایک شیریں جھلک، ایک نوریں ڈلک، تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبیؐ

اے نویدِ مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰؑ کی بھیڑوں سے ابتر ہُوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبیؐ

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار اُمّتی یا نبیؐ

دشمنِ جاں ہُوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیّر ہے پُرسیدنی، صورتِ حال ہے دیدنی یا نبیؐ

روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گمبھیر افسردگی یا نبیؐ

سچ مرے دور میں جرم ہے، عیب ہے، جھوٹ فنِ عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہ روی، ایک آزار ہے آگہی یا نبیؐ

راز داں اس جہاں میں بناؤں کسے، روح کے زخم جاکر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبیؐ

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب، تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخِ تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبیؐ

یا نبیؐ اب تو آشوبِ حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائب کی نغمہ گری، بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبیؐ

○

اے روحِ تخلیق! اے شارۂ لولاک!
ہو جائے پُر نور کشکولِ ادراک

انوار تیرے، آثار تیرے
از دامنِ خاک تا اوجِ افلاک

تیرے سوالی، تیرے طلبگار
کیا قلبِ محزوں کیا چشمِ نمناک

عالم ہے تجھ سے گلشن بداماں،
عالم میں تھا کیا جز خار و خاشاک

تیری نظر سے ہر دم رہے شاد
آباد، آزاد، یہ خطۂ پاک

شاہا! بہا کر مجھ کو نہ لے جائے
یہ سیلِ الحاد، یہ موجِ بے باک

تو جس کو چاہے جیسے نوازے
دنیا و دیں ہیں سب تیری املاک

○

رہی عمر بھر جو انیسِ جاں وہ بس آرزوئے نبیؐ رہی
کبھی اشک بن کے رواں ہُوئی کبھی درد بن کے دبی رہی

شہِؐ دیں کے فکر و نگاہ سے مٹے نسل و رنگ کے تفرقے
نہ رہا تفاخرِ منصبی، نہ رعونتِ نسبی رہی

سرِ دشتِ زیست برس گیا، جو سحابِ رحمتِ مصطفٰےؐ
نہ خرد کی بے ثمری رہی، نہ جنوں کی تشنہ لبی رہی

تھی ہزار تیرگیٔ فتن، نہ بھٹک سکا مرا فکر و فن
مری کائناتِ خیال پر نظرِ شہؐ عربی رہی

وہ صفا کا مہرِ منیر ہے طلب اُس کی نورِ ضمیر ہے
یہی روزگارِ فقیر ہے، یہی التجائے شبی رہی

وہی ساعتیں تھیں سُرور کی، وہی دن تھے حاصلِ زندگی
بحضورِ شافعِؐ اُمتاں مری جن دنوں طلبی رہی

○

تج کے بے روح مشاغل اے دل
چھیڑ حضرتؐ کے شمائل اے دل

مگر اتنا تجھے احساس رہے
سخت مشکل ہے یہ منزل اے دل

نارسا فکرِ سخنور ہے یہاں
وہ تو ہیں خَلق کا حاصل اے دل

بے شمار اُن کی عنایات اے جاں
بے کراں اُن کے فضائل اے دل

نہ کوئی اُن کا محاسن میں شریک
نہ کوئی اُن کا مماثل اے دل

نامِ پاک اُن کا ہے طغرائے نجات
اُن پہ قرآں ہُوا نازل اے دل

وہی پیغام بر فطرت ہیں
کائنات اُن کی ہے قائل اے دل
پیروی اُن کی جو لازم ٹھہرے
حل ہوں انساں کے مسائل اے دل
اُن کا آئینِ محبت ہو عام
نہ رہے کوئی بھی مشکل اے دل
ضبطِ جذبات یہاں لازم ہے
اُن کا دربار ہے اے دل اے دل
کرمِ سرورِ دیں چارۂ غم
یہ تلاطم ہے وہ ساحل اے دل
تیری کوتاہی و غفلت کے سوا
ہے کوئی راہ میں حائل اے دل

کسبِ نور آپ سے تو بھی کر لے
اور ہو جا مسِ کامل اے دل

○

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

سیرت ہے تری جوہرِ آئینۂ تہذیب
روشن ترے جلووں سے جہانِ دل و دیدہ

تو روحِ زمن، رنگِ چمن، ابرِ بہاراں
تو حسنِ سخن، شانِ ادب، جانِ قصیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ

اے ہادیٔ برحق تری ہر بات ہے سچّی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمتِ عالم تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ

ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ عنایت ہے مرا رنگِ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبّت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ

یوں دُور ہوں تائب میں حریمِ نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

○

جلوۂ فطرت، چشمۂ رحمت، سیرتِ اطہر ماشاءاللہ
حسنِ مکمل، فیضِ مسلسل، خیرِ سراسر ماشاءاللہ

سب نے سُنا اعلانِ رسالت، تقویٰ ہے معیارِ فضیلت
یکساں ٹھہرے ابیض و اسود، اصفر و احمر ماشاءاللہ

صورتِ فاتح غالب ہو کر، داخلِ مکّہ جب ہُوئے سرورؐ
ناقے پہ آئے سر کو جھکائے حمد لبوں پہ ماشاءاللہ

شانِ قناعت کا ہے شاہد، خندق کا ہر ایک مجاہد
ضربِ نبیؐ نے فتح و ظفر کے کھول دیئے در ماشاءاللہ

مونس دمبدم ذکرِ خدا ہے، معرفتِ حق سرمایا ہے
شوق ہے مرکب، صبر ردا ہے، شانِ پیمبرؐ ماشاءاللہ

○

ہر منفعتِ دنیا سے ہوئے ہم مستغنی اللہ غنی
اللہ غنی ، اکرامِ شہِ مکی مدنی ، اللہ غنی

سرمایۂ جاں ، نورِ یزداں ، وہ جس کی ذات پہ ہے نازاں
گل پیرہنی ، نوریں بدنی ، شیریں سخنی ، اللہ غنی

اس پیکرِ خلقِ عظیم کو تھی ملحوظ انساں کی بہبودی
منظور نہ تھی اعدا کی بھی خاطر شکنی ، اللہ غنی

اس قامتِ رعنا کو دیکھا ، جب ہر گلشن میں جلوہ نما
بولا بہ زبانِ حال ہر اک سروِ چمنی ، اللہ غنی

کام آیا نالۂ نیم شبی ، تا آب ٹھہرا مداحِ نبی
کیا خوب اس بے تدبیر کی بھی تقدیر بنی ، اللہ غنی

○

نعتِ حضرتؐ مری پہچان ہے سبحان اللہ
یہی دنیا، یہی ایمان ہے سبحان اللہ

جس سے پہلے کسی تخلیق کا عنواں بھی نہ تھا
وہ مرے شعر کا عنوان ہے سبحان اللہ

میں گنہگار و خطاکار مگر اُس کی یاد
مہرباں مجھ پہ ہر آن ہے سبحان اللہ

جس پہ مرکوز ہیں سب نکتہ وروں کی نظریں
ایک اُمّی کا دبستان ہے سبحان اللہ

جو بنو سعد کے ریوڑ کا محافظ تھا کبھی
وہ دو عالم کا نگہبان ہے سبحان اللہ

جو چٹائی پہ جھکائے ہوئے سر بیٹھا ہے
دین و دنیا کا وہ سلطان ہے سبحان اللہ

یاد ہے بات مجھے حضرتِ صدیقہؓ کی
آپ کا خُلق بھی قرآن ہے سبحان اللہ

○

کُھلا بابِ حرم الحمد للہ — کرم ہے دمبدم الحمد للہ
پیامِ راحتِ دارین لائے — نگہبانِ امم الحمد للہ
بیاضِ صبحِ رحمت نے مٹایا — سوادِ شامِ غم الحمد للہ
نسیمِ خیر سے مہکے ممالک — عرب سے تا عجم الحمد للہ
جہاں کی گلشن آرائی کا پھر سے — ہوا ساماں بہم الحمد للہ
قدومِ سرورِ دیں سے بیاباں — ہوئے رشکِ ارم الحمد للہ
نبیؐ نے ضربِ لا الٰہ سے توڑے — جہالت کے صنم الحمد للہ
کیا تسلیم اُن کو زندگی ہیں — دل و جاں سے حکم الحمد للہ

بہ فیضِ شاہِؐ دیں اُونچے ہیں تائبؔ
عزائم کے علَم الحمد للہ!

نورِ نبیؐ ہے نظارہ گستر اللہ اکبر
گلشن بہ گلشن، منظر بہ منظر اللہ اکبر

گفتار شیریں، افکار زرّیں، کردار نوریں
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

پیشِ نبیؐ ہیں پاسِ ادب سے، اصحاب خاموش
ہے دولتِ دید ہر شے سے بڑھ کر اللہ اکبر

نوری و ناری، آبی و خاکی زیرِ کرم ہیں
مہتاب سائل، خورشید چاکر اللہ اکبر

زیرِ قدومِ سرورؐ کا رِ والا، عرشِ معلا
تا قابَ قوسین اوجِ پیمبرؐ اللہ اکبر

حق لامکاں میں اُس کی ثنا کا نائبِ طلبگار
تھا اُدْنُ مِنّی فرمانِ داور اللہ اکبر

○

اے سرورِ دیں نور ہے یکسر تری سیرت
افکار کو کرتی ہے منوّر تری سیرت

یا خیر کا معمورۂ پُر نور و معنبر
یا حسن کا موّاج سمندر تری سیرت

زیبائیٔ افکار کا مصدر ترے انوار
رعنائیٔ کردار کا جوہر تری سیرت

رنگیں چمنستانِ حیات اس کی ضیا سے
نوریں صفتِ چشمۂ خاور تری سیرت

ہر بندۂ نادار کی قوّت، تری رحمت
ہر رہروِ درماندہ کی رہبر تری سیرت

آتی ہے نظر پیکرِ جاں میں تری تنویر
ہر نقش کو کرتی ہے اجاگر تری سیرت

ہر رہ پہ مرا ہاتھ لیے ہاتھ میں اپنے
چلتی ہے مرے ساتھ برابر تری سیرت

شعر اُس کے نہ کیوں ہوں نظر افروز و دلآویز
ناثب کے خیالوں کا ہے محور تری سیرت

○

دلوں کی تہہ میں پوشیدہ محبّت دیکھنے والا
وہ محبوبِ خدا جذبوں کی وسعت دیکھنے والا

وہی ہے سننے والا اَن کہے الفاظ چاہت کے
وہی ہے اَن لکھے حرفِ ارادت دیکھنے والا

ہُوا ہے کون بجز مولائے سلمانؓ و بلالؓ اب تک
بجائے حسنِ صورت، نورِ سیرت دیکھنے والا

مکان و لامکاں کی شوکتیں زیرِ قدم اُس کے
وہ موجود و عدم کی ہر ولایت دیکھنے والا

نہ جھپکی آنکھ جس کی رو برو ئے جلوۂ باری
سرِ قوسین ذاتِ ربِّ عزّت دیکھنے والا

شبستانِ حرا کیونکر نہ بنتا مرکزِ عرفاں
کہ ہے پہلے پہل نورِ نبوّت دیکھنے والا

رسول اللہؐ کی الفت سے ہر دل میں اُجالا ہے
زمانے میں ہے یہ رنگِ عقیدت دیکھنے والا

○

روح میں نقش چھوڑتی صورت
وہ پیمبرؐ کی ہاشمی صورت

پیکرِ مصطفیٰؐ سے زیباتر
متصوّر نہیں کوئی صورت

سربسر حسن، سربسر تنویر
آپ کی سیرت، آپ کی صورت

ہو کرم تو نکل ہی آتی ہے
حاضری کے شرف کی بھی صورت

جاں کریں اُن کی آبرو پہ نثار
زندہ رہنے کی ہے یہی صورت

جا بسیں اُن کے شہر میں تا حب
یہ سکوں کی ہے آخری صورت

منارِ رشد و ہدایت، سحابِ رحمتِ وجود
مرے رسولؐ کا اسوہ، مرے نبیؐ کا وجود

طلوعِ مہرِ رسالت وداعِ ظلمتِ شب
مرے رسولؐ کی بعثت ہے صبحِ نو کی نمود

مرے حضورؐ کے در پر لگی ہے سب کی نگاہ
مرے نبیؐ سے ہے وابستہ خَلق کی بہبود

نبیؐ کے دم سے روانی ہے نبضِ دوراں میں
نبیؐ کے عزم سے ہے پاش پاش سحرِ جمود

نبیؐ نے ضربتِ خُلقِ عظیم سے توڑے
کدورتوں کے طلسمات، رنگتوں کے قیود

خدائے پاک کے ممدوح اور مدح سرا
مرے نبیؐ ہیں بیک وقت حامد و محمود

مرے نبیؐ کی ضرورت ہے ہر جگہ، ہر دم
ہو عرصہ گاہِ قیامت، عدم ہو یا موجود

مرے نبیؐ کی ریاست میں ہیں سبھی تائب
یہ بحر و بر، یہ خلا و ملا، یہ چرخِ کبود

○

یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا
میرا جہانِ فکر و نظر جگمگا گیا

خُلقِ عظیم و اسوۂ کامل حضورؐ کا
آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا

اس کے قدم سے پھُوٹ پڑا چشمۂ بہار
وہ دشتِ زندگی کو گلستاں بنا گیا

انوارِ حق سے جس نے بھرا دامنِ حیات
جو نکہتِ وفا سے زمانے بسا گیا

رہ جائے گا بھرم مرے حرفِ نیاز کا
اس بارگاہِ ناز میں گھر بار پا گیا

کتنا بڑا کرم ہے کہ تائبؔ سا بے ہُنر
توصیفِ مصطفیٰؐ کے لیے چن لیا گیا

—

○

ظہورِ سرورِ کون و مکاں، ظہورِ حیات
انہی کے فکر کی خیرات ہے شعورِ حیات

وہ جن کی شان سے ارض و سما کی آرائش
وہ جن کے دم سے فروزاں ہے نزد و دُورِ حیات

انہی کے حسن کا پرتو ہے عالمِ امکاں
انہی کے جلووں کا عکسِ جمیل نورِ حیات

انہی کی راہ سے ملتی ہے منزلِ عرفاں
انہی کی چاہ سے وابستہ ہے سرورِ حیات

جمال اُن کا ہے تابِ فروغِ دیدہ وراں
مقال اُن کا سکوں بخشِ ناصبورِ حیات

○

ماورائے حدِ ادراک رسولِ اکرمؐ
غایتِ کُن، شہِ لولاک، رسولِ اکرمؐ

تیری رحمت کی بدولت، تری نسبت کے طفیل
خاک ہے روکشِ افلاک رسولِ اکرمؐ

ستمِ دہر میں ہے حرفِ تسلّی تیرا
مرہمِ سینۂ صد چاک رسولِ اکرمؐ

زیست کے درد و الم کی کوئی وقعت ہی نہیں
آخرت ہو جو طرب ناک رسولِ اکرمؐ

زہرِ عصیاں کا اثر ہوتا ہے جس سے زائل
یاد تیری ہے وہ تریاک رسولِ اکرم

تیرا جلوہ ہے، ترا دین ہے، ترا اُسوہ ہے
طلبِ دیدۂ نمناک، رسولِ اکرم

سارے عالم میں تری دھوم حبیبِ داور
ساری خلقت پہ تری دھاک رسولِ اکرم

حشر میں بھی ترے پرچم کے تلے ہو تابش
اس پہ بھی ہو نگہِ پاک رسولِ اکرم

○

نامِ رسولؐ سے ہے نمودِ کمالِ فن
اس نقش نے نکھار دیا ہے جمالِ فن

مدحِ نبیؐ وہ چشمۂ نور و حضور ہے
جس سے ہیں تابناک مرے خدّ و خالِ فن

دربارِ مصطفےٰؐ کی تمنا لیے ہوے
دشتِ حجاز میں ہے خراماں غزالِ فن

شیرازۂ حیات ہے وابستۂ حضور
پروردۂ نگاہِ کرم اعتدالِ فن

محبوبؐ کبریا کا سراپا رقم کرے
کب فکر کو یہ تاب کہاں یہ مجالِ فن

وہ رہروانِ زیست نہ پھر تشنہ لب رہے
بخشا رسولِؐ پاک نے جن کو زلالِ فن

○

انبیا میں عدیم النظیر آپ ہیں
زیست پیکر ہے اس کا ضمیر آپ ہیں

سرورِ کائنات آپ کی ذات ہے
بے نیازِ سپاہ و سریر آپ ہیں

آپ ہیں خیر و برکت کی بادِ خنک
جود و رحمت کا ابرِ مطیر آپ ہیں

روشنی جس کی مدھم نہ ہوگی کبھی
وہ ہدایت کا مہرِ منیر آپ ہیں

یہ حریصٌ علیکم کی تفسیر ہے
مفلسوں، بیکسوں کے نصیر آپ ہیں

ہم کسی بھیڑ میں بھی اکیلا نہیں
ہر قدم پر مرے دستگیر آپ ہیں

یہ عنایت بھی تائب کوئی کم نہیں
اِس دُکھی رُوح کے ہم صفیر آپ ہیں

○

خَلق کیوں اُس کی نہ گرویدہ ہو
وہ جو خالق کا پسندیدہ ہو

ہو گیا نطق پھر آمادۂ نعت
اب تو شاد اے دلِ غم دیدہ ہو

اُس پہ ہوتی ہے عنایت کیا کیا
اُمّتی گر کوئی رنجیدہ ہو

شانۂ حکمتِ شہ ﷺ سلجھائے
کاکلِ زیست جو ژولیدہ ہو

آرزو ہے کہ نہالِ افکار
فیضِ سرکارؐ سے بالیدہ ہو

غمِ دوراں اُسے کیا یاد آئے
یادِ خواجہؒ میں جو غلطیدہ ہو

دیکھیے کب میں چلوں سُوئے حجاز
سرخرو کب طلبِ دیدہ ہو

تائبؔ آسودۂ رحمت ہے وہ فرد
خاکِ طیبہ میں جو خوابیدہ ہو

O

عالم افروز ہیں کس درجہ حرا کے جلوے
جن کے پرتو سے اُٹھے ارض و سما کے جلوے

چہرۂ زیست کی ضَو حسنِ پیمبرؐ کی جھلک
چشمِ ہستی کی ضیا بدرِ دجیٰ کے جلوے

والضحیٰ رُوئے منوّر ہے تو واللّیل ہے زلف
اُن کے فیضان سے ہیں صبح و مسا کے جلوے

شبِ معراج ، رسولانِ سلف کے ہمراہ
دیکھے ہے سیدِؐ لولاک لما کے جلوے

لطف ہی لطف ہے اُس رحمتِ عالم کی نظر
خیر ہی خیر ہیں شاہِؐ دو سرا کے جلوے

مجھ سیہ کار کو دیتے ہیں شفاعت کی نوید
شاہِؐ ابرار کی شب رنگ عبا کے جلوے

○

نشاطِ روح خیالِ محمدِؐ عربی
بہارِ زیست جمالِ محمدِؐ عربی

جنھیں بنا کے مصوّر بھی آپ ہے مسرور
وہ نقش ہیں خدوخالِ محمدِؐ عربی

دیارِ فکر و نظر جس سے جگمگاتے ہیں
وہ ہے ضیائے خصالِ محمدِؐ عربی

زہے قناعت و فقرِ رسولِؐ عالمیاں
خوشا عروج و کمالِ محمدِؐ عربی

خدا کی عزّت و عظمت کا شاہدِ صادق
جہاں میں جاہ و جلالِ محمّدِ عربی

برس کے مشرق و مغرب کو کر گیا سیراب
سحابِ جود و نوالِ محمّدِ عربی

خوشا نصیب کہ بحرِ حیات میں تابشؔ
ملا سفینۂ آلِ محمّدِ عربی

غنی ہے شاعرِ نادار اے شہِ ابرار
عجیب شے ہے ترا پیار اے شہِ ابرار

اُٹھا کے آنکھ نہ دیکھے زر و گہر کی طرف
تری نظر کا طلب گار اے شہِ ابرار

زمانہ بدلے، بدل جائیں سب کی سب اقدار
رہے گا تُو مرا معیار اے شہِ ابرار

سرِ نیاز مرا خم رہے گا تیرے حضور
تمام دہر کے مختار اے شہِ ابرار

کرم کرم کہ نہیں ہے ترے کرم کے سوا
جہاں میں کوئی بھی غمخوار اے شہِ ابرار

مدد مدد کہ کمر ٹوٹنے کو ہے میری
غمِ جہاں کا ہے وہ بار اے شہِ ابرار

ملے اماں کہ شب و روز بڑھتی جاتی ہے
سپاہِ کرب کی یلغار اے شہِ ابرار

کہاں زبانِ سخن ور، کہاں ثنائے حبیبؐ
امیدوارِ عنایت ہے نغمہ زائے حبیبؐ

یہ کائنات ہے لطفِ نبیؐ کی آئنہ دار
رہِ حیات میں تاباں ہیں نقشِ پائے حبیبؐ

شریکِ خستہ دلاں دردمندیٔ حضرتؐ
محیطِ کون و مکاں دامنِ عطائے حبیبؐ

خدائے پاک کو مطلوب اتباعِ نبیؐ
خدائے پاک کو محبوب ہر ادائے حبیبؐ

مری لحد کو معنبر کرے گی یادِ رسولؐ
اُجال دے گا اسے جلوۂ لقائے حبیبؐ

نہ جانے کب ہو زیارت کی آرزو پوری
نہ جانے کونسی منزل میں ہے دلائے حبیبؐ

○

نبیؐ کو مظہرِ شانِ خدا کہیے ، بجا کہیے
شہِؐ عالم ، امامِ انبیا کہیے ، بجا کہیے

نبیؐ کے ہر سخن میں ہے جھلک وحیِ الٰہی کی
حدیثِ مصطفیٰؐ پر مرحبا کہیے ، بجا کہیے

دو عالم جن کے جلووں کی ضیا پاشی سے روشن ہیں
اُنھیں شمس الضحیٰ ، بدر الدجیٰ کہیے ، بجا کہیے

ہوئی تکمیل جن کی ذات پر ہر خیر و برکت کی
اُنھیں خیرُ البشر ، خیرُ الوریٰ کہیے ، بجا کہیے

لقب ہیں رحمۃ للعالمیں، ختم الرسل جن کے
اُنھیں لطفِ خدا کی انتہا کہیے، بجا کہیے

غریبوں کی جو ثروت ہیں، ضعیفوں کی جو قوت ہیں
اُنھیں عالم کے ہر دُکھ کی دوا کہیے، بجا کہیے

مری تسکیں، مری بخشش، مری توقیر کے ضامن
محمدؐ ہیں محمدؐ برملا کہیے، بجا کہیے

سرِ تسلیم خم کیجے نبیؐ کے حکم پر تائب
نبیؐ کے نام پر صلِّ علیٰ کہیے، بجا کہیے

○

دل بھی کیا ہے بس اِک طلب کے سوا
آرزوئے حبیبؐ رب کے سوا

آنکھ کیا ڈھونڈتی ہے صدیوں سے
جلوۂ رُوئے منتخب کے سوا

اُفقِ لامکاں پہ جو چمکا
کون تھا وہ مہِ عرب کے سوا

باریابی کا مصطفٰےؐ کے حضور
کچھ ذریعہ نہیں ادب کے سوا

○

زیست کے عنواں اشاراتِ رسولِ ہاشمی
عصر در آغوش لمحاتِ رسولِ ہاشمی

ایک معیارِ مجلّا خاک سے افلاک تک،
اعتبارِ آب و گل ذاتِ رسولِ ہاشمی

جانِ عدل و خیر اُن کی سیرتِ عالم نواز
نفیِ ظلم و جبر اثباتِ رسولِ ہاشمی

لامکاں سے ہیں بہت آگے مقاماتِ نبی
کس نے دیکھے ہیں نہایاتِ رسولِ ہاشمی

جس کی رحمت نے مٹایا امتیازِ ما و تو
حبّذا شانِ مساواتِ رسولِ ہاشمی

دیکھتا ہوں طبع میں اُن کی نوازشہائے خاص
روح میں پاتا ہوں آیاتِ رسولِ ہاشمی

مدحتِ سرکارؐ ہے سرمایۂ صد افتخار
کاسۂ فن میں ہے خیراتِ رسولِ ہاشمی

آپ نے بدلے دلوں کے ساتھ جذبوں کے مزاج
اللہ اللہ انقلاباتِ رسولِ ہاشمی

○

وقفِ ذکرِ شہِؐ حجاز رہوں
ایک ہی لَے میں نَے نواز رہوں

عام عشقِ رسولؐ کرنا ہے
اِسی دُھن میں سخن طراز رہوں

نعتِ خیرؐ الانام کہتے ہوئے
داد و تحسیں سے بے نیاز رہوں

لذّتِ ذکر سے رہوں سرشار
تپشِ فکر سے گداز رہوں

درِ اقدس کی چاکری چاہوں
یوں طلبگارِ برگ و ساز رہوں

سر جھکا ہو درِ پیمبرؐ پر
نائبؔ اس طرح سرفراز رہوں

○

ہجومِ رنگ ہے میری ملول آنکھوں میں
بسا ہے جب سے ریاضِ رسولؐ آنکھوں میں

تصوّرات کے صحرا میں وہ حرم اُبھرا
کِھلے گلاب مری دھول دھول آنکھوں میں

فضائے فکر و نظر دُھل کے ہو گئی اُجلی
ہُوا وہ رحمتِ حق کا نزول آنکھوں میں

کہیں جو حد سے بڑھا میرا حسِ محرومی
امڈ پڑا وہیں ابرِ قبول آنکھوں میں

غمِ حیات، غمِ عاقبت، غمِ فرقت
ہُوا ہے کتنے غموں کا شمول آنکھوں میں

ہری کرے گا وہی شاخِ آرزو تا شب
کِھلائے جس نے عقیدت کے پھول آنکھوں میں

خواب ہی میں رُخِ پُر نور دکھاتے جاتے
تیرگی میرے مقدّر کی مٹاتے جاتے

ڈال کر ایک نظر روح کی پہنائی میں
اس خرابے کو سمن زار بناتے جاتے

غار کو چشمۂ انوار بنانے والے
افقِ دل سے بھی مہتاب اُگاتے جاتے

کاش طیبہ میں سکونت کا شرف مل جاتا
دیکھنے روضۂ سرکارؐ کو آتے جاتے

اُس خنک شہر کو جاتی ہوئی اے نرم ہوا
ساتھ لے جا مرے جذبات بھی جاتے جاتے

○

رونقِ عالمِ رنگ و بو آپؐ ہیں
جلوہ پیرائے ہر کاخ و کُو آپؐ ہیں
موج در موج فیضان ہے آپؐ کا
ساحلِ قلزمِ آرزو آپؐ ہیں
آپ ہیں محور و منتہائے نظر
آپ ہیں حاصلِ گفتگو آپؐ ہیں
منزلِ زیست ہیں آپ کے نقشِ پا
جس طرف جائیے روبرو آپؐ ہیں
آپ ہیں حوصلہ مجھ گراں بار کا
مجھ زیاں کار کی آبرو آپؐ ہیں
جن کی سیرت ہے نائبِ حیات آفریں
وہ خوش اطوار و فرخندہ خو آپؐ ہیں

○

جس سے ہے بحرِ جاں میں انوار کا تلاطم
محبوبِؐ کبریا کا وہ زیرِ لب تبسّم

اُس عابدِ حرا کی ترتیل دلنشیں پر
قرباں ہیں سب ترنّم، صدقے ہیں سب تکلّم

تھے محوِ استراحت اسرا کی رات حضرتؐ
جبرئیلؑ کہہ رہے تھے کتنے ادب سے قُم قُم

اُڑنے کو پر جو کھولے رہوارِ مصطفیٰؐ نے
حیرت میں تھے فرشتے اور کائنات گُم سُم

ہم بے لیاقتوں کا سارا بھرم ہے تُم سے
ہم بے بضاعتوں کا ایک آسرا ہو بس تُم

اُترا حریمِ دل میں نائبؔ وہ ماہِ طیبہ
پھر ہو گئے فروزاں نوکِ مژہ پہ انجم

○

روح میں کیفِ ثنا پاتا ہوں
لطفِ شاہِؐ دوسرا پاتا ہوں

ہادیٔ کون و مکاں آتے ہیں
وجد میں ارض و سما پاتا ہوں

والیٔ کشورِ جاں آتے ہیں
سرِ تسلیم جھکا پاتا ہوں

محرمِ لفظ و بیاں آتے ہیں
درِ اسرار کھلا پاتا ہوں

ہمدمِ خستہ دلاں آتے ہیں
خود کو ہر غم سے رہا پاتا ہوں

اُن کے اکرام ہیں بے حد و حساب
دہر ممنونِ عطا پاتا ہوں

مرضِ جسم ہو یا رُوح کا روگ
ذکر سے اُن کے شفا پاتا ہوں

خوش عمل گو نہیں خوش بخت ہوں میں
اُن کے دامن کی ہوا پاتا ہوں

یادِ سرکارِ دو عالم کے طفیل
تلخیوں میں بھی مزا پاتا ہوں

تیرہ و تار گزرگاہوں میں
اُن کی ہمّت سے ضیا پاتا ہوں

ان کے احکام بجا لانے میں
سارے عالم کا بھلا پاتا ہوں

ہو کے گم ان کی وِلا میں تائبؔ
چشمۂ آبِ بقا پاتا ہوں

○

رسولِ عالمیاں، ذاتِ لم یزل کا حبیب
وہ جس کا لطف بہ ہر رنگ ہے دلوں کے قریب

وہ جس کی چشمِ کرم سب کے حال پر یکساں
فقیر ہو کہ شہنشہ، امیر ہو کہ غریب

رُکے نہ راہِ وفا میں نبیؐ کے دیوانے
اگرچہ نصب ہر اک موڑ پہ تھیں دار و صلیب

نبیؐ کی سیرتِ عالم فروز کا پرتو
فروغِ حُسنِ تمدّن، تجلّیِ تہذیب

نظامِ دہر کہ فرسودہ و پریشاں تھا
مرے حضورؐ نے بخشی اسے نئی ترتیب

مرے حضورؐ نے اسرارِ زیست سمجھائے
مرے حضورؐ نے چمکائے آگہی کے نصیب

مرے حضورؐ کی رحمت ہے بیکراں تائبؔ
مرے حضورؐ کا اعلانِ عام لَا تَثرِیب

○

لب پر نبیؐ کا اسمِ مبارک رواں ہوا
ہر سانس فرطِ شوق سے نکہت فشاں ہوا

سمٹا ہوا تھا غارِ حرا میں جو نورِ پاک
روشن اُسی سے دہر کراں تا کراں ہوا

اس کا کلام خیر کا پیغام بن گیا
اس کا نظام امن و سکوں کا نشاں ہوا

اس کے کرم سے سر پہ چراغاں ہے نخلِ درد
اس کے قدم سے دشتِ وفا، گلستاں ہوا

عقبٰی کی منزلوں میں بھی ہوگا وہ دستگیر
آساں جس کے فیض سے کارِ جہاں ہوا

رچ بس گئیں خیال میں اُس کی لطافتیں
ناؔئب میں بے نیازِ بہار و خزاں ہوا

○

مہرِ ہدیٰ ہے چہرۂ گلگوں حضورؐ کا
اک سروِ نور ہے قدِ موزوں حضورؐ کا

جس کے لیے شفاعتِ اُمت کا تاج ہے
لاریب ہے وہ فرقِ ہمایوں حضورؐ کا

ذکر آپ کا بلند کیا کردگار نے
چرچا ہے کائنات میں افزوں حضورؐ کا

شیدائے حُسنِ خُلق ہیں اپنے بھی غیر بھی
عالم تمام طالب و مفتوں حضورؐ کا

جانے خدا ہی منزلِ معراج آپ کی
پہلا ہی سنگِ میل ہے گردوں حضورؐ کا

تائبؔ ہے مال و جاہ پہ اہلِ جہاں کو ناز
مجھ کو یہ فخر مدح سرا ہوں حضورؐ کا

○

اترے ملک زمینِ حرم پر ترے حضور
انوار کا نزول ہے یکسر ترے حضور

حاضر ہے تیرا بندۂ کمتر ترے حضور
پلکوں کی اوٹ میں لیے گوہر ترے حضور

فکرِ حکیم سر بگریبان و منفعل
عقلِ سلیم حاری و ششدر ترے حضور

ختمِ رُسل کا رتبہ ازل سے تجھے ملا!
ہیں باادب تمام پیمبر ترے حضور

اعجاز یہ بھی ہے ترے خُلقِ عظیم کا
پل بھر میں موم ہو گئے پتھّر ترے حضور

اشجار نے بھی تیری صداقت بیان کی
بولے زبانِ حال سے کنکر ترے حضور

تائب کو آرزو کوئی اس کے سوا نہیں
محشر کے دن ہو تیرا ثنا گر ترے حضور

○

کیا مجھ سے ادا ہوں ترے حق ہادیٔ برحق
مقبول ہو ما تھے کا عرق ہادیٔ برحق

اغیار سرافراز ہوئے بزمِ جہاں میں
سیرت سے تری لے کے سبق ہادیٔ برحق

ہم بھول کے پیغام ترا ہو گئے رسوا
جینے نہیں دیتا یہ قلق ہادیٔ برحق

ڈرتا ہوں کہیں صرصرِ دوراں نہ اُڑا لے
باقی ہے جو ایماں کی رمق ہادیٔ برحق

پا کر تری انگشتِ شہادت کا اشارہ
مہتاب کا سینہ ہُوا شق ہادیٔ برحق

اللہ نے بخشی تجھے کونین کی شاہی
محکوم ترے چودہ طبق ہادیٔ برحق

دیتا ہے تری سیرتِ نوریں پہ گواہی
قرآں کا ایک ایک ورق ہادیٔ برحق

لاریب ہے خوں تیرے شہیدانِ وفا کا
جس سے ہے ضیاگیر شفق، ہادیٔ برحق

تائبؔ کو زمانے کے اندھیروں سے بچا لے
پیغامبرِ ربِّ فلق، ہادیٔ برحق

—

○

جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے
حق عشقِ مصطفےٰ کا ادا ہو تو بات ہے

ہر لحظہ دل میں یادِ رسولِ انام ہو
ہر دم لبوں پہ صلِّ علیٰ ہو تو بات ہے

سرکار کی رضا میں ہے اللہ کی رضا
ہر دم رضا رسول کی چاہ ہو تو بات ہے

دیتی ہے یہ پیام ہوائے دیارِ پاک
عشقِ نبی عمل کی بِنا ہو تو بات ہے

ہر منزلِ حیات میں پیشِ نگاہِ شوق
ارشادِ خواجۂ دوسرا ہو تو بات ہے

خیر الامم کی شان سے ہم سب ہیں سرفراز
انسانیت کا ہم سے بھلا ہو تو بات ہے

زیست کی روحِ رواں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
شاملِ حالِ جہاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

مونسِ غم زدگاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
ہر گھڑی فیض رساں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

بصرِ بے بصراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
ہنرِ بے ہنراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

وجہِ تخلیقِ جہاں ہے مرے مولاؒ کا وجود
مژدۂ امن و اماں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

تا ابد ہر کلمہ گو کے نگہباں ہیں آپؒ
جانبِ اُمّتیاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

میری سرکارؒ کی رحمت ہے محیطِ عالم
از کراں تا بہ کراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

کِھلا گئی ہے بہر سُو نبیؐ کی طبعِ نفیس
گُلِ وفا، گُلِ صدق و صفا، گُلِ تقدیس

حضورؐ قافلۂ صادقاں کے راہنما
حضورؐ خیلِ رسولاں کے سربراہ و رئیس

حضورؐ ساری خدائی کے واسطے رحمت
حضورؐ سارے زمانے کے غمگسار و انیس

ہے محکماتِ الٰہی کی دلنشیں تفسیر
زبانِ احمدِؐ مرسل کا ہر بیانِ سلیس

ہو اُن کے صدقے میں تائبؔ پہ بھی کرم یارب
جو زندگی میں رہے سیّد الوریٰ کے جلیس

○

کب ہو گی شبِ ہجراں کی سحر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ
کب ہو گی دعا لبریزِ اثر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ

کب بابِ کرم کو دیکھیں گے یہ چاک گریباں، خاک بسر
کب ہو گی فقیروں پر بھی نظر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ

ہر آن میں گیت ترے گاؤں، ہر گام پہ شکر بجا لاؤں
قسمت میں ہو گر طیبہ کا سفر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ

سب اذنِ حضوری مانگتے ہیں، کیا نالۂ شب، کیا آہِ سحر
کیا سوزِ جگر، کیا دیدۂ تر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ

دل میں یہ تڑپ ہے ثاقبؔ و منذرؔ باہم طیبہ کو جائیں
بارانِ کرم ہو دونوں پر اے سرورِؐ عالم، صلِّ علیٰ

— بشیر منذر

○

تیرا دربار ہے عالی آقاؐ
تیرا کردار مثالی آقاؐ

تیرے جلووں کی ضیاریزی نے
بزمِ کونین اجالی آقاؐ

لامکاں تیری گزرگاہ میں ہے
شان تیری ہے نرالی آقاؐ

اِک جہاں تیرے کرم کا طالب
ایک عالم ہے سوالی آقاؐ

تو ہے مظلوم کا حامی شاہا
تو ہے نادار کا والی آقاؐ

اُمتِ خستہ کے تن میں پھر سے
پھونک دے روحِ بلالی آقا ﷺ

آرزومندِ حرم ہے کب سے
روح کی بے پر و بالی آقا ﷺ

تجھے ہر بے سر و ساماں ہے عزیز
میرا دامن بھی ہے خالی آقا ﷺ

نعت کے پھول سجا کر تائب
پیش کرتا ہے یہ ڈالی آقا ﷺ

آفاق رہینِ نظرِ احمدؐ مختار
انفس میں ہے جاری اثرِ احمدؐ مختار

ہر وادیٔ جاں ہے شہِؐ ابرار کی منزل
ہر گوشۂ دل رہگزرِ احمدؐ مختار

منبع ہے اجالوں کا دیارِ شہِؐ طیبہ
محور ہے خیالوں کا درِ احمدؐ مختار

تقدیرِ بشر منتظرِ ختمِ رسل تھی
ہر دَور میں آئی خبرِ احمدؐ مختار

وہ خواجۂ عالم بھی ہے، سالارِ امم بھی
ہے تاجِ شفاعت بسرِ احمدِ مختار

طائف کی مسافت ہو کہ ہجرت کا سماں ہو
ہمت کا سبق ہر سفرِ احمدِ مختار

نائبؔ کی رہے لاج سرِ حشر خدایا
کہتے ہیں اسے نغمہ گرِ احمدِ مختار

○

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچۂ حبیبؐ ہے، پلکوں سے چل کے آ

امت کے اولیا بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہِ سرورِ دیںؐ ہے سنبھل کے آ

آتا ہے تُو جو شہرِ رسالت مآبؐ میں
حرص و ہوا کے دام سے باہر نکل کے آ

ماہِ عرب کے آگے تری بات کیا بنے
اے ماہتاب رُوپ ہزر شب بدل کے آ

سوز و تپش سخن میں اگر چاہتا ہے تُو
عشقِ نبیؐ کی آگ سے تائبؔ پگھل کے آ

صبحِ سعادت

لائے پیامِ رحمتِ حق سیّد البشر
فریادِ آج نوعِ بشر کی سُنی گئی

فاراں کی چوٹیوں سے ہُوا مہر ضو فشاں
ظلمت نصیب شام و سحر کی سُنی گئی

آیا خدا کو رحم زمانے کے حال پر
انسانیت کے دیدۂ تر کی سُنی گئی

آخر ہوئی قبول براہیمؑ کی دعا
ملّت کے زخم ہائے جگر کی سُنی گئی

آدمؑ کی روح جھوم اُٹھی باغِ خلد میں
ایوبؑ کی، مسیحؑ و خضرؑ کی سُنی گئی

اُمّی لقب نے فاش کیے زندگی کے راز
عقل و شعور و علم و ہُنر کی سُنی گئی

بطحا کی وادیوں سے نمودِ سحر ہوئی
آرائشِ حیات برنگِ دگر ہوئی

ناگاہ تیرگی کی ردا چاک ہوگئی
پیشِ نگاہ مطلعِ انوار آگیا

اسلوب زندگی کا ہوا دلکش و حسیں
امن و سلامتی کا علم دار آگیا

پاکر خدا سے رحمتِ دارین کا لقب
سارے جہاں کا مونس و غمخوار آگیا

سلجھیں تمام گیسوئے حکمت کی الجھنیں
جب دہر میں وہ کاشفِ اسرار آگیا

گم گشتگانِ راہ نے پایا سراغِ زیست
میرِ حجاز و قافلہ سالار آگیا

تثلیث و آزری کو مٹانے کے واسطے
دنیا میں اک خدا کا پرستار آگیا

دم توڑتی حیات کی نبضیں سنبھل گئیں
تقدیر کے ستاروں کی راہیں بدل گئیں

—

عیدِ میلادالنبیؐ

آیا ہے وفا کی خوشبو سے سینوں کو بسا دینے والا
آیا ہے جہانِ ویراں کو گلزار بنا دینے والا

آیا ہے نگارِ ہستی کی زلفیں سلجھا دینے والا
آیا ہے عروسِ گیتی کے چہرے کو ضیا دینے والا

آیا ہے تمدّن کی شمعیں عالم میں جلا دینے والا
آیا ہے جہالت کی ظلمت دنیا سے مٹا دینے والا

آیا ہے سسکتی قدروں کو پیغامِ بقا دینے والا
آیا ہے بھٹکتی نسلوں کو منزل کا پتا دینے والا

آیا ہے بشر کو جینے کے آداب سکھا دینے والا
آیا ہے بالآخر انساں کو انسان بنا دینے والا

مہکی ہے فضا سبحان اللہ، کہتے ہیں ستارے صلِّ علیٰ
دل کیوں نہ کہے ماشاءاللہ جاں کیوں نہ پکارے صلِّ علیٰ

—

پھر اُٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ

آفتابِ رسالت نہ اُبھرا تھا جب
خاکدانِ جہاں کی تھی حالت عجب

ہر طرف تھیں جہالت کی تاریکیاں
چار سُو تھی فلاکت کی منحوس شب

ڈوبی ڈوبی سی تھی نبضِ صدق و صفا
سہمی سہمی سی تھی روحِ علم و ادب

دَورِ دورہ زمیں پر تھا الحاد کا
آدمیّت کی ہر قدر تھی جاں بلب

تین سو ساٹھ بت خانۂ حق میں تھے
بت پرستی میں اتنے بڑھے تھے عرب

عام تھا اُن میں آزارِ دختر کشی
ہر کوئی تھا پرستارِ بنتِ عنب

حد سے گزری جو انساں کی بے رہ روی
آ گیا جوش میں ناگہاں فضلِ رب

سکّۂ حق چلانے حضورؐ آ گئے
نقشِ باطل مٹانے حضورؐ آ گئے

ختم ادوارِ تثلیث و کثرت ہوئے
رنگِ وحدت جمانے حضورؐ آ گئے

معصیت کے عذابِ المناک سے
آدمی کو چھڑانے حضورؐ آگئے

صرصرِ غم نے مرجھا دیا تھا جنہیں
ایسی کلیاں کھلانے حضورؐ آگئے

بیکسوں پر کُھلے بابِ لطف و کرم
لعل و گوہر لٹانے حضورؐ آگئے

جو فروزاں رہیں گی رہِ زیست میں
ایسی شمعیں جلانے حضورؐ آگئے

تھا سفینہ معیشت کا گرداب میں
پار اُس کو لگانے حضورؐ آگئے

—

محفلِ دہر کا پھر عجب رنگ ہے
زندگی کا چلن سخت بے ڈھنگ ہے

امن کا لفظ پابندِ معنی نہیں
سارے عالم پہ اُمڈی ہوئی جنگ ہے

سحرِ زر سے ہے پتّھر ضمیرِ جہاں
عرصۂ زیست نادار پر تنگ ہے

پھول ہیں ہر ہوس کار کے واسطے
اہلِ حق کے لیے بارشِ سنگ ہے

تار اُلجھے ہوئے سازِ ہستی کے ہیں
بے اثر پھر صداقت کا آہنگ ہے

اشرف الخلق کے فکر و کردار پر
دم بخود ہے زمیں آسماں دنگ ہے

اتباعِ شریعت کے دعوے تو ہیں
روح شیدائے تقلیدِ افرنگ ہے

پھر اُٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ
شاد ہو جائے خلقِ خدا یا نبیؐ

لوٹ آئے مرے دیکھتے دیکھتے
دَورِ عدل و مساوات کا یا نبیؐ

حُرمتِ خونِ انساں ہو سب پر عیاں
پھر چلے خیر کا سلسلہ یا نبیؐ

پھر سرافراز ہو اُمّتِ آخریں
ختم ہو یورشِ ابتلا یا نبیؐ

ڈور مایوسیوں کی شبِ تار ہو
مہرِ اُمید ہو رُو نما یا نبیؐ

زندگی حق پرستوں پہ آسان ہو
پھر ہو ترویجِ مہر و وفا یا نبیؐ

یہ وطن جو بنا ہے ترے نام پر
اس کے سر سے ٹلے ہر بلا یا نبیؐ

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تسخیرِ عرصۂ دوسرا آپؐ کے لیے
اعزازِ سیرِ عرشِ علا آپؐ کے لیے
انوارِ لامکاں تھے پیمبرؐ کے منتظر
بابِ مشاہدات کھلا آپؐ کے لیے

اسرا کی شب خدا نے ہزار اہتمام سے
اسرارِ کائنات بتائے حضورؐ کو
گلزارِ خلد، چشمۂ کوثر، حریمِ قدس
سب رنگ، سب مقام دکھائے حضورؐ کو

محبوبؐ نے تحیہّ و تسلیم پیش کی
تحفے صلوٰۃ و صوم کے حق سے عطا ہوئے
اُمّت کی مغفرت کا ملا مژدۂ حسیں
ابوابِ التفات و عنایات وا ہوئے

معراج کا سفر ہے دلیل اس خیال کی
فتح و ظفر ہے آپ کی اُمّت کے واسطے
ارض و سما، خلا و ملا، سب ہیں رہگزر
شرطِ سفر ہے آپ کی اُمّت کے واسطے

جس طرح ایک اشک سمندر کا بھید ہے
زنجیرِ در میں گنبدِ بے در کا بھید ہے
میرے سمندِ فکر میں باقی نہیں سکت
عجزِ سخن میں اوجِ پیمبرؐ کا بھید ہے

شبِ اسرا

یادِ شبِ اسرا سے جو سینہ مرا چمکا
آنکھوں میں پھری شعلہ بجاں مسجدِ اقصیٰ

جس ارضِ مقدّس پہ خداوندِ جہاں نے
سرکارؐ کو نبیوں کی امامت سے نوازا

جس خاک پہ اصحاب کے سجدوں کے نشاں ہیں
جو ہے مرے اسلاف کی تاریخ کا حصّہ

معراجِ سماوی کا جو ہے نقطۂ آغاز
جو قبلۂ اوّل ہے فدایانِ ہدیٰ کا

جس خاک سے آقاؐ مرے پہنچے سرِ قوسین
طے کرتے ہوئے عرصہ گہِ عرشِ معلّٰی

دل کو مرے تڑپانے لگی پستیِ اُمّت
جوں جوں مجھے یاد آنے لگی رفعتِ مولیٰ

اُس شاہؐ کی اُمت ہوئی محتاجِ زمانہ
ہر نعمتِ کونین ہے جس شاہ کا صدقہ

جو دہر میں فیضانِ رسالت کی امیں ہے
وہ قوم ہوئی صدق و عدالت سے معرّا

بہ حالِ زبوں اُمّتِ مرحوم کا یا رب!
اب شاعرِ سرکارؐ سے دیکھا نہیں جاتا

پھر ملّتِ بیضا کو سرافرازِ جہاں کر
اب پھیر دے ماضی کی طرف چہرۂ فردا

لوٹا دے بہاریں چمنستانِ صفا کی
لہرا دے زمانے میں صداقت کا پھریرا

حسرت ہے کہ تائب بھی اُبھرتا ہوا دیکھے
ظلمات کی خندق سے ہدایت کا سویرا

—

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر وہ تاریخ کا بابِ زرّیں
لے کے آیا جو مسلماں کے لیے فتحِ مبیں

تمتما اُٹھی مسرّت سے مشیّت کی جبیں
یوں صف آرا ہوئے آئینِ رسالت کے امیں

دین کی راہ میں وہ مرحلۂ جرأت و شوق
اپنی منزل کو رواں قافلۂ عزم و یقیں

سرِ میداں نکل آئے جو علیؓ و حمزہؓ
تنگ یک بارہ ہوئی عتبہ و شیبہ پہ زمیں

سرفروشانہ لڑے ایسے فدایانِ رسولؐ
کہ فرشتوں کے لبوں پر تھی صدائے تحسین

سازوساماں پہ کوئی تکیہ نہ خوفِ اعدا
فقط اللہ کا پیماں تھا وجہِ تسکیں

گر اسے بدر کا عنواں نہ میسّر آتا
داستانِ ملّتِ بیضا کی نہ ہوتی رنگیں

آرزوئے حضوری

لوگ رخصت ہوئے جو حج کے لیے
جلے میری پلک پلک پہ دیئے

دل میں ہے درد و داغِ مہجوری
وہ حرم سے نگاہ کی دُوری

نہ زر و سیم ہے نہ جنسِ ہنر
صرف شوقِ سفر ہے برگِ سفر

کس طرح آؤں تیرا گھر دیکھوں
کیسے طیبہ کے بام و در دیکھوں

رب کعبہ! کرم کا طالب ہوں
میں تری ذات سے مخاطب ہوں

کون ہے جو مری پکار سنے
قصّۂ چشمِ اشکبار سنے

سخت مضطر ہوں خالقِ کونین
ہو میسّر زیارتِ حرمین

گر ملے مجھ کو حاضری کا پیام
چلوں کعبے کو باندھ کر احرام

جب میں باب السّلام سے گزروں
خواہشِ ننگ و نام سے گزروں

آئے جس دم مقامِ ابراہیم[۴]
شوق سے خم کروں سرِ تسلیم

مجھ کو یا رب ہو طوفِ کعبہ نصیب
سنگِ اسود بھی ہو لبوں کے قریب

ہو مقدّر میں سرخرو ہونا
ملتزم سے لپٹ لپٹ رونا

پیاس اپنی بجھاؤں زمزم سے
بے نیازی ہو کیف سے کم سے

ہو نظر میں حطیم کا اکرام
ہیں جہاں دفن انبیائے کرام

سعی جب ہو صفا و مروہ کی
یاد ہو ہاجرہ کی بے چینی

جب منیٰ میں قیام ہو میرا
سجدۂ شکر کام ہو میرا

عرفات آئے تو وقوف کروں
جبل الرحمت اُس گھڑی دیکھوں

پھر کروں واپسی پہ قربانی
دل کو گرمائے جوشِ ایمانی

یوں ادا ہو خلیلؑ کی سنّت
اُس رسولِ جلیل کی سنّت

دل میں ہو جذبہ حق شعاری کا
جاں سپاری کا، جاں نثاری کا

میں بصد عجز و انکسار چلوں
جب سوئے شہرِ شہریار چلوں

لے کے انوارِ گنبدِ خضرا
جگمگا لوں میں روح کی دنیا

جالیوں سے لپٹ لپٹ جاؤں
عاجزی سے سمٹ سمٹ جاؤں

پڑھوں سردارِ انبیاء پہ سلام
پڑھوں اصحابِ باصفا پہ سلام

ہوں دعائیں جوارِ رحمت میں
سجدہ ریزی ریاضِ جنّت میں

میرے مالک مرے سمیع و بصیر
دیکھوں اس خوابِ خوب کی تعبیر

گنبدِ خضرا کے سائے میں

کرم ہے بے نہایت گنبدِ خضرا کے سائے میں
چمک اُٹھی ہے قسمت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ہے منظر آیۂ لَا تَرْفَعُوْا کا زائرِ حضرت
عقیدت کی ہے صورت گنبدِ خضرا کے سائے میں

مواجہ پر سلامِ عجز کوئی پیش کرتا ہے
کسی کو ہے یہ حسرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ستونِ عائشہؓ کے پاس کوئی سر جھکائے ہے
کوئی ہے محوِ حیرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ملی کیا شان حسّانہ کو سرکارِ دوعالم سے
رہے گا تا قیامت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ستونِ بی لبابہؓ کے قریں تائب ہوا تائب
ملی ذرّے کو رفعت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نظر آئے تہجد اور وفودِ وحی کے منظر
ہوئی بارانِ رحمت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نشاناتِ سریر و صفہ سے آنکھیں ہوئیں روشن
ملی دل کو طراوت گنبدِ خضرا کے سائے میں

جبیں سائی ریاض الجنّۃ میں عینِ سعادت ہے
عبادت ہے عبادت گنبدِ خضرا کے سائے میں

حریمِ سرورِ دیں میں شرف سجدوں کا حاصل ہے
تشہّد کی ہے لذّت گنبدِ خضرا کے سائے میں

مرے بے تاب جذبوں میں ہے صورت شادمانی کی
تڑپنے میں ہے راحت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نظر کے سامنے ہیں گنبدِ خضرا کے نظّارے
عجب ہے دل کی حالت گنبدِ خضرا کے سائے میں

یہ دربارِ رسالت ہے بہر سو اُن کے جلوے ہیں
تجلّی کی ہے کثرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ہوئے جو آستانِ پاک پر حاضر ملی ان کو
شفاعت کی بشارت گنبدِ خضرا کے سائے میں

زیارت روضۂ اطہر کی دیدارِ پیمبرؐ ہے
ہوئی کیا کیا عنایت گنبدِ خضرا کے سائے میں

رہا نائبؔ پہ لطفِ خاص سرکارِ دوعالمؐ کا
ہُوئی توفیقِ مدحت گنبدِ خضرا کے سائے میں

○

قدموں میں شہنشاہِ دو عالم کے پڑا ہوں
میں ذرّہ ناچیز ہوں یا بختِ رسا ہوں

اب کونسی نعمت کی طلب حق سے کروں میں
دہلیز پہ سلطانِ مدینہ کی کھڑا ہوں

اس پیکرِ نوریں کو تصوّر میں بسا کر
میں روضۂ اطہر کی طرف دیکھ رہا ہوں

دامن مرا دھلوایا گیا عرفہ میں پہلے
پھر درگہِ سرکار میں بلوایا گیا ہوں

اے کاش ذرا دیر یہیں وقت ٹھہر جائے
میں پیشِ رسولِ عربی نعت سرا ہوں

○

بارگاہِ نبوی میں جو پذیرائی ہو
گنگ جذبوں کو عطا قوّتِ گویائی ہو

اپنی معراج کو پہنچی ہے مری فکر و نظر
اور کس اوج کی اب روح تمنّائی ہو

میری آنکھیں تو ہیں انوارِ حرم سے روشن
دل میں بھی اُن کی ضیا سے چمن آرائی ہو

زندگی مدحِ پیمبرؐ میں بسر ہو ایسے
نعت میرے لیے سرچشمۂ رعنائی ہو

جو نہ لرزے صفِ باطل کے مقابل آقاؐ
میرے ایماں کو عطا ایسی توانائی ہو

سی حرفی

زمزمۂ درود

'سی حرفی' پنجابی شاعری کی مشہور صنف ہے، جس کا ہر بند بالترتیب الف سے یا تک کے حروفِ تہجی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اس صنف کو اُردو میں یوں اختیار کیا گیا ہے کہ حروفِ تہجی بند کے آخر میں بطور ردیف آتے ہیں اور یوں اس نظم کو "سی حرفی زمزمۂ درود" یا "دیوانِ درود" کہا جا سکتا ہے۔

نامِ خدا سے سلسلا
زمزمۂ درُود کا
منزلِ ذات کا پتا
نور و ظہور مصطفےٰ
روح و رواں کی ہے صدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

جلوۂ روئے آنجناب
ارض و سما کی آب و تاب
مطلعِ حق کا آفتاب
آپ کی شرعِ مستطاب
قدر گرو جہت نما
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

مسندِ کن فکاں ہیں آپؐ
قائدِ مُرسلاں ہیں آپؐ
نیّرِ لامکاں ہیں آپؐ
رہبرِ ہر زماں ہیں آپؐ
آپؐ کا شوقِ دل کشا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپؐ ہیں جوہرِ حیات
نورِ نگاہِ کائنات
پیکرِ جرأت و ثبات
موجبِ راحت و نجات
فکر و نظر کا منتہا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

نوعِ ذکور کے غیاث
محسنِ طبقۂ اناث
خلقِ خدا کے مستغاث
آپؐ کا عزم و انبعاث
مردہ دلوں کا حوصلا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

عدل کا اُن کے سر پہ تاج
عقل و خرد پہ اُن کا راج
حق نے کہا انھیں سراج
تا ابد اُن کی احتیاج
اُن پہ ہیں دو جہاں فِدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپؐ ہیں ضامنِ فلاح
شاہدِ اوج، انشراح
آپؐ نگاہ کی صباح
آپؐ سے ہی دلوں کی راح
آپؐ کا ذکر جانفزا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپؐ کی دلنواز یاد
کرتی ہے جسم و جاں کو شاد
دیتی ہے مدح گر کو داد
بھرتی ہے دامنِ مراد
آپؐ ہیں معدنِ عطا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

زیست کی راہِ سنگلاخ
اُن کے کرم سے ہے فراخ
بارور اُن سے شاخ شاخ
مہکے ہیں اُن سے کنج و کاخ
نور ہے اُن کا جابجا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

جن کے سبب طلب لذیذ
زیست کی تاب و تب لذیذ
تلخیٔ روز و شب لذیذ
علم و فن و ادب لذیذ
جن سے قدم قدم ہُدیٰ
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

مرسلِ خوش خبر حضورؐ
خسروِ خشک و تر حضورؐ
دہر کے چارہ گر حضورؐ
حسن ہیں سر بسر حضورؐ
رحمتِ حق کی انتہا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

میرِ عجم ، شہؐ حجاز
جن پہ کھلا ہر ایک راز
جن کے غلام سرفراز
جن پہ ہے سروری کو ناز
والیِ کشورِ بقا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

جسم پہ صبر کا لباس
ہاتھ میں پرچمِ سپاس
شکر طراز و حق شناس
قصرِ وجود کی اساس
مہرِ سپہرِ ارتقا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپؐ بہارِ عرش و فرش
عزّ و وقارِ عرش و فرش
تاب و قرارِ عرش و فرش
دار و مدارِ عرش و فرش
دیدہ و دل کا مدّعا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپؐ کا ہے پیامِ خاص
خلقِ خدا کے نام خاص
آپؐ کی بزمِ عام خاص
عظمت و احترام خاص
آپؐ کا مرتبہ جدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

پھیلا ہُوا ہے خوانِ فیض
آتے ہیں طالبانِ فیض
پاتے ہیں ارمغانِ فیض
کہتے ہیں داستانِ فیض
لب پہ ہے سب کے مرحبا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

رُوح کا اُن سے ارتباط
باعثِ فرحت و نشاط
قلب ہے آپ کی رباط
کم ہے کوئی یہ انبساط
میرے لبوں پہ ہے سدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

عجزِ طبیعتِ حفیظ
رنگِ محبتِ حفیظ
شوق و عقیدتِ حفیظ
عزّت و شہرتِ حفیظ
صدقہ ہے اُس جناب کا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

سرورِ دیں کا اتباع
ضامنِ اوج و ارتفاع
یورشِ کرب کا دفاع
میری گراں بہا متاع
عشقِ حبیبؐ کبریا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

خیر سے ان کا اتصاف
شانِ کرم کا اعتراف
قدرتِ حق کا انکشاف
آئنہ دل کا ہو جو صاف
دیکھیے اُن کو برملا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

کُنجِ مزار کا چراغ
عشقِ نبیؐ کا داغ داغ
قلب نہ کیوں ہو باغ باغ
پائے حرم کا جب سراغ
آئے نہ لب پہ کیوں صدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

دہر میں آپ سا رفیق
آپ سا محسنِ شفیق
کوئی معلّمِ خلیق
کوئی بھی صاحبِ طریق
آیا ہے اور نہ آئے گا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

دُرِّ یتیم کی دمک
پھیلی زمیں سے تا فلک
آپ کے دَور کی دھنک
جلوہ فشاں ہے آج تک
زمزمہ پاش ہے ہوا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ کا فیض لازوال
آپ کے حسن میں کمال
آپ کے رعب میں جمال
لاؤں کہاں سے میں مثال
کوئی نہیں ہے آپ سا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

مدح سرا ہے انگ انگ
بجتا ہے دل کا جلترنگ
ناچ اٹھے فضا میں رنگ
تازہ بتازہ ہے اُمنگ
قافلہ یاد کا چلا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ ہیں تابشِ حرم
آپ ہیں نازشِ امم
کم تو نہیں یہی کرم
رہبرِ حق ہیں تازہ دم
زیرِ لوائے <u>مصطفےٰ</u>
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

ذکرِ رسولؐ رات دن
رکھتا ہے دل کو مطمئن
جس پہ فدا ہیں انس و جن
جس کی طلب ہیں سال و سن
کون ہے آپ کے سوا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

شاہِ امم، جہاں پناہ
جن و بشر کے خیر خواہ
جھکتے جہاں ہیں مہر و ماہ
ہے وہ اُنھی کی بارگاہ
شاہ بھی ہیں جہاں گدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ کی دُھوم کو بکو
آپ کی دھاک سو بسو
اہلِ زمیں کی آبرو
آپ ہیں جانِ آرزو
آپ ہیں رُوحِ التجا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

پائے حضورؐ چھُو کے ہی
زندگی زندگی ہوئی
اُن کی زکاتِ آگہی
قلب و نظر کی روشنی
اسوۂ سیّدِ الورٰی
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام ۷

بحضورِ سیدِ انام

خُلق جن کا ہے بہارِ زندگی اُن پر سلام
نطق جن کا ہے مدارِ آگہی اُن پر سلام

ہر گھڑی سانسوں کو مہکاتا ہے جن کا نامِ پاک
ہے ضمیروں میں بھی جن کی روشنی اُن پر سلام

جن کا اُسوہ حسن و خوبی کا اچھوتا شاہکار
وجہِ قربِ حق ہے جن کی پیروی اُن پر سلام

وہ شہنشاہِ زمن جن کا خزانہ اعتماد
دُور فرمائی جنھوں نے بیدلی اُن پر سلام

ہر عطائے ایزدی کی انتہا جن پر ہوئی
ہر زمانے کے لیے جو ہیں نبیؐ اُن پر سلام

جن کے حق ہیں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیاد
ہاتھ جن کے آبرو ہے خَلق کی اُن پر سلام

جن کے دَم سے ہے تسلسل کا عمل آفاق میں
جن کی خاطر گردشِ دوراں رُکی اُن پر سلام

جن کے مفتوحہ علاقے ہیں مکان و لامکاں
مہر و مہ کرتے ہیں جن کی چاکری اُن پر سلام

فطرتِ معصوم کی ہر تازہ کاری اُن کی نذر
بھیجتی ہے سازِ دل کی نغمگی اُن پر سلام

صلی اللہ علیہ وسلّم

منزلِ ذات کا تنہا رہرو صلی اللہ علیہ وسلم
مطلعِ اَوْ اَدْنیٰ کا مہرِ نو صلی اللہ علیہ وسلم

کاہکشاں نقشِ قدم اُس کے، نصب خلاؤں میں عَلَم اُس کے
شمس و قمر ہیں اس کے پَرتو صلی اللہ علیہ وسلم

منتظرِ ارشاد قدر ہے، وا اس پر ہر یمن کا دَر ہے
ملکِ رسالت کا وہ خسرو صلی اللہ علیہ وسلم

شان اس کی آدابِ محبّت، پہچان اس کی حسنِ اطاعت
عزم اس کا اِک لافانی رَو صلی اللہ علیہ وسلم

توقیرِ انساں ٹھہری ہے، تنویرِ امکاں ٹھہری ہے
عرصۂ حق میں اس کی تگ و دو صلی اللہ علیہ وسلم

مُرسل اُس کے نام پہ شیدا، عاصی بھی رحمت کے جویا
سارے زمانے اس کے پیرو صلی اللہ علیہ وسلم

حُسن جہاں کا، خلد کے منظر، تاتب ہیں سرکار کے مظہر
وہ ازلی پَو، وہ ابدی ضَو صلی اللہ علیہ وسلم

نور و ظهور

دیباچۂ امکاں

رسُولِ اکرم کا نامِ نامی
وُہ کلکِ فطرت کا حرفِ اوّل
بنا جو عنوانِ کتابِ کُن کا
حضورؐ کی ہستیٔ گرامی
ہے ممکناتِ جہاں کا جوہر
جوازِ لوح و قلم اُنھی سے
وجود اُنھی سے
عدم اُنھی سے
اگر نہ ہوتے مرے پیمبرؐ
تو نقشِ امکاں اُبھر نہ سکتا
نہ یہ عناصر کا میل ہوتا
نہ کھیل ہوتا یہ روز و شب کا
سلام اُس آیۂ مُبیں پر

نورِ اوّلیں

بقولِ جابرؓ، کہا یہ پیغمبرِؐ خدا نے
کہ نور میرا ہی سب سے پہلے
خدائے قدوس نے بنایا
نہ جانے کب تک وُہ نورِ اوّل رہا ہمکتا
جہانِ بالا میں
اپنے خلّاق کی رضا سے
کوئی بھی شے اُس گھڑی نہیں تھی
نہ لوحِ محفوظ تھی نہ کرسی
نہ عرش تھا اور نہ بحر و بر تھے
نہ تھی بہشتِ بریں نہ دوزخ
نہ تھے فرشتے نہ جنّ و آدمؑ
وُہ نورِ رحمت ظہور سے پہلے ضوفشاں تھا
سلام اُس نورِ اوّلیں پر

خاتمُ الانبیاؐ

وُہ مصطفےٰ ہیں
وُہ مجتبیٰ ہیں
رؤف بھی ہیں ، رحیم بھی ہیں
بشیر بھی ہیں ، نذیر بھی ہیں
وہی ہیں یٰسین
وہی ہیں طٰہٰ
چراغِ روشن
نفوس کے ہیں وہی مزکی
کتابِ حکمت پڑھانے والے
بُلانے والے خدا کی جانب

سرنامۂ تخلیق

ہُوا جو منظور حق تعالیٰ کو اپنا اظہار
تو پھر اُس نے
حضورؐ اکرم کے نورِ مفرد کو
منقسم کر کے چار حصّوں میں
ایک حصّے سے اُس نے پیدا کیا قلم کو
بنائے پھر لوح و عرش و کرسی
پھر ایک حِصّے سے آب و گِل کو وجُود بخشا
خدائے قادر نے

جس زمانے میں
مصطفیٰ کو نبی بنایا
جنابِ آدمؑ تھے اُس زمانے میں
درمیاں روح اور جسد کے
سلام سرخیلِ مرسلیں پر

میثاق

بروزِ میثاق
ذاتِ باری نے
عہد نبیوں سے یہ لیا تھا
کریں گے تائید وہ سب، اُن کی
جو سب سے آخر میں آنے والے ہیں اِس جہاں میں
وہی جو مصداقِ آرزوئے خلیلؑ بھی ہیں
کلیمؑ جن کے ہوئے منادی
مسیحؑ جن کے بنے مبشّر
سلام مبعوثِ آخریں پر

نکالنے والے ظلمتوں سے
وُہ حق کے حامل
وُہ حق کے مرکز
انھی کو حق نے بنا کے بھیجا
جہاں کی رحمت
اُنھی پہ دیں ہو گیا مکمّل
ہوئی تمام اُن پہ حق کی نعمت
سلام اُس نازشِ زمیں پر

اَوجِ کمال

وُہ ہیں محمدؐ، وہی ہیں احمدؐ
وہی ہیں ماحی، وہی ہیں حاشر؛ وہی ہیں غالب
وہ ٹھہرے سب انبیا کے خاتم
نبی کوئی اُن کے بعد آئے، نہیں یہ ممکن
اٹھائے جائیں گے روزِ محشر، وہ سب سے پہلے
ملے گا اذنِ شفاعت اُن کو
وہ دیں گے مایُوس اُمتوں کو
بشارتیں بخشش و عطا کی
اُنھی کے ہاتھوں میں سب خزانوں کی کُنجیاں ہوں گی

پرچمِ حمدِ پاک ہوگا
وہ سب سے پہلے عطا کریں گے
بہشت کے گلشنوں کو رونق
فقیر و محتاج اُن کی اُمّت کے
اس گھڑی اُن کے ساتھ ہوں گے
سلام اُس تاجدارِ دیں پر

میلادُالنّبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم

مبارک ہو جنابِ مصطفےٰ کی آمد آمد ہے
زمیں پر سر براہِ انبیا کی آمد آمد ہے
خدائی شاد ہوگی مژدہ اتمامِ نعمت سے
سریر آرائے اقلیمِ ہدیٰ کی آمد آمد ہے
سنانے کے لیے آیاتِ قرآں اہلِ عالم کو
رسولِ ہاشمی سے خوشنوا کی آمد آمد ہے
خدائے پاک نے فریاد سن لی غم نصیبوں کی
جہاں میں حضرتِ خیرالوریٰ کی آمد آمد ہے
وہ جن پر شاق گزریں گی تکالیف اہلِ ایماں کی
انھیں میں سے انھیں کے پیشوا کی آمد آمد ہے

دیارِ دل کو خوشبوئے عقیدت سے بسا لیجیے
وفا کی مشعلوں سے جادۂ جاں جگمگا لیجیے

دکھی انسانیت کے چارہ گر تشریف لاتے ہیں
ہے جن کی ذات رحمت سربسر تشریف لاتے ہیں
کریں گے جو مسخر دہر کو اخلاقِ عالی سے
وہ دل کی سلطنت کے تاجور تشریف لاتے ہیں
خبر دیتے چلے آئے ہیں جن کی انبیا سارے
ابد تک کے وہی پیغامبر تشریف لاتے ہیں
جو محبوبِ خدا ہیں، باعثِ تخلیقِ عالم بھی
زہے قسمت بنو ہاشم کے گھر تشریف لاتے ہیں
خدائی جن کے در سے بھیک پائے گی تمدن کی
زمانہ جن کا ہے دریوزہ گر تشریف لاتے ہیں
وہ آتے ہیں نہیں جن کا کوئی ثانی، کوئی ہمسر
وہ آتے ہیں جو ہیں دونو جہاں کے سید و سرور

ولادتِ باسعادت

ہُوا جلوہ گر آفتابِ رسالت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا
مٹی دہر سے کفر و باطل کی ظلمت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا

بر آئی بالآخر تمنائے فطرت، چلی باغِ عالم میں بادِ مسرت
ہنسی زندگی جھوم اُٹھی مشیت، زمیں جگمگائی فلک جگمگایا

بہشتِ بریں کے کھُلے باب سارے فلک سے ملائک سلامی کو اُترے
ہوئی سَرورِ انبیا کی ولادت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا

اُجالا صداقت، محبت، وفا کا، کراں تا کراں ساری دنیا میں پھیلا
ہوئی جب نمودار صبحِ سعادت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا

جو پھوٹی کرن خانۂ آمنہ سے زمانہ چمک اٹھا اُس کی ضیا سے
ملی نوعِ انساں کو راہِ ہدایت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا

اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ خیرِ کثیر

جتنی دامنِ زیست میں دولتیں ہیں
جتنی جودتیں ہیں، جتنی نُدرتیں ہیں
حسن و خیر کی جتنی بھی صورتیں ہیں
اُن کے خلقِ عظیم کی وسعتیں ہیں

سازِ ہستی کے جتنے آہنگ ٹھہرے
استقبال کے دیکھے سامان جتنے
اوجِ فکر کے پائے امکان جتنے
اُن کے اُسوۂ پاک کے رنگ ٹھہرے

اُن کے حصّے میں خیرِ کثیر آئی
اعتبارِ وجود ہے نام اُن کا
عہد سازِ پیام و نظام اُن کا
اُن کے ساتھ کتابِ منیر آئی

دُولھا کون حیات برات کا ہے
ضامن حشر میں کون نجات کا ہے

(سانیٹ)

اے صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے سلسلۂ دعوت و ارشاد کے سرتاج
دیتا ہے ترے نام کو ہر عزّ و شرف باج
تہذیب و تمدّن ہیں ترے بحر کی امواج ـــــ اے صاحبِ معراج!

معیارِ فضیلت ہے تری زیست کا انداز
انوارِ محبت سے ہے اُمّت تری ممتاز
مینارِ ہدایت ہے ترے دین کا منہاج ـــــ اے صاحبِ معراج!

پیرو ہیں ترے بُت شکن و فاتحِ دوراں
کردار ہے جن کا صفتِ صبحِ درخشاں
نصرت کا نشانِ ابدی ہیں تری افواج ـــــ اے صاحبِ معراج!

پامالِ ستم ہم ہیں تری راہ سے ہٹ کر
رُسوا ہوئے اغیار کے دامن سے لپٹ کر
حال اپنا ہے تیرے کرمِ خاص کا محتاج ـــــــ اے صاحبِ معراج!

صد شکر نگاہوں میں فقط اب ترا در ہے
پستی کے مکینوں کی بلندی پہ نظر ہے
ہر مرحلے میں ملّتِ بیضا کی رہے لاج ـــــــ
اے صاحبِ معراج!

آیاتِ رحمت

بہارِ فکر ہے تذکارِ خواجۂ لولاک
منارِ نور ہے کردارِ خواجۂ لولاک

بساطِ زیست پہ تاباں نقوشِ عہدِ رسولؐ
ابد فروز ہیں اقدارِ خواجۂ لولاک

امینِ خیر ہے پیغامِ سیدِ ابرارؐ
محیطِ دہر ہیں انوارِ خواجۂ لولاک

سخن کی جاں ہے بیانِ پیمبرِ رحمت
حیات بخش ہیں افکارِ خواجۂ لولاک

ہر ایک دل ہے فدائے شمائلِ حضرتؐ
ہر اک نظر ہے طلب گارِ خواجۂ لولاک

محمدِ عربی التفات کا پیکر
محمدِ عربی کائنات کا محور

کہاں زمان و مکاں میں جوابِ شاہِؐ امم
ہمہ نجات رہِ مستطابِ شاہِؐ امم

جمالِ کون و مکاں گردِ کاروانِ نبیؐ
جلالِ فقر و غنا ہم رکابِ شاہِؐ امم

ستم کشوں کے لیے شفقتِ امامِؐ رسل
ستم گروں کے لیے احتسابِ شاہِؐ امم

نشانِ امن و اماں کار زارِ ہستی میں
پناہِ عالمیاں ہے جنابِ شاہِؐ امم

سب آبروئیں، لہو، مال بیش قیمت ہیں
یہی تھا آخری حج میں خطابِ شاہِؐ امم

محمدِؐ عربی شاہِ عافیت آثار
محمدِؐ عربی ماہِ زندگی پرور

عیاں ہیں دن کی طرح سب صفاتِ ختمِ رسل
کھلی کتاب ہے گویا حیاتِ ختمِ رسل

ہر ارتقا ہے انھی کی نظر سے اذن طلب
تمام حسنِ تمدّن ، زکاتِ ختمِ رسل

ضیا فگن ہے دلیلِ وجودِ حق بن کر
جریدۂ دوسرا پر ثباتِ ختمِ رسل

جو زندگی کو ہمیشہ حرارتیں دے گا
وہ آفتاب ہے، دنیا میں ذاتِ ختمِ رسل

کتابِ زندہ و شرعِ متین و دینِ مبیں
جہاں میں کم تو نہیں معجزاتِ ختمِ رسل

محمّدِ عربی اعتبارِ لوح و قلم
محمّدِ عربی افتخارِ جن و بشر

جہاں میں نور سراپا کتابِ پیغمبرؐ
فلاح و خیر کا طغرا کتابِ پیغمبرؐ

نصابِ تازہ و محکم برائے نوعِ بشر
کتابِ ارفع و اعلیٰ کتابِ پیغمبرؐ

حیات و موت کے سب راز کھولنے والی
رموزِ دیں سے مجلّا کتابِ پیغمبرؐ

وہ اعتبارِ وجود و عدم صحیفۂ حق
امینِ ماضی و فردا کتابِ پیغمبرؐ

وہ جس کے باب میں امّ الکتاب آیا ہے
وہ اپنی شان میں یکتا کتابِ پیغمبرؐ

محمدِ عربی امتیازِ باطل و حق
محمدِ عربی بے نیازِ لعل و گہر

اساسِ عدل و مساوات دینِ سرورِ دیں
تمام نوعِ بشر ہے رہینِ سرورِ دیں

کفیلِ راحتِ عالم ہے سنّتِ نبوی
سبیلِ خیر ہے شرعِ متینِ سرورِ دیں

بصیرتوں کا ہے مظہر وہ چہرۂ روشن
صداقتوں کا نشاں ہے جبینِ سرورِ دیں

سکھائے سرورِ دیں نے معارفِ ہستی
ہیں سب فلاسفہ بھی خوشہ چینِ سرورِ دیں

جہاں میں وجہِ شرف ہے اگر تو حُسنِ عمل
اصولِ حق، سخنِ دل نشینِ سرورِ دیں

محمّدِ عربی آرزوئے دیدہ وراں
محمّدِ عربی آبروئے اہلِ ہنر

(ترجیع بند)

یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ

اے مرسلِ پاکیزہ خو　　کس خُلق کا پیکر ہے تُو
قرآں ہے گویا ہو بہو
کشورکشائے بحر و بر　　احسان ہے تُو سربسر
تو ھر زماں کی آبرو
تو کائناتِ حسن ہے　　تیری زکاتِ حسن ہے
یہ آب و گِل ، یہ رنگ و بو
سب رنگ ہیں اِک رنگ سے　　بتلا دیا کس ڈھنگ سے
دل پر بیٹھ کر نقشِ ہُو
تھے وہ نجومِ اہتدا　　بخت ان کے تھے کتنے رسا
بیٹھے جو تیرے روبرو

روما، حبش، ایران سے سب آکے تیرے ہو گئے
جن کو تھی حق کی جستجو
خوابوں میں آکر مسکرا بیداریوں کو جگمگا
اے آمنہ کے ماہ رو
چہرہ ترا تکتا رہوں تجھ سے تری باتیں سنوں
رکھتا ہوں میں بھی آرزو
دیکھے دُعا بابِ اثر شامِ الم کی ہو سَحَر
مدحت سدا ہو مُو بہ مُو
یَآ اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ

(مثلّث)

کتابِ مُبیں

درُود و سلام اُس شہِ انبیا پر اُتارا ہے قرآں جس پر خُدا نے
وہ قرآں کہ جس کی بلیغ آیتیں ہیں خفی و جلی حکمتوں کے خزانے

کتابِ مبیں جس کو رُوح الامینؑ خاتم المرسلینؐ کی طرف لے کے آیا
وُہ وحیِ الٰہی کہ جس کی حفاظت کا ذمہ لیا آپ ربِّ عُلا نے

جو بندوں کی جانب پیامِ خدا ہے، جو رحمت، نصیحت، ہدایت، شفا ہے
وہ منشورِ آخر جسے رُوح سمجھے، جسے قلب جانے، جسے ذہن مانے

کُھلے جس کی ترتیل سے ہم پہ عقدے زمان و مکاں کے ورا الورا کے
ہوئے جس کی تنزیل سے ہم پہ روشن ازل سے ابد تک کے سارے زمانے

وُہ مجموعۂ خیر روشن صحیفہ، بٹھایا ہے اسلام کا جس نے سکّہ
سکھایا ادب جس نے خیر الوریٰ کا سکھایا ادب جس کا خیر الوریٰ نے

زرّیں اُفق

ازل سے رواں ہیں
رُتوں کے سُبک کارواں،
لمحہ لمحہ نئی منزلوں کی طرف،
لحظہ لحظہ نئی سرزمینوں کی دُھن میں
مہ و سال کی گردشوں کے جلَو میں
ہواؤں کی رَو میں
مگر ایک زرّیں افق
ہر مسافر کے ذہن و دل و جاں پہ چھایا ہُوا ہے
وہ زرّیں افق آستانِ نبیؐ ہے
جہاں رفعتیں سر جُھکائے ہوئے ہیں
جہاں فصلِ گل کا تبسم سمٹ کر اَمر ہو گیا ہے

مدینۃ الرسول

سر نامۂ جمال مدینہ رسولؐ کا
سر چشمۂ نوال مدینہ رسولؐ کا

آب و ہوا ہے جس کی مداوائے رنج و غم
لطف و کرم کی جھال مدینہ رسولؐ کا

ٹھہری تھی جس پہ سیدِ کونین کی نظر
وہ نقطۂ کمال مدینہ رسولؐ کا

انفاسِ مصطفےٰ سے مہکتا ہے آج بھی
وہ شہرِ بے مثال مدینہ رسولؐ کا

ہر دل کی آرزو ہے وہ کاشانۂ وفا
ہر آنکھ کا سوال مدینہ رسولؐ کا

ٹھہرا جہاں پہ قافلۂ نوبہار ہے
ذرّوں سے جس کے قدرتِ حق آشکار ہے

مقصودِ کائنات دیارِ حبیبؐ ہے
ملجائے شش جہات دیارِ حبیبؐ ہے

طوفانِ شر سے ہر کوئی محفوظ ہے جہاں
وہ ساحلِ نجات دیارِ حبیبؐ ہے

دامن سے جس کے دُرِ سعادت ہوا طلوع
وہ مطلعِ حیات دیارِ حبیبؐ ہے

وہ جس میں نورپاش حرم ہے حضورؐ کا
ارضِ تجلیات دیارِ حبیبؐ ہے

آثار جس میں خندق و بدر و احد کے ہیں
وہ خطۂ ثبات دیارِ حبیبؐ ہے

ہر گوشہ اس کا مرجعِ لیل و نہار ہے
تاریخِ اہلِ حق کا وہ آئینہ دار ہے

محبوبِ انس و جاں ہے مدینہ منوّرہ
دنیا ہے جسم، جاں ہے مدینہ منوّرہ

کون و مکاں کے تپتے ہوئے ریگ زار میں
رحمت کا سائباں ہے مدینہ منوّرہ

کس شان سے جہاں کے اندھیروں کے درمیاں
گل بار و ضوفشاں ہے مدینہ منوّرہ

لہروں کے جزر و مد سے سفینہ ہے بے نیاز
وہ جس کا بادباں ہے مدینہ منوّرہ

جس کی پناہ میں ہیں سبھی بیکسانِ دہر
وہ گوشۂ اماں ہے مدینہ منوّرہ

وہ رحمتِ تمام کا نوریں دیار ہے
ہر جاں کو اس دیار میں حاصل قرار ہے

خاتمِ جہاں، نگیں ہے مدینے کی سرزمیں
ہر دل میں جاگزیں ہے مدینے کی سرزمیں

جس نور سے بنائے گئے عرش اور فرش
اس نور کی امیں ہے مدینے کی سرزمیں

امکاں کا دشت جس کی بدولت ہے پُربہار
وہ گلشنِ حسیں ہے مدینے کی سرزمیں

گونجی ہے جو اذانِ بلالی سے مدتوں
وہ دلکشا زمیں ہے مدینے کی سرزمیں

ہر غنچۂ فسردہ گلِ تازہ ہے جہاں
کیا راحت آفریں ہے مدینے کی سرزمیں

وہ خاکِ پاک اہلِ زمیں کا وقار ہے
قدموں میں اس کے عظمتِ گردوں نثار ہے

اقلیمِ حُسن، کشورِ انوار طیّبہ
بیتِ رسول، قریۂ انصار طیّبہ

اسما ہیں اس کے ناجیہ، محروسہ، قاصمہ
محفوظہ، عاصمہ، حسنہ، دار، طیبہ

مرحومہ، خیرہ، خیّرہ، مرزوقہ، مومنہ
ارض اللہ، طیبہ، منزلِ ابرار، طیبہ

معصومہ و مدینہ، محبوبہ و مقر
مسکینہ، طابہ، غلبہ، گھر بار طیّبہ

حکمِ نبیؐ ہے اس کو جو یثرب پکار لے
توبہ کے بعد وہ کہے دس بار طیّبہ

اس بلدۂ عظیم میں وہ شہریار ہے
جس پر فلاح و فوز کا سب انحصار ہے

نورِ منشور

لب کھلے جب نبیؐ کی مدحت میں
پھول کھِلنے لگے طبیعت میں

پائی ہر تلخئ الم سے نجات
کھو کے تذکارِ شہؐ کی لذّت میں

کیا طلب اَور اب کروں حق سے
نعتِ خیرالوریٰ ہے قسمت میں

نورِ منشور اُس نے بخشا ہے
سیرتِ مصطفیٰ کی صورت میں

دین و دنیا کا امتزاجِ حسیں
نظر آیا اُنھی کی سیرت میں

ارتقا آشنا ہوئیں قومیں
آپؐ کی جانفزا قیادت میں

مستنیر آپؐ کی حیات سے ہے
شان جو بھی ہے آدمیّت میں

حُسن اور سادگی کے سب جوہر
ہوئے یکجا رسُولِ رحمت میں

پہلی ساری نبوتوں کے کمال
جمع ہیں آخری رسالت میں

دو جہاں کی سعادتیں پنہاں
شہِؐ ابرار کی اطاعت میں

ایک سے ہیں تونگر و نادار
محسنِ خلق کی عدالت میں

کس محبت کا درد شامل ہے
ان کے پیرایۂ ہدایت میں

چارہ سازی اُنھی کو زیبا تھی
دل نوازی تھی اُن کی فطرت میں

کون ثانی مرے حضورؐ کا ہے
خُلق میں، صدق میں، امانت میں

کون ہمسر بشرِ انام کا ہے
عدل و احساں میں، خیر و برکت میں

آسماں کی نظر نے کب دیکھا
عابد اُن سا زمیں کی وسعت میں

آپؐ کی یاد نے سکوں بخشا
میں گھرا جب کسی مصیبت میں

آپؐ کا چہرہ ماہتاب بنا
میری ہر ایک شامِ عُسرت میں

وہی پُرسانِ عاصیاں ہوں گے
پرسشِ عرصۂ قیامت میں

فقرا اُن کے ہم قدم ہوں گے
جب وہ جائیں گے باغِ جنّت میں

جو خزف اُن کی راہ گزار کا ہے
وہ گہُر سے فزوں ہے قیمت میں

قریۂ رنگ اُن کا شہرِ حسیں
جلوہ گر ہے جو اشکِ حسرت میں

پھیلے دنیا میں جو دھنک بن کر
سمٹ آئے جو دل کی خلوت میں

رکھ امیدِ قبول اے تائب
پیش کر عجز اُن کی خدمت میں

اے ہادیِ دارین، مقدر گرِ آفاق

مخلوق فدا تجھ پہ ہے خالق ترا مشتاق

بانی ہیں تمدن نئے ضیا میں ترے در سے

روشن ہیں ترے فیض سے تاریخ کے اوراق

بے مایہ ہے سب کچھ ترے ارشاد کے آگے

وہ دانشِ افرنگ ہو یا حکمتِ اشراق

بس تُو ہے فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا کا مخاطب

پیرو ہیں ترے آیۂ اَعْلَوْن کے مصداق

اللہ نے کونین کی تخلیق سے پہلے

نبیوں سے لیا تھا تری تائید کا میثاق

اللہ کی بیعت ہے ترے ہاتھ پہ بیعت
تیرے ہی اشارے پہ ہے تقدیر کا اطلاق
انوار ترے ظلمتِ دوراں کا مداوا
تذکار ترا زہرِ معاصی کو ہے تریاق
تیری ہی طرف سارے زمانے کی نظر ہے
تُو کعبۂ افکار ہے تُو قبلۂ اشواق
مربُوط ہے دامن سے ترے خیر کی تکمیل
مشرُوط تھی بعثت سے تری عظمتِ اخلاق
تخلیق کا شہکار تری ذاتِ گرامی
ہر نقش ترا شاہدِ یکتائیٔ خلّاق

بارگاہِ پاک میں پہنچے ثنا کرتے ہوئے
مدعا پایا ہے عرضِ مدعا کرتے ہوئے
بے نیازِ نعمتِ کون و مکاں ہوتے گئے
کوچۂ سلطانؐ عالم میں صدا کرتے ہوئے
دیدہ و دل میں گُلِ جلوہ سمٹتے ہیں کہاں
کب یہ صورت سامنے تھی التجا کرتے ہوئے
کب مجھے تھی جاں کی پروا، کب مجھے تھا سر کا ہوش
سجدۂ شکر اُن کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے
کوئی آنے جانے والا ہر گھڑی نظروں میں تھا
کھوئے یوں نظّارۂ غارِ حرا کرتے ہوئے

لوگ چمکاتے چلے جائیں گے اپنے روز و شب
اسوۂ سرکارؐ سے کسبِ ضیا کرتے ہوئے

رمزِ ہستی، رازِ فطرت، سرِّ ذات و کائنات
ہر خبر پائی تلاشِ مصطفےٰ کرتے ہوئے

التفاتِ سیّدِ سادات کب محدود ہے
وسعتِ دامن بھی دیتے ہیں عطا کرتے ہوئے

تھام کر دامن کو اُن کے بے محابا رو دیا
مَیں کہ گھبراتا تھا اُن کا سامنا کرتے ہوئے

وُہ ہادیِ جہاں جسے کہیے جہانِ خیر
نسبت سے اُس کی میرا وطن ہے نشانِ خیر

وُہ تابِ جاں، سحابِ کرم، انتخابِ حق
وہ شانِ فقر، آنِ تمدن، روانِ خیر

اس کا پیام انس و مواخات، روحِ دیں
اُس کا نظامِ عدل و مساوات، جانِ خیر

وُہ بارگاہِ ناز سے لوٹا بصد نیاز
لے کر برائے نوعِ بشر ارمغانِ خیر

کتنی عظیم بیعتِ رضواں کی شان ہے
فتحِ مبیں کے ساتھ چلا کاروانِ خیر

آلِ نبیؐ سفینۂ بحرِ حیات ہے
اصحاب ہیں نجوم سرِ آسمانِ خیر

یارب! جہاں میں دستِ خزاں ہے دراز تر
محفوظ اس کے شر سے رہے گلستانِ خیر

فتنوں کی تیز دھوپ میں قائم رہیں حواس
خیر الامم کے سر پہ رہے سائبانِ خیر

تابش نگاہِ رحمتِ عالم سے ہو گیا
ہر مصرعِ ثنائے نبیؐ ترجمانِ خیر

جب شامِ سفر تاریک ہوئی وہ چاند ہویدا اور ہوا
منزل کی لگن کچھ اور بڑھی ، دل زمزمہ پیرا اور ہوا

جب گرد فضاؤں پر چھائی ، جب صورتِ فردا دھندلائی
منظر منظر سے جلوہ فشاں وہ گنبدِ خضرا اور ہوا

ہر حال میں اُن کی موجِ کرم ، تھی چارہ گرِ ادبار و الم
حد سے گزری جب تلخیٔ غم لطفِ شہِؐ بطحا اور ہوا

جوں جوں درِ حرم نزدیک آیا ، کب نظّارے کا یارا تھا
جھکتی ہوئی نظریں اور جھکیں ، سوچوں میں اجالا اور ہوا

اندازِ پذیرائی سے ہوا، رنگ اُن کی محبت کا گہرا
رحمت کے دریچے اور کھُلے، مدحت کا تقاضا اور ہوا

پہلے بھی اُس کی تابانی، کچھ رُوئے زمیں پر کم تو نہ تھی
جب ثَور کی منزل سے گزرا اُس ماہ کا چرچا اور ہُوا

سو بسو تذکرے اے میرِ امم تیرے ہیں
اوجِ قوسین پہ ضو ریز علَم تیرے ہیں
وقت اور فاصلے کو بھی تری رحمت ہے محیط
سب زمانے ترے، موجود عدم تیرے ہیں
جیسے تارے ہوں سرِ کاہکشاں جلوہ فشاں
عرصۂ زیست میں یوں نقشِ قدم تیرے ہیں
اہلِ فتنہ کا تعلق نہیں تجھ سے کوئی
قافلے خیر کے اے خیر شیم تیرے ہیں
ہیں تری ذات پہ سو ناز گنہگاروں کو
کیسے بے ساختہ کہتے ہیں کہ ہم تیرے ہیں

ہم کو مطلوب نہیں مال و منالِ ہستی
ہم طلبگار فقط تیری قسم تیرے ہیں
ناز برداریٔ دنیا کی مشقت میں نہ ڈال
ہم کہ پروردۂ صد نازو نعم تیرے ہیں
ان کی خوشبو سے مہک جائے مشامِ عالم
میرے دامن میں جو گلہائے کرم تیرے ہیں

رحمتِ حق سایہ گستر دیکھنا اور سوچنا
اِک نظر شہرِ پیمبر دیکھنا اور سوچنا

کس قدر روشن ہیں انساں کے لیے صدیوں کے رنگ
وادیٔ طابہ کے منظر دیکھنا اور سوچنا

اس کے ہوتے کس اُجالے کی ہے دنیا کو تلاش
سبز گنبد کو برابر دیکھنا اور سوچنا

سنگ بھی مہکے ہیں کیسی نکہتِ انفاس ہے
دیر تک محراب و منبر دیکھنا اور سوچنا

عاصیوں کو اُن کی چشمِ لطف رکھتی ہے عزیز
پیہم اپنا دامنِ تر دیکھنا اور سوچنا

نزہتِ بُستانِ سلمانؓ، عظمتِ صحنِ قبا
پاس جاکر، سر جھکا کر دیکھنا اور سوچنا

ارضِ بدر، آثارِ خندق، دامنِ کوہِ اُحُد
ہر قدم پر شانِ داور دیکھنا اور سوچنا

گُلوں سے دل کی زمینوں کو بھر دیا تو نے
ضمیرِ تیرہ کو گلنار کر دیا تو نے
ہوائے تازہ سے مہکا دیا زمانے کو
مسافروں کو یہ برگِ سفر دیا تو نے
شبِ سیاہ مسلّط تھی اس پہ مدت سے
مری زمیں کو پیامِ سحر دیا تو نے
عبور کر کے خلا و ملا کی پہنائی
عجب تصورِ فتح و ظفر دیا تو نے
سُجھا کے نکتہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا
مجھے توازنِ فکر و نظر دیا تو نے

برنگِ شمع جلے اور نظر کو ٹھنڈک دے
دلِ بشر کو مزاجِ قمر دیا تو نے
غلام کیوں نہ تری عظمتوں کے گُن گائیں
جنھیں تصرفِ ہر خشک و تر دیا تو نے
فقیر کیوں نہ عطاؤں کے تذکرے چھیڑیں
سوال سے بھی جنھیں پیشتر دیا تو نے
رہیں گے جس کی حلاوت سے جسم و جاں سرشار
نخیلِ طبع کو ایسا ثمر دیا تو نے

وجد میں آدم ہے اوجِ آدمیّت دیکھ کر
مصطفیٰ کا شیوۂ تکمیلِ سیرت دیکھ کر
آپ کو مانا گیا سب سے بڑا تاریخ ساز
زیست کے ہر موڑ پر شانِ قیادت دیکھ کر
گھر ابو سفیان کا بھی ٹھہرا حصارِ عافیت
چرخ حیراں تھا کمالِ عفو و رحمت دیکھ کر
شمعِ ایماں ہر دلِ تاریک میں روشن ہوئی
چہرۂ اقدس پہ انوارِ صداقت دیکھ کر
اہلِ دانش نے اسے مانا ہے منشورِ حیات
شرعِ محبوبِ خدا کی جامعیت دیکھ کر

سازِ دل سے نغمہ کی صورت اٹھی موجِ درُود
عظمتِ کردار پر حق کی شہادت دیکھ کر

ذہن میں رکھ آیۂ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ
بات کر طبعِ پیمبر کی نفاست دیکھ کر

بارگاہِ سرورِ دیں میں ہوئی درماں طلب
چشمِ تاتب گردشِ احوالِ اُمّت دیکھ کر

حُسنِ حیات و نورِ بقا اور کون ہے
نجمِ مقدّرِ دو سرا اور کون ہے
دار و مدار کس پہ ہے فیضِ مدام کا
ختمِ رُسُلؐ ، حبیبؐ خدا اور کون ہے
والنجم کس کی شوکت و عظمت پہ ہے گواہ
زینت فزائے برجِ دنا اور کون ہے
روشن ہے آئنے کی طرح کس پہ کائنات
شاہد جسے خدا نے کہا اور کون ہے
نسبت ہے کس کریم کی مفتاحِ بابِ خلد
عزّ و وقارِ فقر و غنا اور کون ہے
کس کا کرم زماں و مکاں سے ہے ماورا
ہر آن دستگیر مرا اور کون ہے
رحمت ہے اور کون خدائی کے واسطے
تائب شفیعِ روزِ جزا اور کون ہے

عکسِ عہدِ نبیؐ دکھانے لگے
آئنہ خانے جگمگانے لگے

وُہ خد و خال ہیں نگاہوں میں
کیوں نہ تقدیر مسکرانے لگے

ذکر و فکر آپؐ کا نصیب ہُوا
ہاتھ میرے عجب خزانے لگے

لفظ کو جب بھی نارسا پایا
پھول مژگاں کے رنگ لانے لگے

اُن کے رستے میں جب قدم اُٹھے
سنگِ رہ حوصلہ بڑھانے لگے

اُن کے الطاف ذہن میں آئیں
جب شکایت زباں پہ آنے لگے

کاش مقبول ہو نیاز و گداز
کاش کاوش مری ٹھکانے لگے

مرکز میرے فکر کا وہ مکّی محبُوب
فطرت کی رعنائیاں جس سے ہیں منسوب
جو فرمائے عقل ہے بنیادِ اسلام
جو سمجھائے عشق کو ہر خوب و ناخوب
جس کا راس المال ہے مولا کا عرفان
وہ طالب اَللّٰہ کا اور اس کا مطلوب
ساتھی اس کا علم ہے، شوق اس کا رہوار
سرتاپا تنزیل ہے جینے کا اسلوب
جوہر سب اسلاف کے اس میں ہیں یکجا
عیسیٰؑ کا وہ زہد ہو یا صبرِ ایوبؑ

اُس کی سیرت نقش ہے جن جن ذہنوں پر
وہ تہذیبِ عصر سے ہوں کیسے مرعوب
گر سنّت سرکار کی اُمّت اپنا لے
کر سکتی ہے آج بھی باطل کو مغلوب
تنویر اُس کے دین کی ہر سُو چھائے گی
یہ ارشادِ خاص ہے قرآں میں مکتوب
تا تب میرے واسطے سب کچھ اُسکی ذات
کھولا جس کی مدح نے ہر رازِ محجوب

مہِ صفا کی تجلّیوں سے چمک اٹھا ریگ زارِ بطحا
تمام دُور و درازِ عالم، تمام قرب و جوارِ بطحا
خدائے برتر نے جس کو چاہا، زمانے بھر نے جسے سراہا
وہ ہے اطاعت گزارِ اسرا، وہ ہے صداقت شعارِ بطحا
وہ جوہرِ دودمانِ ہاشم، خدا کی نعمت کا جو ہے قاسم
رسائی جس کی ہے لامکاں تک وہ بے بدل شہسوارِ بطحا
وہ ارضِ پُر نور بس رہی ہے مری نگاہوں میں میرے دل میں
فدائے طیبہ نظر ہے میری تو فکر و فن ہے نثارِ بطحا
یہ آرزو ہے کہ زود تر ہو زیارتِ روضۂ پیمبرؐ
وہ دن پھر آئے خدا دکھائے مجھے بھی لیل و نہارِ بطحا

برس پڑے گر سحابِ رحمت، چھٹے نہ کیوں پھر غبارِ کلفت
کھلیں نہ کیوں ذہن و دِل کے غنچے جو دیکھ لوں مَیں بہارِ بطحا
عزیز ہے جان و دل سے مجھ کو وطن کی عزت، وطن کی حرمت
عزیز تر لیکن ان سے تا ابد ہے آبروئے دیارِ بطحا

مزاجِ زندگی ہے سخت برہم سیّدِ عالم
دگرگوں ہیں بہت احوالِ عالم سیّدِ عالم
نرالے درد و غم سے ہے دوچار اس عہد کا انساں
نہیں چارہ کوئی جن کا فراہم سیّدِ عالم
اسیرِ حادثاتِ نو بنو ہے اُمّتِ آخر
کہ اس پر یورشِ اعدا ہے پیہم سیّدِ عالم
عنایت کا ہے جویا ہر دلِ افسردہ و محزوں
طلب گارِ کرم ہر چشمِ پُرنم سیّدِ عالم
مداوا سب دُکھوں کا ہے دعا تیری شہِ والا
نظر تیری ہے سب زخموں کا مرہم سیّدِ عالم

تری عظمت زمانے میں مسلّم سیّدِ عالم
مؤخر ہو کے بھی تو ہے مقدم سیّدِ عالم

دیارِ علم، گلزارِ ہدایت، چشمۂ رحمت
جمالِ سربسر، خیرِ مجسّم، سیّدِ عالم

تری تعلیم نے انساں پہ کھولے رازِ ہستی کے
تری ممنون ہے اولادِ آدم سیّدِ عالم

کہاں فکرِ زبوں میرا، کہاں اوج و شرف تیرا
اڑا عرشِ بریں پر تیرا پرچم سیّدِ عالم

چمن زارِ تمنا جس سے رہتا ہے تر و تازہ،
وہ ہے تیری حسیں یادوں کی شبنم سیّدِ عالم

پُر کرے گا کون رُوحوں کے خلا یا مصطفٰےؐ
تیری چشمِ لطف و رحمت کے سوا یا مصطفٰےؐ

کٹ کے ہم رستے سے تیرے جس قدر آگے بڑھے
جسم و جاں کا فاصلہ بڑھتا گیا یا مصطفٰےؐ

مال و منصب، مکر و فن ٹھہرے ہیں معیارِ شرف
مٹ رہا ہے جذبۂ مہر و وفا یا مصطفٰےؐ

خیر کیشوں کے جہاں میں اُکھڑے اُکھڑے ہیں قدم
یوں ہے برگشتہ زمانے کی ہوا یا مصطفٰےؐ

دوڑتا ہے میری آنکھوں کی طرف دِل کا لہُو
دیکھ کر ہر گام پر خونِ حیا یا مصطفٰےؐ

زیر دستوں پر مظالم، حق پرستوں کا مذاق
کیا نہیں دیکھا ہے نامِ ارتقا یا مصطفےٰ

مَیں نے شہر آشوب لکھا ہے بہ امیدِ کرم
اب تو شہر افروز دیکھوں مصطفےٰ یا مصطفےٰ

دہر میں پھر اہلِ دیں کو سرفرازی ہو نصیب
لوٹ آئے دورِ عدل و خیر کا یا مصطفےٰ

رنگِ فطرت آپؐ کے فیضان سے نکھرا حضورؐ
آپ کی آمد سے پہلے کب یہ نقشہ تھا حضورؐ
آپؐ کا دینِ حیات آموز جب پھیلا حضورؐ
مٹ گئی یکسر تمیزِ بندہ و مولا حضورؐ
مسکرایا ۔ بختِ محزوں آدمیت کا حضورؐ
رنگ لایا خلوتوں میں آپؐ کا رونا حضورؐ
دیدۂ ہستی نے دیکھا ہے نہ دیکھے گا حضورؐ
آپؐ سا خلوت گزیں و انجمن آرا حضورؐ
آپؐ کی رفعت کا ناممکن ہے اندازا حضورؐ
کہہ دیا جب حق نے سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی حضورؐ

حشر پھر ہے کائناتِ رُوح میں برپا حضورؐ
بے نواؤں پر ہو پھر بابِ عنایت وا حضورؐ
عافیت کی ساری قدریں ہیں تہ و بالا حضورؐ
ہو گیا ہے سخت مشکل سانس بھی لینا حضورؐ
آج پامالِ ستم ہے فکر بھی میرا حضورؐ
اب مسائل سے نمٹنے کا نہیں یارا حضورؐ
داغِ محرومی دکھاؤں آپ کو کیا کیا حضورؐ
کس قدر احباب ہیں ہوں کس قدر تنہا حضورؐ
زندگی تائبؔ کی ہے تپتا ہوا صحرا حضورؐ
آپؐ کے الطاف کا سر پر رہے سایا حضورؐ

مہِ صفا ہو سرِ خواب جلوہ گر اے کاش
ہو نور نور مرا قریۂ نظر اے کاش

گلِ نظارہ کی خوشبو سے صحنِ جاں مہکے
زرِ عطا سے بھرے کاسۂ ہنر اے کاش

اتارنے کے لیے اشک آئنوں میں وہ عکس
نظر کے سامنے پھر ہو نبیؐ کا در اے کاش

کروں مدینے میں شامِ طرب کا استقبال
ستارہ ہو مری قسمت کا اوج پر اے کاش

اترتی دیکھوں سَحَر روز اُن کے قدموں میں
دُعائے نیم شبی میں ہو یہ اثر اے کاش

ہیں جس کی خاک میں آسُودہ رحمتِ عالم ﷺ
وہی دیار بنے میرا مستقر اے کاش

سفرِ عدم کا جو درپیش ہو مجھے تائبؔ
دیارِ نور کی خوشبو ہو ہمسفر اے کاش

آپؐ ہیں طغرائے آیاتِ ظہور آقا حضورؐ
آپ ہیں ملجائے ساعاتِ نشور آقا حضورؐ

آپؐ کا پیرایۂ ہستی جمالِ زندگی
آپؐ ہیں ہر دَور میں ذہنوں کا نور آقا حضورؐ

آپؐ کا ذکرِ مبارک آبروئے حرف و صوت
آپؐ سے رعنائیٔ فکر و شعور آقا حضورؐ

جس کی سرشاری ابد کی سرحدوں سے جا ملے
درد مندوں کو ملے ایسا حضور آقا حضورؐ

التفاتِ خاص کا ہو لفظ لفظ آئینہ دار
نعت ہو سرچشمۂ جذب و سُرور آقا حضورؐ

کتابِ زیست کا عنواں محمدِ عربی
بہارِ گلشنِ امکاں محمدِ عربی
دلیلِ عظمتِ آدم وہ ہادیٔ اکرم
حریمِ قدس کا مہماں محمدِ عربی
سکونِ دیدۂ نمناک صاحبِ لولاک
سبیلِ رحمتِ یزداں محمدِ عربی
سعادتوں کا امیں، شارحِ کتابِ مبیں
ہمہ بصیرت و عرفاں محمدِ عربی
چراغِ راہِ مقامات، فخرِ موجودات
نشاطِ رُوح کا ساماں محمدِ عربی
وُہ آرزوئے کلیمؑ و دعائے ابراہیمؑ
نویدِ لطفِ فراواں محمدِ عربی

آئے ہیں جب وہ منبر و محراب سامنے
تسکیں کے کھل گئے ہیں کئی باب سامنے

کیوں جگمگا اُٹھے نہ شبِ تارِ زندگی
جب ہو رُخِ رسول ؐ کا مہتاب سامنے

پایا ہے لطفِ سرورِ عالم کو چارہ ساز
جب ہو نہ کوئی صورتِ اسباب سامنے

سُوئے حجاز قافلۂ شوق ہے رواں
دریائے اضطراب ہے پایاب سامنے

اس زور سے دھڑکنا یہاں پر روا نہیں
ان کا حرم ہے اے دلِ بے تاب سامنے

کس شان سے حضورؐ ہیں مسجد میں جلوہ ریز
کتنے ادب سے بیٹھے ہیں اصحاب سامنے

تاؔبؔ فضائے شہرِ نبیؐ ہے خیال میں
یا خُلد کا ہے منظرِ شاداب سامنے

جتنی اُلجھنیں ہیں ، جتنی کلفتیں ہیں
میرے بخت کی جتنی خرابیاں ہیں
آقا آپؐ کی ایک نگاہ تک ہیں
پھر شادابیاں ہی شادابیاں ہیں

ہٹ کے ملیں جو آپؐ کے راستے سے
جو نصیب ہوں آپؐ کے واسطے سے
سرفرازیاں وہ سرفرازیاں ہیں
کامیابیاں وہ کامیابیاں ہیں

لمحہ لمحہ اک آپؐ کی دید چاہوں
لحظہ لحظہ بس آنکھ کی عید چاہوں
کتنے مزے کی مری بے چینیاں ہیں
کتنی قیمتی مری بے خوابیاں ہیں

لُطف آپؐ کا شاملِ حال پایا
کربِ ہجر میں کیفِ وصال پایا
گویا دھڑکنیں چاپ سرکارؐ کی ہیں
خوشبُو آپؐ کی ہی بے تابیاں ہیں

تائبؔ آپ کا ہو کے فقیرآفتؒ
حرص و آز کا کیوں ہو اسیرآفتؒ
ساری نعمتیں قدموں میں آپؐ کے ہیں
دستِ پاک میں خُلد کی چابیاں ہیں

اعزاز یہ سرکارؐ کی سیرت کے لیے ہے
ہر دَور میں انساں کی ہدایت کے لیے ہے

دین اُس کا ہے دستور، کتاب اُس کی ہے منشور
وُہ نورِ فلاحِ بشریت کے لیے ہے

اقصیٰ کی امامت ہو کہ تکمیلِ نبوّت
ہر شان ازل سے مرے حضرتؐ کے لیے ہے

ہے پیشِ نظر اسوۂ پیغمبرؐ آخر
ساماں یہ بہم فکر کی رفعت کے لیے ہے

کیوں ہولِ قیامت سے ہراساں ہو مرا دل
وہ شاہِ امم جب کہ شفاعت کے لیے ہے

آنکھوں میں جھلکتا ہے تصوّر شہِ دیں کا
دل پھر مرا بے تاب زیارت کے لیے ہے

ہر شعر میں پیرایۂ تسلیم ہے تائبؔ
جو کچھ بھی ہے وہ مرسلِ رحمت کے لیے ہے

آمادۂ شر پھر ہیں ستم گر مرے آقاؐ
اُمت کی خبر لے مرے سرورؐ، مرے آقاؐ

افغانیوں پر کوہِ الم ٹوٹ پڑا ہے
خونریز ہیں کہسار کے منظر مرے آقاؐ

مسموم و شرربار ہیں کابل کی فضائیں
مغموم ہیں شمشاد و صنوبر مرے آقاؐ

ہے سطوتِ محمودؒ مسلماں سے گلہ مند
غزنی کا ہر اک ذرہ ہے مضطر مرے آقاؐ

پھر بھیک ہمیں قوتِ حیدرؓ کی عطا ہو
اک حشر بپا ہے پسِ خیبر مرے آقاؐ

فریاد کناں ہیں در و دیوارِ فلسطین
ہیں نوحہ بلب مسجد و منبر مرے آقاؐ

نبیوں کی زمیں منتظرِ حرفِ اذاں ہے
پہنچے کوئی اسلام کا لشکر مرے آقاؐ

سازش سے یہود اور نصاریٰ کی جہاں میں
توحید کے فرزند ہیں بے گھر مرے آقاؐ

صیہونیت افرنگ کے بل پہ ہے تنومند
غازی ترے دم سے ہیں تونگر مرے آقاؐ

ہر دورِ پُر آشوب میں اک تیری دُعا نے
بدلا ہے مسلماں کا مقدر مرے آقاؐ

توفیقِ جہاد اُمتِ آخر کو بھی مل جائے
طاغوت صف آرا ہے جو کھُل کر مرے آقاؐ

پھر غلبۂ اسلام ہو آفاق میں ہر سُو
تائب کو یہ حسرت ہے برابر مرے آقاؐ

یکتا ہے ترا طرزِ عمل، احمدؐ مرسل
اے سرورِ دیں، نورِ ازل، احمدِ مرسل
شاہد تری دعوت کے ہیں صحرا شترِ والا
پرتو تری ہمت کے جبل، احمدِ مرسل
کھائی ہے قسم عمرِ مبارک کی خدا نے
صدیوں پہ ہیں بھاری ترے پل احمدِ مرسل
پایا ترے افکار سے اربابِ خرد نے
ہر مسئلۂ زیست کا حل احمدِ مرسل
بس تیری رسالت سے براہیمؑ کی ملت
دنیا میں ہوئی خیرِ ملل، احمدِ مرسل
ہر فیصلۂ وقت ہے پابندِ تغیر
ہیں تیرے نوامیس اٹل احمدِ مرسل

رُوح کی تسکیں ہے ذکرِ احمدِؐ مختار میں
شانِ رحمت جلوہ گر ہے آپؐ کے انوار میں

اس مہِ کامل کے جلووں سے منوّر عرش و فرش
اس گُلِ رعنا کی خوشبو قریہ و بازار میں

آپؐ کے در سے ملا انساں کو ذوقِ آگہی
ہر غمِ دل کا ہے درماں آپ کی سرکار میں

اُن کا ثانی کوئی پیدا ہو نہیں سکتا کبھی
صدق میں، اخلاص میں، گفتار میں، کردار میں

تائبؔ اندازِ کرم پر جان و دل سے ہو نثار
باریابی ہو جو دربارِ شہِ ابرار میں

اعتبارِ نطق ہے گفتارِ خیرؐ الانبیاء
نو بہارِ خُلق ہے کردارِ خیرؐ الانبیاء

حُسن بن کر زیست کے آفاق پر لہرا گئے
صورتِ قوسِ قزح افکارِ خیرؐ الانبیاءؐ

مشعلِ راہِ ہدایت آپؐ کی شرعِ متیں
ہیں دو عالم کو محیط انوارِ خیرؐ الانبیاءؐ

رنگ و بوئے دہر پامالِ خزاں ہو جائیگا
کم نہ ہوگی نزہتِ گلزارِ خیر الانبیاءؐ

سر جُھکاتے ہیں فقیر و تاجدار آ کر یہاں
اللہ اللہ شوکتِ دربارِ خیرؐ الانبیاءؐ

کیوں نہ تائب آبروئے مصطفےٰؐ پر جان دیں
موت پر ٹھہرا ہے جب دیدارِ خیرؐ الانبیاءؐ

دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے
سرکارؐ کے سپرد ہیں سارے معاملے

وہ سیّدِ انامؐ کی نوریں حیات ہے
جس نے ہر ایک دل کو دیے تازہ ولولے

اس پر نہ کیوں نثار کروں سب مسرّتیں
جس نام کے طفیل مری ہر بلا ٹلے

جوشِ طرب سے غنچۂ امید کھل اٹھے
جب اُس کے التفات کی بادِ صبا چلے

شہرِ حضورؐ ہر کس و ناکس کے واسطے
جائے اماں ہے چرخِ ستم گار کے تلے

پروانہ دار جس پہ فدا کائنات ہے
یارب! وہ شمعِ طاقِ حرم تا ابد جلے

کیوں نہ عالم ہو دریوزہ گر آپ کا
ہے لقب جبکہ خیرالبشر آپ کا
شام کے منظروں کو تلاش آپ کی
اذن چاہے طلوعِ سحر آپ کا
نیند سے چونکتا کیوں نہیں کارواں
نغمہ زن رات دن ہے گجر آپ کا
میری نظروں میں سرچشمۂ زیست ہے
شہرِ طیبہ کہ ہے مستقر آپ کا
اتنی مہلت تو دے مجھ کو دستِ اجل
ایک بار اور دیکھوں نگر آپ کا
بھولے گا نہ تائب کو روزِ جزا
نام لیتا رہا عمر بھر آپ کا

خلق دیتی ہے دہائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ
کرب سے اب ہو رہائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ

دہر میں پھر دَورِ عدل و خیر کا آغاز ہو
آج کہتی ہے خدائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ

اُور کس کے دَر پہ جائیں تجھ سے جب وابستہ ہے
دین و دنیا کی بھلائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ

گردشِ ایّام کے ہاتھوں صدا دینے لگے
اب تو زخمِ نارسائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ

جاں بہارِ قرب دیکھے سیّدی یا سیّدی
ہے کٹھن دشتِ جُدائی مصطفےٰ یا مصطفےٰ

نورِ نگاہِ خلق ہو، رنگِ رُخِ حیات ہو
زینتِ عرش و فرش ہو، رونقِ شش جہات ہو

عدل کی صبحِ زرنگار، خیر کا باغِ پُربہار
علم کا شہرِ بے کنار، حُسن کی کائنات ہو

شاہِ گلیم پوش بھی، رہبرِ عقل و ہوش بھی
مرسلِ حق نیوش بھی، مظہرِ نورِ ذات ہو

قائدِ مرسلیں تمھی، ہادیٔ آخریں تمھی
رحمتِ عالمیں تمھی، مصدرِ التفات ہو

اب تو سنو انیسِ جاں! نالۂ شب گزیدگاں
صبح کا نور ہو عیاں ظلمتِ شب کو مات ہو

اے شاہِ دیں! نجات کا عنواں ہے تیری یاد
نورِ حیات و مایۂ ایماں ہے تیری یاد
روشن ہے جس کی ضَو سے جہانِ دل و نظر
وہ شمعِ تابناک و فروزاں ہے تیری یاد
ہر سینۂ فگار کی تسکیں ترا خیال
ہر جانِ دردمند کا درماں ہے تیری یاد
ہر حال میں نویدِ مسرت ہے تیرا نام
ہر فصل میں بہار بداماں ہے تیری یاد
تائبؔ کی لَے میں سوزِ نوائے حجاز ہے
سرمایۂ نشاطِ فراواں ہے تیری یاد

خوش ہوں کہ میری خاک ہی احمد نگر[1] کی ہے
مجھ پر نظر ازل سے شہِ بحر و بر کی ہے

تابش مری نظر میں ہے اُس رہگزار کی
جس پر نثار جلوہ فشانی قمر کی ہے

لب پر ہے بات خُلقِ رسُولِ کریم کی
آمد ریاضِ جاں میں نسیمِ سحر کی ہے

شاید کیا ہے یاد مجھے پھر حضورؐ نے
پھر کیفیت عجیب مری چشمِ تر کی ہے

یادِ نبیؐ ہو منزلِ عقبیٰ میں ساتھ ساتھ
میری بس ایک یافت یہی عمر بھر کی ہے

[1] احمد نگر (ضلع گوجرانوالہ) [شاعر کے آبائی گاؤں کا نام]

منوّر ہوگیا عالم کا سینہ
خوشا تابانیٔ ماہِ مدینہ

ملی ہے تازگی قلبِ تپاں کو
بڑے کام آئی ہے آہِ شبینہ

مری نظروں میں ہے وہ رُوحِ کونین
لُٹایا جس نے معنی کا خزینہ

نویدِ مغفرت جس کی اطاعت
شریعت جس کی بامِ حق کا زینہ

سُجھایا جس نے غمخواری کا انداز
سکھایا جس نے جینے کا قرینہ

چلا دم توڑتی قدروں کو بخشی
بنایا جس نے یثرب کو مدینہ

نکالا جس نے گرداب بلا سے
پریشاں آدمیت کا سفینہ

کس نے پایا ہے جہاں کی رہنمائی کا شرف
کس کو بخشا ہے خدا نے مصطفائی کا شرف

ہستیِ ختمِ رُسُل ہے زیب دیتا ہے جسے
کشتیِ انسانیت کی ناخدائی کا شرف

آپ کی ذاتِ گرامی کے سوا کس کو ملا
سرورِ دیں کا لقب، خیرالورائی کا شرف

پیشوائے انبیا ہیں، صاحبِ اسرا بھی ہیں
لامکاں تک آپ کو حاصل رسائی کا شرف

اپنی خوش بختی پہ تائبؔ کیوں نہ مجھ کو ناز ہو
کم نہیں سرکار کی مدحت سرائی کا شرف

دلِ محزوں میں یادِ مصطفےٰؐ ہے
اندھیرے میں چراغ اک جل رہا ہے

ملا ہے مرسلِؐ رحمت کا داماں
غمِ دوراں سے اب کیا واسطا ہے

سفینے کو نہیں کچھ خوفِ طوفاں
پناہِ سرورِؐ دیں میں چلا ہے

ہیں اس کے نام کی نسبت پہ نازاں
جو ساری اُمتوں کا رہنما ہے

جو اسرارِ الٰہی کا ہے محرم
وہی جو تاجدارِ انبیا ہے

ازل سے جس کی عظمت ہے مسلّم
ابد تک کے لیے جو پیشوا ہے

تصرّف میں ہے جس کے ذہنِ عالم
جو قلب و روح کا فرمانروا ہے

کیا ہے نعت میں دیوان تائبؔ
مری بخشش کا ساماں ہو گیا ہے

شرحِ غم ہے اشکِ خونیں اے شہنشاہِؐ مدینہ!
اِک نگاہِ مہر آگیں اے شہنشاہِؐ مدینہ!

تُو دوائے قلبِ غمگیں، تُو ضیائے چشمِ حق بیں
تُو ہی طٰہٰ، تُو ہی یٰس اے شہنشاہِؐ مدینہ!

تجھ سے صبحِ زیست رنگیں، تجھ سے باغِ دہر مشکیں
تجھ سے زہرِ غم بھی شیریں اے شہنشاہِؐ مدینہ!

منزلِ حق، مرکزِ دیں، تیرا اُسوہ، تیرا آئیں
دَور تیرا دورِ زرّیں اے شہنشاہِؐ مدینہ!

فکر تیرا جانِ تمکیں، ذکر تیرا روحِ تحسیں
تُو دلِ تائبؔ کی تسکیں اے شہنشاہِؐ مدینہ!

محبوبِ کردگار ہیں آقائے نامدار
نبیوں کے تاجدار ہیں آقائے نامدار

زیرِ نگیں ہے جن کے ہر اقلیمِ جان و دِل
صرف ایک شہریار ہیں آقائے نامدار

رحمت میں سلسبیل رواں ہیں مرے حضورؐ
ہمت میں کوہسار ہیں آقائے نامدار

وُسعت کو جس کی پا نہ سکا کوئی آج تک
وُہ بحرِ بے کنار ہیں آقائے نامدار

آلامِ روزگار کا مجھ کو نہیں ہے ڈر
میرے نگاہ دار ہیں آقائےؐ نامدار

ہر آنکھ کا ہیں نور وُہ ہر جان کا سرُور
ہر قلب کا قرار ہیں آقائےؐ نامدار

تا تب سے عاصیوں کی شفاعت کے واسطے
آقائےؐ نامدار ہیں آقائےؐ نامدار

دنیائے دل ہے زیر و زبر سیّد البشر
ہم بیکسوں کی لیجے خبر سیّد البشر
مہرِ عروج اب تو دکھائے ہمیں جھلک
شامِ زوال کی ہو سحر سیّد البشر
آخر پیئیں گے زہرِ غمِ زیست تا بہ کے
تیرے کرم کے دست نگر سیّد البشر
کب تک رہے گی ملّتِ بیضا رہینِ یاس
اے چارہ سازِ دردِ بشر سیّد البشر
لہکیں گے کب فضاؤں میں نغمے بہار کے
مہکیں گے کب دلوں کے نگر سیّد البشر
کب ہوگا شعرِ تابشؔ عاجز اثر پذیر
کب لائے گا ثمر یہ شجر سیّد البشر

ادراک سے پرے ہے مقامِ شہِؐ عرب
عالم ہے زیرِ سایۂ بامِ شہِؐ عرب
انساں کو جس کی ضَو سے ملی منزلِ مُراد
وہ شمعِ عافیت ہے نظامِ شہِؐ عرب
تسکینِ جانِ مضطرب اس کی نوا میں ہے
پیغامِ عافیت ہے پیامِ شہِؐ عرب
انداز دل نشیں ہے رسُولِ کریمؐ کا
رحمت کا ترجماں ہے کلامِ شہِؐ عرب
مِٹ جائیں گے نقوش سبھی لوحِ دہر سے
لیکن رہے گا ثبت دوامِ شہِؐ عرب
تا ئب زر و گہُر کی نہیں مجھ کو آرزو
کافی ہے میرے واسطے نامِ شہِؐ عرب

دیارِ محبوبؐ کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
جو دیکھنا دلکشا مناظر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

قبا میں جب ہوں ادا نوافل سکون پائیں جو دیدہ و دل
جو کیف میں روح بھی ہو ذاکر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

جو بالمقابل ہو باغِ سلمانؓ، نوازشِ مصطفےٰؐ کا عنواں
شگفتہ جب ہو ریاضِ خاطر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ملے جو رحمت کا عید نامہ، جو پاس ہو مسجدِ غمامہ
جو دل ہو طیّب، جو جاں ہو طاہر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

نگاہ میں جب ہو سبز گنبد، لبوں پہ صلِّ علیٰ محمد
جو سامنے ہوں حرم کے طائر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

سحابِ جذبات جب ہو اُمڈا، جو وقت ہو خاص رحمتوں کا
جو اُن کی شانِ کرم ہو ظاہر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

غمِ جدائی میں چُور ہو کر، مواجہ سیّد الوریٰ پر
جو پیش کرنا سلامِ آخر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

سرچشمۂ عطا درِ خیرُ الوریٰ کی خیر
گنبد سے جان و دل میں اترتی ضیا کی خیر

ہر بابِ مسجدِ نبوی ہے درِ مراد
ہر زاویے سے اس حرمِ دلکشا کی خیر

وابستہ ہے اسی سے نشاطِ دل و نظر
مقصورہ و مواجہ کی نوریں فضا کی خیر

ہو منبرِ رسُولؐ سے بیتِ حضوؐر تک
ہر یادگارِ خواجۂ ارض و سما کی خیر

جاں کا خرابہ رشکِ حدیقہ بنا دیا
اے شہرِ مصطفیٰ تری آب و ہوا کی خیر

طیبہ کے پاسبان اُحد کے لیے سلام
تقویٰ پہ استوار حریمِ قبا کی خیر

لوں سانس آخری قدمینِ رسولؐ میں
اور مانگتا رہوں درِ خیر النساؓ کی خیر

مدینے کی جنّت مرے سامنے ہے
جمالِ رسالت مرے سامنے ہے

ہٹے درمیاں سے زمانوں کے پردے
وہ دورِ سعادت مرے سامنے ہے

اُحد کے قوی ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں
کہ آغوشِ رحمت مرے سامنے ہے

کلس گنبدِ سبز پر ہے فروزاں
مرا نجمِ قسمت مرے سامنے ہے

مواجہ پہ سر کو جھکائے کھڑا ہوں
ہر امکانِ رفعت مرے سامنے ہے

قبا میں نوافل ادا کر رہا ہوں
زالی بشارت مرے سامنے ہے

عمل میں بھی عکس آپ کے چاہتا ہوں
نئی اک مسافت مرے سامنے ہے

حرم سے نئے ولولے لا رہا ہوں
طریقِ اطاعت مرے سامنے ہے

کھڑا بابِ کعبہ پہ ہوں اور تائب
پیمبرؐ کی صورت مرے سامنے ہے

حاضر ہے درِ دولت پہ گدا سرکارؐ توجّہ فرمائیں
محتاجِ نظر ہے حال مرا سرکارؐ توجّہ فرمائیں

مَیں کر کے ستم اپنی جاں پر جاءُوکَ لبِ حق سے سُن کر
آیا ہوں بہت شرمندہ سا سرکارؐ توجّہ فرمائیں

میں کب آنے کے قابل تھا، رحمت نے یہاں تک پہنچایا
سرکارؐ پہ تن من جان فدا سرکارؐ توجّہ فرمائیں

آنسو آنسو ہے فریادی اور عرضِ کرم ہچکی ہچکی
دھڑکن دھڑکن دیتی ہے صدا سرکارؐ توجّہ فرمائیں

خلقت
اِک میں ہی نہیں پوری امت، ساری دنیا، ساری
تکتی ہے رستہ رحمت کا سرکارؐ توجّہ فرمائیں

سامنے ہیں سیدِ ابرار اللہ الصمد
بے نوا ہے حاضرِ دربار اللہ الصمد

اک خطا کیش اور شفاعت کی نویدِ جانفزا
اِک فقیر اور دولتِ دیدار اللہ الصمد

چشمِ ویراں میں بہارِ روضۂ خیرالانام
تشنہ جاں پر بارشِ انوار اللہ الصمد

دم بخود ہوں مَیں سُنہری جالیوں کے رُوبرُو
چُپ بھی ہے پیرایۂ اظہار اللہ الصمد

درگہِ سرکار میں تائبؔ ہے مشغولِ ثنا
یہ عروجِ طالعِ بیدار اللہ الصمد

دلوں کا شوق، رُوحوں کا تقاضا گنبدِ خضرا
زمانے کی نگاہوں کا اُجالا گنبدِ خضرا

گلستانِ جہاں میں زندگی پرور بہار اس کی
سرِ آفاق لہراتا سویرا گنبدِ خضرا

جو رنگ و بو کی دنیا سرزمینِ شہرِ طیبہ ہے
تو خلدِ چشم و فردوسِ تمنّا گنبدِ خضرا

فلاح و کامرانی کی بشارت اہلِ ایماں کو
گنہگاروں کو رحمت کا اشارا گنبدِ خضرا

حبیبِ کبریا سائے میں اس کے محوِ راحت ہیں
دو عالم میں اسی باعث ہے یکتا گنبدِ خضرا

شفائے خاطرِ اُمّت ، ہوائے کوچۂ حضرتؐ
نگاہوں کی اداسی کا مداوا گنبدِ خضرا

خدا کا شکر تائبؔ کی نگاہوں نے بھی دیکھا ہے
وہ ہر سینے کے اندر بسنے والا گنبدِ خضرا

○

ہر فصل میں پایا گلِ صحرا تر و تازہ
جب دیکھا لگا قبۂ خضرا تر و تازہ

رہتا ہے شب و روز ہر اک منظرِ طیبہ
آراستہ پیراستہ اجلا تر و تازہ

اندازِ حیات ان کا ہے قرآن سراپا
ہر آن ہے وہ جلوۂ زیبا تر و تازہ

انوار بداماں ہے بہر لحظہ وہ اسوہ
وہ گلشنِ رحمت ہے ہمیشہ تر و تازہ

مفہوم کی خوشبو سے ہے مہکا ہوا ہر لفظ
ہے آج بھی ان کا لب و لہجہ تر و تازہ

ہو جس کی اساس ان کی ولا، ان کا تعلق
ہر دور میں رہتا ہے وہ جذبہ تر و تازہ

میں لاکھ گرفتہ دل و آشفتہ نظر ہوں
رہتی ہے مگر ان کی تمنا تر و تازہ

ہونٹوں پر ندا نعت کی ہے منزلِ شب میں
یوں رکھتا ہوں سامان سحر کا تر و تازہ

موسم کی تمازت سے ہراساں نہیں تائب
سایے میں ہوں رحمت کے شگفتہ، تر و تازہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

نبیؐ کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے
انہی کے نقشِ پا سے گنبدِ بے در چمکتا ہے

نبیؐ نے زندگی کی تیرہ شب کو دی ہے تابانی
وہی مہتاب ہے جو روح کے اندر چمکتا ہے

نبیؐ نے سارے اشیا و خلا کے راز کھولے ہیں
عَلم ان کا سب امکانات کے اوپر چمکتا ہے

جو تعلیمِ توازن آپ نے دی ہے زمانے کو
اسی سے آدمیت کا ہر اک جوہر چمکتا ہے

مہکتا ہے گلِ اخلاق کی خوشبو سے ہر آنگن
ضیائے سیرتِ سرکارؐ سے ہر گھر چمکتا ہے

اجالا پھیل جاتا ہے مری سوچوں کے غاروں میں
دیارِ خواب میں جب آپ کا پیکر چمکتا ہے

یقیناً اس کو نسبت ہے رہِ طیبہ کے ذرّوں سے
ستارہ سا جو اکثر میری پلکوں پر چمکتا ہے

تعجب کیا جو میرے لفظ لَو دینے لگیں تائب
خیالوں میں ہمیشہ گنبدِ اخضر چمکتا ہے

○

آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا
ہفت خواں یہ طے نبیؐ کی رہنمائی سے ہوا

جانے کب تک راز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
منکشف جو آپ کی عقدہ کشائی سے ہوا

ہر مکاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
ہر زماں روشن جمالِ مصطفائی سے ہوا

بے نیازی آپ کی وابستگی نے کی عطا
میں غنی کوئے پیمبرؐ کی گدائی سے ہوا

مدحتِ آقا متاعِ بے بہا بنتی گئی
میرا ہر ارمان پورا اس کمائی سے ہوا

لب کشائی کا ہنر نامعتبر مجھ کو لگا
مدّعا دل کا جو ظاہر بے نوائی سے ہوا

مہربانی حال پر میرے ہوئی کس کس طرح
کیا سے کیا تائب میں اس در تک رسائی سے ہوا

○

اے ربِّ نوا ڈال دے دامن میں نئی نعت
معمورۂ احساس کو مہکاتی ہوئی نعت

درکار ہے ٹھہرے ہوئے جذبات کو مہمیز
یہ کام جو کر پائے ہو اب ایسی کوئی نعت

کر دے جو قریں ذاتِ رسولِؐ دوسرا سے
ہے میری نگاہوں میں وہی نعت بڑی نعت

جب ناقہ قُبا سے تھا مدینے کو روانہ
اس منظرِ پاکیزہ سے ضو ریز رہی نعت

جلوے تھے جب اس نورِ مجسم کے ہویدا
اس عہدِ مقدس کی ہے تصویر گری نعت

حجرے سے وہ سرکارؐ کا مسجد میں نکلنا
اس لمحے میں ہو کاش رچی اور بسی نعت

حنّانہ کو سرکارؐ جو دیتے تھے تسلّی
اس لطف سے آراستہ ہو جائے کوئی نعت

جب زیدؓ و بلالؓ آتے تھے آقاؐ کے جلو میں
کچھ دیر تو اس وقت کو ٹھہرائے کبھی نعت

تائبؔ گلِ تقدیس کھلاتی ہی رہے گی
گلزارِ وطن میں ہے نسیمِ سحری نعت

○

خواب میں در کھلا حضوری کا
کیا وسیلہ بنا حضوری کا

اک کسک جب مجھے نصیب رہی
وہ بھی تھا مرحلا حضوری کا

جیسے جیسے ہوئی پذیرائی
شوق بڑھتا گیا حضوری کا

کیف میں ڈوبتے گئے شب و روز
دَور ایسا چلا حضوری کا

روئے انور خیال سے گزرا
بابِ روشن کھلا حضوری کا

آنسوؤں کے چراغ جل اٹھے
جشن برپا ہوا حضوری کا

میرے دل میں جو داغِ حسرت تھا
بن گیا آئنا حضوری کا

پیروی ہے حضورؐ کی یا ہے
سفرِ جانفزا حضوری کا

ان کے در پر نصیب ہوتا ہے
حاضری میں مزا حضوری کا

لاکھ حائل غمِ زمانہ ہوا
کارواں کب رکا حضوری کا

ختم ہوگا نہ بعدِ محشر بھی
عملِ ارتقا حضوری کا

دل کا سب درد کر بیاں اس میں
نعت ہے سلسلا حضوری کا

حاصلِ زندگی سمجھ تائب
لمحۂ دلکشا حضوری کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

جب ہے مرے آقاؐ کی عطا تازہ بتازہ
پھر کیوں نہ ہوں گلہائے ثنا تازہ بتازہ

عشق آپ کا ہے غنچہ کشا سینہ بہ سینہ
یہ جذبہ ہے مانندِ صبا تازہ بتازہ

پاتی ہیں نمو خیر کی اقدار اسی سے
سیرت کا گلستاں ہے سدا تازہ بتازہ

ہو جس میں بسی آپ کے تذکار کی خوشبو
رہتی ہے وہی آب و ہوا تازہ بتازہ

ڈوبے کئی مہتاب تو اجڑے کئی گلزار
اک دینِ نبیؐ ہے کہ رہا تازہ بتازہ

دے گا وہی اک روز مجھے اذنِ حضوری
رکھتا ہے جو ارمان مرا تازہ بتازہ

اک حبس ہے گھیرے ہوئے ماحول کو میرے
یا رب! رہے تائب کی نوا تازہ بتازہ

○

نعت بھی ہے صورتِ درود
اس پہ بھی ہے حسرتِ درود

خیر کی ہے قدرِ معتبر
سب کے حق میں رحمتِ درود

ہمنوا خدا کے ہوگئے
جب ملی سعادتِ درود

بچ گئے ہیں ہر عذاب سے
ہم ہیں اور جنتِ درود

تیر ہیں جو غم کے بے شمار
ڈھال ہے تلاوتِ درود

یہ ہے مشکلوں کی شہ کلید
اے خوشا محبتِ درود

موجبِ قبولِ ہر دعا
وردِ با کرامتِ درود

مستقل ہے اس کا آسرا
دائمی ہے لذّتِ درود

ہے بھلائی اس میں خَلق کی
عام کیجیے دعوت درود

ہے قلیل اب تو زندگی
اب تو کیجیے کثرتِ درود

زندگی میں حسن و خیر ہو
اے خدا بدولتِ درود

پھیلتی ہی جائے سُو بسُو
جاں فروز نکہتِ درود

یا الٰہی حشر تک رہے
زیست میں حرارتِ درود

ہو محیط کائنات پہ
فیضِ بے نہایت درود

تائب اک خزانۂ ثنا
بن گئی ہے دولت درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

سلام اے ابنِ عبداللہ، تحیات اے ابوالقاسم
سلام اے پورِ عبدالمطلب، اے گوہرِ ہاشم

سلام اے نورِ چشمِ آمنہؓ اے ماہِ عدنانی
سلام اے دفترِ رشد و ہدیٰ کے خاتم و خاتم

سلام اے باغِ ابراہیمؑ کے سروِ بہار افشاں
سلام اے کائناتِ آب و رنگ میں حسن کے ناظم

سلام اے نورِ یزداں، روحِ عرفاں، حاصلِ ایماں
سلام اے حرفِ آغازِ الست اے اولیں مسلم

سلام اے بادشاہِ انس و جاں اے فاتحِ دوراں
رہے گی تاجداری آپ کی عقبیٰ میں بھی قائم

سلام اے خیرِ خَلق اے آب و تابِ عالمِ امکاں
سلامی آپ کے دربار میں ہے خَلق کو لازم

سلام اے رحمتِ کون و مکاں، اے گلشنِ احساں
بہارِ فیض کے دریوزہ گر ہیں سب کے سب موسم

سلام اے مونسِ تائب مرے ہر درد کے درماں
کھلائے پھول دشتِ دل میں ابرِ جود کی رِم جھم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

کس طرح چاند نگر تک پہنچوں
آپ بلوائیں تو در تک پہنچوں

چومتے چومتے قدموں کے نقوش
عرش کی راہ گزر تک پہنچوں

شبِ غم سے کسی صورت نکلوں
اور دامانِ سحر تک پہنچوں

میں کہ غربت کے سفر میں ہوں مدام
اک اشارہ ہو تو گھر تک پہنچوں

میں کہ ہوں آہِ پریشاں آقا
اذن ہو بابِ اثر تک پہنچوں

میں کہ آنسو ہوں مگر خاک کا رزق
کاش معراجِ نظر تک پہنچوں

ہو کے تجسیمِ فغانِ آدم
روضۂ خیرِ بشرؐ تک پہنچوں

اک پتھر ہی سہی میرا وجود
پھر بھی اس آئنہ گر تک پہنچوں

ڈھانپ لے عیب مرے خاکِ بقیع
ایسے انجامِ سفر تک پہنچوں

جس کا وجود رشد و ہدیٰ کا جمال ہے
یٰسیں خصال ہے مرا طٰہٰ جمال ہے

جوہر ہے اس کا سیدِلولاکؐ کا ظہور
دنیائے خاک و آب میں جتنا جمال ہے

ہوں گے سدا وجود و عدم جس سے فیضاب
میرے رسولؐ کا ابد آرا جمال ہے

باطن میں بھی اسی کی ہیں جلوہ طرازیاں
جس نور کا جہاں میں ہویدا جمال ہے

وہ جس سے کائناتِ بشر کا ہے اعتبار
میرے حضورؐ کا نظر افزا جمال ہے

ہر حسن اس کے حسنِ توازن کی ہے عطا
وہ ماہِ آمنہؓ کہ سراپا جمال ہے

تیرہ شبی میں میرے قدم ڈولتے نہیں
تابِ نظر میں وہ سحر آسا جمال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

لفظ کے بس میں نہ تھا عرضِ تمنا کرنا
راس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرنا

ان کے دامن بھی مرادوں سے وہی بھرتے ہیں
عمر بھر جن کو نہیں آیا تقاضا کرنا

نظر ان کے درِ اقدس پہ جمی رہتی ہے
شان ہے جن کی غمِ دل کا مداوا کرنا

میرے غم خانے کو ہے ان کی توجہ درکار
جن کو آتا ہے تبسّم سے اجالا کرنا

کاش قسمت میں ہو محبوبِ خداؐ کا دیدار
جن کا منصب ہے تن و روح کو اجلا کرنا

سر بسر معجزہ تھا آپؐ کا اندازِ حیات
کم تھا کیا خَلق کو توحید پہ یکجا کرنا

خُلق کو درجۂ معراج پہ کرنا فائز
اور اس کے لیے ہر رنج گوارا کرنا

شانِ سرکارؐ کا سو رنگ میں ظاہر ہونا
حق کا وہ ان کے لیے کعبہ کو قبلہ کرنا

ہٹ کے طیبہ سے مضافات میں بارش ہونا
ابر کا آپؐ کے ارشاد کو پورا کرنا

پتھروں اور درختوں کا سلامی دینا
شب کے اک حصے میں افلاک کا دورہ کرنا

تیرے محبوبؐ سے منسوب ہے تائب یا رب
سرِ محشر اسے خلقت میں نہ رسوا کرنا

صلی اللہ علیہ وسلم

○

ہر امکانِ ثنا سے ہے فزوں شانِ شہؐ والا
پیام ان کا سحر ساماں، نظام ان کا حیات آرا

وہ صورت ہے خرد افروز و عشق آموز و جاں پرور
وہ سیرت مہرِ عالم تاب ہے رشد و ہدایت کا

فضیلت آپؐ کی ہے آیۂ میثاق سے ظاہر
عطائے نعمتِ کوثر شہؐ ابرار کا حصہ

کمالِ بے نہایت ان کا حاوی سب کمالوں پر
جمالِ دلنشیں ہے خیر کی قدروں کا سرچشمہ

میں اپنی زندگانی وار دوں کون و مکاں تج دوں
اگر تقدیر میں ہو آپؐ کی دیوار کا سایہ

توجہ آپؐ کی درکار ہے ساری خدائی کو
تمام انسانیت ہے مضطرب اے والیٔ طیبہ

تقاضا ہے یہی تاریکیٔ دوراں کا اے تائب
کرو نعتِ نبیؐ میں ان کی تعلیمات کا چرچا

○

بس گیا چاند حرا کا دل میں
کوئی منظر ہے اچھوتا دل میں

سامنے آنکھوں کے چاہوں وہ فضا
جو رہے انجمن آرا دل میں

ہو نمودار افق پر میرے
جگمگاتا ہے جو تارا دل میں

کاش ماحول کو بھی مہکائے
جو کھلا ہے گلِ رعنا دل میں

زندگی پر مری ہو جائے محیط
یوں اتاروں وہ سراپا دل میں

دوریوں میں بھی حضوری ہو نصیب
جلوہ فرما ہو مدینہ دل میں

نعت گانے لگے نس نس تائب
لگے جلووں کا وہ میلا دل میں

○

صیغۂ حمد ہے وہ اسمِ شریف
ابدی استعارۂ توصیف

حق ادا کیا ہو ان کی نسبت کا
نام جن کے ہے زیست کی تصنیف

پھول کیا کیا کھلاتی ہے ہر آن
بادِ لطف و کرم کی موجِ لطیف

معتبر آپؐ کی توجہ سے
میرے ایمان کی متاعِ ضعیف

جلوہ گر آپؐ ہر زمانے میں
آپؐ کا آئنہ ہے دینِ حنیف

ہوا خیر القرون کا آغاز
آپؐ طیبہ میں لائے جب تشریف

ان کا صدقہ بہارِ فکر و نظر
ان کا ورثہ قلوب کی تالیف

ان کی رحمت اٹھائے پھرتی ہے
جسم میرا ہے گو نزار و نحیف

شاق ان پر گزرتی ہے تابشؔ
مومنوں کی اذیت و تکلیف

○

پلکوں پہ تھا لرزاں دل دربارِ رسالتؐ میں
آساں ہوئی ہر مشکل دربارِ رسالتؐ میں

احساسِ ندامت سے تھی روح بھی لرزیدہ
جب پیش ہوا سائل دربارِ رسالتؐ میں

فانوس فروزاں تھے آنکھیں بھی منور تھیں
ہر لحظہ تھی کیا جھلمل دربارِ رسالتؐ میں

انوارِ ملائک تھے' شیخین کے جلوے تھے
محفل تھی عجب محفل دربارِ رسالتؐ میں

راتوں کے اجالوں میں چھپ چھپ کے اترتے تھے
کتنے ہی مہِ کامل دربارِ رسالتؐ میں

سرشاری کے عالم میں جاں سے نہ گزر پائے
گو جسم نہ تھا حائل دربارِ رسالتؐ میں

نام اس کو کوئی دینا ممکن ہے کہاں آسی
جو چیز ہوئی حاصل دربارِ رسالتؐ میں

○

ملتا ہے بحرِ درد سے دیدۂ نم کا سلسلہ
تا بہ ابد رواں دواں ان کے کرم کا سلسلہ

صبحِ ظہور اک طرف، یومِ نشور اک طرف
دونوں سے ہے جڑا ہوا صدرِ امم کا سلسلہ

خاک سے تا بہ آسماں چرخ سے تا بہ لامکاں
پھیل گیا کہاں کہاں حسنِ حرم کا سلسلہ

اک سحرِ شعور ہے، اک نظامِ نور ہے
میرِ عرب کی زندگی، شاہِ عجم کا سلسلہ

سبزہ و گل حضورؐ کی رحمتِ بیکراں کے رنگ
نجم و قمر جنابؐ کے نقشِ قدم کا سلسلہ

پڑھتا ہوا درودِ پاک اٹھوں بروزِ حشر میں
نامِ نبیؐ لبوں پہ ہو ٹوٹے جو دم کا سلسلہ

قدسی و انس و جاں ہوئے ذاتِ احد کے ہمنوا
زمزمۂ درود ہے فیضِ اتم کا سلسلہ

تائبِ کم سواد کو ایک جھلک سے ہی نواز
مہرِ حرا تمام کر شامِ الم کا سلسلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

تجلیات کا گلزار مسجدِ نبوی
جمالیات کا شہکار مسجدِ نبوی

حضورؐ کے ادب و مرتبہ کی آئنہ دار
نقیبِ سیدِ ابرارؐ مسجدِ نبوی

اساس اس کی بھی تقویٰ ہے روزِ اوّل سے
قبا سے بڑھ کے گہربار مسجدِ نبوی

دل و نظر کو بیک وقت نور نور کرے
فروغِ مطلعِ انوار مسجدِ نبوی

منار جس کے ہیں یارانِ آشنا کی طرح
ستون جس کے ہیں غم خوار، مسجدِ نبوی

جہاں پکار گنہگار کی سنی جائے
مرے حضورؐ کا دربار مسجدِ نبوی

دلوں کو اپنی طرف کھینچتی رہے تائب
ہمیشہ صورتِ دلدار مسجدِ تبوی

○

انوار سے مہکتی زمیں جنت البقیع
جس کی کوئی نظیر نہیں جنت البقیع

آسودہ اس میں ان گنت اصحابِ باصفا
عثمانؓ ہیں جس کے صدر نشیں جنت البقیع

ابنِ نبیؐ ، بناتِ نبیؐ اور حسنؓ کے ساتھ
نو امہات کی ہے امیں جنت البقیع

عباسؓ اہلِ بیتِ پیمبرؐ کے ساتھ ہیں
ہے جن سے رشکِ ماہِ مبیں جنت البقیع

دامن میں ہے سمیٹے جو اُمِّ علیؓ کے ساتھ
عمّاتِ مصطفیٰؐ کے نگیں جنت البقیع

ان سب نفوسِ پاک کو تائب کا ہو سلام
جن کی ضیا سے چرخِ بریں جنت البقیع

حسنِ محبوبِ خدا میں گم ہوں
ایک پُرنور فضا میں گم ہوں

ان کے سانسوں کی مہک اور مرے اشک
جانفزا آب و ہوا میں گم ہوں

دیکھتا ہوں انہیں آتے جاتے
یوں نقوشِ کفِ پا میں گم ہوں

سنگریزے بھی ہیں نغمات بلب
اک عجب شہرِ نوا میں گم ہوں

باتیں آقا کی سناتا ہے اُحد
اس کے دامانِ صفا میں گم ہوں

کتنا دلکش ہے طریقِ ہجرت
تائب اس راہِ وفا میں گم ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

دل کو ہے درِ سیدِ ابرارؐ سے نسبت
آنکھوں کو ہے اک ابرِ گہر بار سے نسبت

دنیا میں علامت ہے بہارِ ابدی کی
جس گل کو ہے طیبہ کے چمن زار سے نسبت

ان سے مرے دل میں ہے بہر آن اجالا
بے رنگ نظر کو ہے جن انوار سے نسبت

بے وزن سب اعمال جو ہوں گے سرِ میزاں
کام آئے گی بس احمدِ مختارؐ کی نسبت

مقصد کو زباں پر نہیں لانے کی ضرورت
تائب کو ہے جب آپؐ کے دربار سے نسبت

○

اللہ نے پہنچایا سرکارؐ کے قدموں میں
کیا کیا نہ سکوں پایا سرکارؐ کے قدموں میں

دل کا تھا عجب عالم ان کے درِ اقدس پر
سر پر تھا عجب سایا سرکارؐ کے قدموں میں

وہ ربِّ محمدؐ کا تھا خاص کرم جس نے
عالم نیا دکھلایا سرکارؐ کے قدموں میں

جب سامنے جالی کے اشکوں کی سلامی دی
سو شکر بجا لایا سرکارؐ کے قدموں میں

تارا تھا کہ جگنو تھا گوہر تھا کہ برگِ گل
جو اشک کہ لہرایا سرکارؐ کے قدموں میں

سانسوں کا تموّج بھی اک بار لگا مجھ کو
وہ مرحلہ بھی آیا سرکارؐ کے قدموں میں

وہ اپنے گناہوں کا احساس تھا بس تائب
جس نے مجھے تڑپایا سرکارؐ کے قدموں میں

○

نورِ امکاں کا خزانہ درِ والا ان کا
وسعتِ کون و مکاں میں ہے اجالا ان کا

دردِ انساں سے مہکتا ہوا شیریں لہجہ
کیسا اندازِ ہدایت تھا نرالا ان کا

ہر زمانے کے لیے اسوہ و معیار بنا
خُلق اس درجہ ہوا ارفع و اعلا ان کا

ٹھہرا مشعل وہ بہاراں کی زمانے کے لیے
ریگِ صحرا میں کھلا جب گلِ لالہ ان کا

جابجا ان کا ادب حق نے سکھایا ہم کو
ذکر خود اس نے کیا خَلق میں بالا ان کا

جیسے دنیا میں ہے عزت مری اس نام کے ساتھ
کاش محشر میں بھی کام آئے حوالہ ان کا

رنجِ تنہائی جو بڑھ جائے حدوں سے تائب
دے تسلی مجھے خود ربِّ تعالیٰ ان کا

○

شوق باریاب ہو گیا
وا کرم کا باب ہو گیا

آپ کی نگاہ پڑ گئی
ذرہ آفتاب ہو گیا

لب پہ آ گیا وہ اسمِ پاک
دل مرا رباب ہو گیا

یوں بہارِ کیف آ گئی
زخمِ دل گلاب ہو گیا

مدح کے طفیل طبع میں
ایک انقلاب ہو گیا

جب دہائی دی حضورؐ کی
غم خیال و خواب ہو گیا

تائب ان کی رہ میں جو مٹا
بس وہ کامیاب ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

نافذ کرو وجود پہ طاعت حضورؐ کی
ورثے میں دو عیال کو الفت حضورؐ کی

واجب ہے اس کو خلق میں تقسیم بھی کرو
پاؤ اگر خدا سے محبت حضورؐ کی

لازم ہے اس کا شکر بشکلِ درودِ پاک
سایہ فگن ہے ہم پہ جو رحمت حضورؐ کی

حسنِ عمل کا کرنا ہے ابلاغ ہر کہیں
ہم کو نصیب ہے جو سفارت حضورؐ کی

ان لمحوں کو شمار کرو بس حیات میں
اپناؤ جن میں کوئی بھی خصلت حضورؐ کی

یلغارِ غم ہو جاں پہ تو رکھو یہ ذہن میں
جورِ زمانہ سہنا ہے سُنّت حضورؐ کی

○

اشک ہے نامہ بر عقیدت کا
دردِ انساں ثمر عقیدت کا

لفظ میں ڈھال کر کیا تقسیم
ہاتھ آیا جو زر عقیدت کا

سائے بانٹے گا دشتِ امکاں میں
تا قیامت شجر عقیدت کا

التفاتِ رسولِؐ اکرم سے
ضو فشاں ہے نگر عقیدت کا

رنجِ تنہائی دُور دُور رہا
ساتھ تھا عمر بھر عقیدت کا

ربِّ نطق و نوا نے کھولا ہے
میرے سینے میں در عقیدت کا

سنگ ہم نے پگھلتے دیکھے ہیں
یا خدا یہ اثر عقیدت کا

ضامنِ منزلِ رضا تائب
کیف پرور سفر عقیدت کا

○

عجب مقام بجھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ
کہاں کہاں لیے جاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

کبھی خیال سرِ عرش جا پہنچتا ہے
کبھی حرم میں بٹھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

نظر میں رکھتی ہے ہر دم جمالِ مصطفوی
ہزار رنگ دکھاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حیاتِ پاک جو رکھتی ہے سامنے ہر آن
غم و الم کو بھلاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

جہانِ فکر کی تاریک رہگزاروں میں
چراغِ ماہ جلاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

وضو جو کرتے ہیں اشکوں سے میرے لفظ و خیال
تو پھر وجود میں آتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حقیر ذرے کو بھی رفعت آشنا کر کے
فلک کا چاند بناتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

فضائے دہر میں خوشبو کی طرح پھیلتی ہے
کہاں بدن میں سماتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

حصارِ نور میں رکھتی ہے ہر گھڑی تائب
سیاہیوں سے بچاتی ہے نعتِ پاکِ حضورؐ

○

بے رنگ سے دن رات ہیں اے سیّدِ ساداتؑ!
ناگفتنی حالات ہیں اے سیّدِ ساداتؑ!

موسم ہے اداسی کا مسلّط دل و جاں پر
بے برگ خیالات ہیں اے سیّدِ ساداتؑ!

بے راہ روی، فتنۂ زر، تفرقہ بازی
درپے کئی خطرات ہیں اے سیّدِ ساداتؑ!

اُمڈی ہوئی سب عالمِ اسلام کے سر پر
آفات و بلیّات ہیں اے سیّدِ ساداتؑ!

آساں نہیں کچھ ملّتِ بیضا کا سنبھلنا
وہ کرب، وہ صدمات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

یوں خونِ مسلماں سے ہیں تر ساری زمینیں
حیران سماوات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

کشمیر ہو، یا بوسنیا، چیچنیا ہوں
اعدا کے کڑے ہات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

آشوبِ زمانہ سے نمٹنے کے لیے، ہم
محتاجِ عنایات ہیں اے سیّدِ ساداتؐ!

○

خالق کا جو حبیب ہوا کائنات میں
ہے کون مصطفیٰؐ کے سوا کائنات میں

اہلِ کمال خَلق میں لاکھوں ہوئے مگر
ان سا نہیں کوئی بخدا کائنات میں

آگے حدِ زماں و مکاں سے گزر گیا
ذکر ان کا یوں بلند ہوا کائنات میں

خوشبو سے اس کی گلشنِ ہستی مہک گیا
جب ہاشمی گلاب کھلا کائنات میں

قائم اسی سے نوعِ بشر کی ہے آبرو
ان سے چلی ہے رسمِ وفا کائنات میں

ہوتی رہی ادا جو گلوئے بلالؓ سے
اب تک ہے گونجتی وہ صدا کائنات میں

آنگن ہے کائنات کا جس سے سجا ہوا
ہے روضۂ حبیبِؐ خدا کائنات میں

○

قسمت اپنی بلند کی ہے
مدحِ شہِؐ دیں پسند کی ہے

اللہ کے حبیبؐ کی محبت
دولت دلِ درد مند کی ہے

ہر بیکس و بے نوا پہ شفقت
عادت شہِؐ ارجمند کی ہے

بابا ہر سو جمالِ طیبہ
دنیا سے جو آنکھ بند کی ہے

لب پہ ہے مرے وہ اسمِ شیریں
حاجت کسے شہد و قند کی ہے

دنیا ہے اثر کی اس میں آباد
دھوم آپؐ کے حرفِ پند کی ہے

تابؔ کہ ہے انؐ کا نام لیوا
کیا فکر اسے گزند کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

پرچم کشا جمال ہے شہرِ حبیبؐ میں
ہر نقش بے مثال ہے شہرِ حبیبؐ میں

میری طرف بھی دیکھیے سرکارؐ اک نظر
ہر لب پہ اک سوال ہے شہرِ حبیبؐ میں

بچھتا ہی جا رہا ہے ہر اک رہگزار پر
دل کا عجیب حال ہے شہرِ حبیبؐ میں

جو زخم ہیں لگائے ہوئے روزگار کے
ان سب کا اندمال ہے شہرِ حبیبؐ میں

کچھ ایسے غمگسار حرم کے ستون ہیں
کافور ہر ملال ہے شہرِ حبیبؐ میں

منزل پہ آگیا ہوں سفر جیسے کاٹ کر
آرامِ جاں بحال ہے شہرِ حبیبؐ میں

تائب مدینے والے کے جلوے ہیں ہر طرف
نکھرا ہوا خیال ہے شہرِ حبیبؐ میں

○

نبیؐ کے شہرِ پُرانوار کا ارادہ ہے
کہ دشتِ روح میں ظلمت بہت زیادہ ہے

گرفتِ تیرہ شبی سے نکلنے والا ہوں
مری نگاہ میں خیر الوریٰؐ کا جادہ ہے

ہو جیسے چشمہ کوئی ٹھنڈے میٹھے پانی کا
نظام میرے نبیؐ کا کچھ ایسا سادہ ہے

خیال و خواب پہ وہ آستاں ہے چھایا ہوا
جہاں فلک بھی ادب سے جبیں نہادہ ہے

مری نگاہ میں ہے بخت کا سکندر وہ
فقیر بابِ کرم پر جو ایستادہ ہے

گلی میں آپ کی دن پھر گئے گداؤں کے
کچھ ایسا آپ کا دستِ کرم کشادہ ہے

کھڑا ہے در پہ یہ بیٹا کنیزِ فاطمہؓ کا
فگندہ سر ہے کہ تائب غلام زادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

در پہ حاضر ہوا ہے کوئی بے نوا اے حبیبِ خدا
حاضری میں حضوری بھی کیجے عطا اے حبیبِ خدا

کچھ عجب وقت ہے میرے آنسو بھی اب ساتھ دیتے نہیں
پاس کچھ بھی نہیں عاجزی کے سوا اے حبیبِ خدا

جسم بیمار ہے' روح بیمار ہے' ذہن بیمار ہے
بھیجیے مجھ کو دے کر نویدِ شفا اے حبیبِ خدا

دل سے ہونٹوں پہ آئی ہے اک آرزو' کیجیے سرخرو
پورا فرمائیے میرا شوقِ لقا اے حبیبِ خدا

میری نادانیوں، ظلم سامانیوں سے ہو صرفِ نظر
ہر عمل آشنائے ادب ہو مرا اے حبیبِؐ خدا

مجھ زیاں کار کی عافیت کے لیے، مغفرت کے لیے
پیش اللہ کیجے لبِ پاک وا اے حبیبِؐ خدا

دشتِ ظلمات میں پھر دکھا دیجیے جادۂ روشنی
آپ کی ذات ہے نیّرِ حق نما، اے حبیبِؐ خدا

○

میں خدمتِ آقا میں ہوتا تو سدا کہتا لبّیکَ و سَعدَیکَ
جس طرح تنِ مردہ سرکارؐ سے کہتا تھا لبّیکَ و سَعدَیکَ

آجاتا بلاوا گر دربارِ مدینہ سے، سرکارؐ مدینہ سے
بے برگ ہی چل دیتا ہر گام پہ مَیں پڑھتا لبّیکَ و سَعدَیکَ

سرکارؐ کے قدموں میں جس وقت کھڑا ہوتا، یا گر کے پڑا ہوتا
کہتا تو یہی کہتا، حاضر ہے غلام آقا لبّیکَ و سَعدَیکَ

سنتے ہیں کہ مرقد میں تشریف وہ لائیں گے، تقدیر جگائیں گے
مَیں اٹھ کے قدم لوں گا اور لب پہ مرے ہوگا لبّیکَ و سَعدَیکَ

اے کاش مجھے تائب وہ خلد میں بلوائیں اور حکم یہ فرمائیں
ہاں چھیڑ وہی نغمہ لبّیکَ و سَعدَیکَ، لبّیکَ و سَعدَیکَ

اسوۂ مصطفیٰؐ ملا ہم کو
نورِ ارض و سما ملا ہم کو

آپ کا نقشِ پا ملا ہم کو
کیا عجب رہنما ملا ہم کو

ہم نے منزل کو پا لیا گویا
آپؐ کا راستا ملا ہم کو

خدوخالِ ضمیر بھی جو دکھائے
دیں کا وہ آئنا ملا ہم کو

سیرتِ پاک پر گئی جو نظر
اک عجب حوصلا ملا ہم کو

آگیا بے قرار دل کو قرار
در جو سرکارؐ کا ملا ہم کو

دے تسلی جو ہر گھڑی تائب
مستقل آسرا ملا ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

چادر سی جو نور کی تنی ہے
ماہِ اخضر کی چاندنی ہے

میں بابِ کرم تک آگیا ہوں
بگڑی ہوئی بات یوں بنی ہے

دامن ہے تہی تو غم نہیں ہے
الطاف سے ان کے دل غنی ہے

خاموش کھڑا ہوں ان کے در پر
کب میری کہانی گفتنی ہے

پرساں نہیں کوئی بھی جہاں میں
آقا مرا حال دیدنی ہے

رکھ دیجیے اس پہ دستِ شفقت
دل میں مرے کرب کی انی ہے

اک تابشِ التفات ادھر بھی
گھر میں مرے تیرگی گھنی ہے

درکار ہے آپؐ کا سہارا
سرپنجۂ زیست آہنی ہے

رحمت کی پناہ مجھ کو دیجے
ہر سمت سے تیر افگنی ہے

محتاجِ نگاہِ خاص آقاؐ
تائب کی دریدہ دامنی ہے

○

سیدِ انس و جاں کا کرم ہوگیا
دور سر سے مرے بارِ غم ہوگیا

میں کہ تھا منتشر جادۂ زیست پر
آپؐ کی اک نگہ سے بہم ہوگیا

وہ تبسم فشاں لب جو یاد آگئے
مندمل زخمِ تیغِ الم ہوگیا

اسمِ سرکارؐ ہونٹوں پہ آیا مرے
آنکھ پُرنم ہوئی سر بھی خم ہوگیا

سیلِ اشکِ ندامت میں وہ زور تھا
دفترِ معصیت کالعدم ہوگیا

لغزشوں پر مری چشمِ رحمت ہوئی
جادۂ حق میں ثابت قدم ہوگیا

خطبۂ آخریں وہ لب وا ہوئے
اور منشورِ عالم رقم ہوگیا

دُور تائب کے دل سے ہوں آلائشیں
پاک جیسے بتوں سے حرم ہوگیا

○

خوب قلب و نظر کی صفائی ہوئی
جب درِ مصطفیؐ پہ رسائی ہوئی

شہرِ رحمت میں پہنچے اماں مل گئی
ہر غمِ زندگی سے رہائی ہوئی

ان کا تاجِ غلامی تھا سر پر مرے
ہر کہیں اس لیے پیشوائی ہوئی

شانِ اظہار منہ دیکھتی رہ گئی
باریاب اس طرح بے نوائی ہوئی

چاند تارے نگاہیں جھکانے لگے
داغِ ہجراں کی جب رونمائی ہوئی

وہ ہے خوشبو حرم کے در و بام کی
جھوک دل کی ہے جس نے بسائی ہوئی

وہ نویدِ شفاعت ہے سرکارؐ کی
آس تائب ہے جس نے بندھائی ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرکارؐ سے جب ذہن ترو تازہ ہو
تب کہیں جا کے بہم فکر کا شیرازہ ہو

کاش وہ دور بھی آجائے مرے جیتے جی
گونجتا ہر طرف اسلام کا آوازہ ہو

آج افکار ہیں بے راہروی سے بے حال
وا پھر اس شرکدہ میں خیر کا دروازہ ہو

رہروِ منزلِ رحمت سے یہ کہتی ہے فضا
تیز کچھ اور ابھی شوق کا جمّازہ ہو

شانِ محبوبِؐ خدا کس سے بیاں ہو تائب
کیسے اک ذرّے کو آفاق کا اندازہ ہو

○

پیار سے جن کے ہوا ہے مرا تن من روشن
کاش فرمائیں کسی شب مرا آنگن روشن

ان کے ہی عکس اترتے رہیں اس میں ہر آن
جن کی راہوں میں ہوا روح کا درپن روشن

آپؐ کی یاد میں ہے آہ سے سینہ ٹھنڈا
اشک کے موتیوں سے ہے مرا دامن روشن

آپؐ کے فیض سے جذبات ہیں نکھرے نکھرے
آپؐ کے عشق سے دنیا مری روشن روشن

جن کے جلووں سے منوّر ہیں دو عالم تابؔ
وہی فرمائیں گے آکر مرا مدفن روشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

چھوڑ امّید و بیم کی باتیں
چھیڑ دُرِّ یتیم کی باتیں

دل و جاں کو سکون دیتی ہیں
اس رؤف و رحیم کی باتیں

رکھتی ہیں جسم و روح کو سرشار
ان کی طبعِ کریم کی باتیں

سارے عالم کو کر گئیں قائل
اک رسولِ حکیمؐ کی باتیں

پھونک دیتی ہیں دل میں روحِ عمل
ان کے عزمِ صمیم کی باتیں

مصحفِ پاک میں ہوئیں مرقوم
ان کے خُلقِ عظیم کی باتیں

جگمگاتی ہیں جانِ تیرہ کو
ان کی نوریں گلیم کی باتیں

زیست میں کتنے رنگ بھرتی ہیں
عکسِ نورِ قدیم کی باتیں

ایک رفعت سی مجھ کو ملتی ہے
جب کروں اس حریم کی باتیں

شہرِ محبوبؐ میں جو چلتی ہے
یاد ہیں اس نسیم کی باتیں

بھول جاتے ہیں درد و غم تائب
سن کے لطفِ عمیم کی باتیں

ﷺ

روضۂ احمدِ مختار دکھا دے یارب!
بلبلِ زار کو گل زار دکھا دے یارب!

جن کے دیدار سے ملتا ہے دل و جاں کو سکوں
وہ حرم، وہ در و دیوار دکھا دے یارب!

آرزو جس کی تصور کو بھی مہکاتی ہے
وہ حسیں شہر بس اک بار دکھا دے یارب!

حسرتِ دید میں جلتی ہوئی آنکھوں پہ کرم
گنبدِ سبز کے انوار دکھا دے یارب!

اپنی رحمت سے کبھی تائبِ عاصی کو نواز
اپنے محبوبؐ کا دربار دکھا دے یارب!

سر تا قدم برہان ہو
کامل تریں انسان ہو

صدق و صفا، مہر و وفا
ہر باب کا عنوان ہو

جود و سخا ہو سر بہ سر
احسان ہی احسان ہو

جن و بشر کے رہنما
ارض و سما کی جان ہو

ایسی نظر کر دو عطا
مجھ کو مری پہچان ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

○

جاوداں و بیکراں ہے رحمتِ خیر الانامؐ
اک بہارِ بے خزاں ہے سنتِ خیرؐ الانام

گاتی پھرتی ہیں ہوائیں آپؐ کی چاہت کے گیت
ہے فضاؤں میں نشیدِ عظمتِ خیر الانامؐ

صدق و عدل و جود و حکمت کا وہی معیار ہیں
جو ہوئے ہیں فیض یابِ صحبتِ خیر الانامؐ

اس میں ہے عہدِ اطاعت، عہدِ حق، عہدِ وفا
ہے زمانے میں سعادت نسبتِ خیر الانامؐ

بارگاہِ ایزدی میں ہے یہ تائب کی دعا
پھر جہاں میں سرخرو ہو امتِ خیر الانامؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

○

مجھے نعتِ پیمبرؐ سے شغف ہے
یہی عاجز کا اعزاز و شرف ہے

زمانے میں نہیں محروم کوئی
وہ رحمت سایہ افگن ہر طرف ہے

اسی کے قطرۂ ابرِ کرم کا
ازل سے منتظر دل کا صدف ہے

اسی کے در سے نسبت کی بدولت
گُہر سے بڑھ کے طیبہ کا خزف ہے

وہ سچا امتی ہے اس کا تائب
پئے ناموسِ دیں جو سر بکف ہے

ﷺ

کوئی جہاں میں ہوا نہ ہوگا شفیق تجھ سا کریم تجھ سا
خوشا کہ ہم عاصیوں نے پایا رؤف تجھ سا رحیم تجھ سا

کبھی نہ آغوشِ دہر میں تھا، کبھی نہ چشمِ فلک نے دیکھا
شکیل تجھ سا، عقیل تجھ سا، جلیل تجھ سا، عظیم تجھ سا

نہ لاسکی ہے نہ لاسکے گی، یہ گردشِ مہر و ماہ گیتی
امین تجھ سا، متین تجھ سا، قسیم تجھ سا، وسیم تجھ سا

جہاں میں خوش بخت ہے وہ ملّت، کہ جس میں لایا نویدِ رحمت
بشیر تجھ سا، نذیر تجھ سا، نصیر تجھ سا، فہیم تجھ سا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہرِ ذوالجلال میرے حضورؐ
آپ اپنی مثال میرے حضورؐ

ذرّے ذرّے میں کائنات کے ہے
جن کا عکسِ جمال میرے حضورؐ

فیضِ نور ان کا جاری و ساری
نیّرِ بے زوال میرے حضورؐ

مانتے ہیں عدو بھی جن کے کمال
ہیں وہی باکمال میرے حضورؐ

ہر ادا جن کی ہے خدا کو پسند
ہیں وہی خوش خصال میرے حضورؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

○

شاہِ فلک جناب رسالت مآبؐ ہیں
خالق کا انتخاب رسالت مآبؐ ہیں

جس نے برس کے دہر کو شاداب کر دیا
رحمت کا وہ سحاب رسالت مآبؐ ہیں

خوشبو سے جس کی سارا زمانہ مہک گیا
وہ جانفزا گلاب رسالت مآبؐ ہیں

اقلیمِ حسن میں نہیں سرکارؐ کا جواب
ہر حسن کا جواب رسالت مآبؐ ہیں

جس کی تجلیوں سے دو عالم ہیں تابناک
تائبؔ وہ آفتاب رسالت مآبؐ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ ہے پیشِ نظر سبز گنبد
ہے گویا مرا ہمسفر سبز گنبد

مرا بس نہیں میری قدرِ نظر پر
نہ اوجھل ہو دل سے مگر سبز گنبد

طلب کس ضیا کی ہے اہلِ جہاں کو
جہاں میں ہے جب جلوہ گر سبز گنبد

تبسّم کی خیرات دیتا رہے گا
فضاؤں کو شام و سحر سبز گنبد

ہر اک دَور کی رہنمائی کی خاطر
ہوا ہم لباسِ خضر سبز گنبد

جِلا میرے قلب و نظر کی ہے تائب
وہ پُرنور جالی، وہ سرسبز گنبد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل ہے سفرِ طیبہ کو تیار ہمیشہ
رہتا ہوں حضوری کا طلب گار ہمیشہ

دیدار کے قابل تھیں کہاں میری نگاہیں
اس پر بھی رہی حسرتِ دیدار ہمیشہ

دل درد سے بھر آیا تو دربارِ نبیؐ میں
اشکوں کی زباں سے ہوا اظہار ہمیشہ

جب تیرگیاں کرنے لگیں جاں کا احاطہ
آسودہ کریں روضے کے انوار ہمیشہ

کس طرح بنا دیتی ہے آساں اسے رحمت
جو کام نظر آتا ہے دشوار ہمیشہ

احساسِ گنہ حد سے گزر جائے جو تائب
چل دیتے ہیں طیبہ کو گنہگار ہمیشہ

سلامِ عید

کیجے قبول اے شہِ والاؐ سلامِ عید
اپنے تمام امتیوں کا سلامِ عید

حاضر ہوئے ہیں آ کے جو اطرافِ دہر سے
لیجے سب ان غلاموں کا شاہا! سلامِ عید

ہیں نام لیوا آپؐ کے جتنے یہاں سے دور
ان کی طرف سے بھی مرے آقا سلامِ عید

اس جانفزا حرم کی معنبر فضاؤں سے
اجلا درودِ پاک' مہکتا سلامِ عید

تائب ازل سے آپؐ کے در کا غلام ہے
کیجے قبول اس کا خدارا سلامِ عید

سرکارؐ! التفات کی عیدی ملے مجھے
پروانۂ نجات کی عیدی ملے مجھے

رائج مرے وطن میں ہو دستور آپؐ کا
آقاؐ! نئی حیات کی عیدی ملے مجھے

کشمیریوں کو تحفۂ آزادیٔ وطن
ایمان کے ثبات کی عیدی ملے مجھے

جن سے چمک اٹھے مری بے نور کائنات
ایسی تجلیات کی عیدی ملے مجھے

شہریتِ مدینہ سے تائب ہو سرفراز
ہر دم توجہات کی عیدی ملے مجھے

سلامِ حاضری

الصلوٰۃ و السلام اے غایتِ صبحِ ظہور
الصلوٰۃ و السلام اے ہستی و امکاں کے نور

الصلوٰۃ و السلام اے چارہ ساز و جاں نواز
الصلوٰۃ و السلام آقاؐ حضورؐ آقاؐ حضور

الصلوٰۃ و السلام اے قاسمِ انعامِ حق
الصلوٰۃ و السلام اے مصدرِ کیف و سرور

الصلوٰۃ و السلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم
الصلوٰۃ و السلام اے منبعِ علم و شعور

الصلوٰۃ و السلام اے تکیہ گاہِ عاصیاں
الصلوٰۃ و السلام اے شافعِ روزِ نشور

○

السلام اے ثانی اثنینؓ اے حبیبِ مصطفیٰؐ
غار و بدر و قبر میں تو ہی رہا ہے دوسرا

صاحب و نائب رسولِ پاکؐ کا تو برملا
السلام اے پیکرِ اخلاص و ایثار و صفا

○

السلام اے عدل و احسان و تدبّر کے وقار
اے عمر فاروقِ اعظمؓ اے خلافت کی بہار

تو وہ حاکم خلق کی خدمت رہا جس کا شعار
السلام اے بےبسوں اور بےکسوں کے چارہ کار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تضمین بر نعتِ قدسی رحمۃ اللہ علیہ

تجھ پہ صلوات ہو اللہ کے محبوب نبیؐ
اللہ اللہ تری خوش نسبی، خوش حسبی
تیری خوشبو ہے دو عالم میں گلِ مطلّبی
"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربیؐ
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبیؐ"

تیرے ہی نور سے معمور ہیں جملہ عالم
تو ہی سرچشمۂ ہر خیر ہے اے میرِ اممؐ
تو ہی سرنامۂ امکاں ہے مجھے تیری قسم
"مَنِ بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

ساری مخلوق کا تاحشر ہے تو راہنما
تجھ سا کوئی نہ ہوا ہے نہ ابد تک ہوگا
اہلِ عصیاں کی شفاعت ترا منصب ٹھیرا
"نسبتے نیست بہ ذات تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

ساری دنیا کے ہوئے جاتے ابتر حالات
اہلِ ایماں پہ مسلط ہیں شب و روز آفات
آ کے رستہ ہمیں دکھلا سرِ دشتِ ظلمات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

شام بے کیف ہے میری تو ہے بے نور سحر
ہر طرف گہری اداسی کا ہے میلا منظر
ملتمس ہے تری خدمت میں مرا دیدۂ تر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رسول اللہ اُنظر حالنا

اک عجب آشوب کی زد میں ساری کائنات
سر پٹختی پھر رہی دہر میں ہر سو حیات
سانس لینا اس عقوبت گاہ میں مشکل ہوا
یا رسول اللہ انظر حالنا

خون رلاتا ہے مجھے اسلامیوں کا انتشار
ان پہ اندر اور باہر سے یلغارِ فشار
بہہ رہا ہے چار جانب ان کا خونِ ناروا
یا رسول اللہ انظر حالنا

سخت سرکش اور برہم ہے زمانے کی ہوا
آتشیں ہیں عالمِ اسلام کے ارض و سما
ختم ہونے کو نہیں آتا ہے دورِ ابتلا
یا رسول اللہ انظر حالنا

تشنۂ تکمیل ہیں افغانیوں کی کوششیں
بن گئی ہیں سدِرہ طاغوتیوں کی سازشیں
کاروانِ حرّیت ہے کشمکش میں مبتلا
یارسول اللہ انظر حالنا

جوشِ آزادی سے ہیں سرشار کشمیری عوام
ظلم ان پر توڑتے رہتے ہیں ہندی صبح و شام
ذرّہ ذرّہ مضطرب ہے وادیٔ کشمیر کا
یارسول اللہ انظر حالنا

کب سے محرومِ اذاں ہے سرزمینِ مرسلیں
قبلۂ اوّل ہے اہلِ جور کے زیرِ نگیں
اک نگاہِ خاص ہے درکار شاہِ انبیاءؑ
یارسول اللہ انظر حالنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

آپؐ انساں کے سب سے بڑے رہنما
حشر تک گونجنے والی حق کی صدا
آپؐ سے عدل کا بول بالا ہوا
آپؐ کی پیروی میں ہے سب کا بھلا
اے رسولِؐ خدا اے رسولِؐ خدا

آپؐ اولادِ آدم کے سردار ہیں
آپؐ اپنے پرائے کے غمخوار ہیں
علم کا شہر حکمت کا گلزار ہیں
سب سے اونچا ہے سرکارؐ کا مرتبا
اے رسولِؐ خدا، اے رسولِؐ خدا

آپؐ سے ساری دنیاؤں کی شان ہے
رنگ و بو سے بھرا ہر گلستان ہے
آپؐ کا پیار ایمان کی جان ہے
کیوں نہ خلقت کے لب پر ہو صلِّ علیٰ
اے رسولِؐ خداؐ اے رسولِؐ خدا

(بچوں کے لیے)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

نور ہی نور اسلام ہے انؐ کا
پاک محمد ﷺ نام ہے ان کا

بات انؐ کی خوشبو کا جھونکا
دن سا روشن کام ہے انؐ کا

سب کی بھلائی انؐ کی دعوت
نیک عمل پیغام ہے انؐ کا

رحمت بن کر آئے ہیں وہؐ
فیض جہاں میں عام ہے انؐ کا

سب کے لیے ہے انؐ کی محبت
سب کے لیے انعام ہے انؐ کا

ﷺ

١ بچوں کے لیے،

○

کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا
میرے نبیؐ سے بڑھ کر سچا

سیدھی راہ دکھانے والا
سب کا ہادی رب کا پیارا

دانائی کا روشن سورج
لطف و کرم کا بہتا دریا

ہمت ہے کہسار کی صورت
چہرہ کِھلتی کلیوں جیسا

چاند کیا دو ٹکڑے اسؐ نے
وہ سورج کو واپس لایا

خَلقِ خدا کے دل کی تسکیں
آمنہؓ کی آنکھوں کا تارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معصومیت کا ہالا بچپن مرے نبیؐ کا
پھولوں کی طرح اجلا بچپن مرے نبیؐ کا

سب اچھی عادتوں سے پُرنور اور مزیّن
سچائی کا حوالا بچپن مرے نبیؐ کا

آغوشِ آمنہؓ سے دن کی طرح ابھر کر
جگ کو سجانے والا بچپن مرے نبیؐ کا

گھر حارث[۲] و حلیمہ[۳] کا برکتوں سے بھرتا
رعنائیوں کا جھرنا بچپن مرے نبیؐ کا

شیما[۴] کی اور انیسہ[۵] کی چاہتوں کا مرکز
بادل محبتوں کا بچپن مرے نبیؐ کا

بنتِ اسدؓ[۶] کی دھڑکن، وہ جانِ امّ ایمنؓ[۷]
توقیرِ جد بڑھاتا بچپن مرے نبیؐ کا

۱۔ حضورؐ کی والدہ ماجدہ ۲۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے شوہر ۳۔ حضورؐ کی رضاعی ماں اور دایہ ۴۔۵۔ حضرت حلیمہؓ کی بیٹیاں۔ ۶۔ حضورؐ کی چچی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی والدہ۔ ۷۔ حضورؐ کی والدہ محترمہ کی خادمہ

○

نعت گوئی کے لیے حسنِ ارادت شرط ہے
ساتھ کچھ فہمِ کتاب و علمِ سیرت شرط ہے

اس میں ہے لازم جمالِ فن بھی اوجِ فکر بھی
جتنی ممکن ہو خیالوں کی طہارت شرط ہے

گر ادب پہلا قرینہ ہے ثنا کے شہر میں
ہر قدم اس راہ میں عجزِ طبیعت شرط ہے

اسوہ کا بھی نعت میں ابلاغ ہونا چاہیے
لیکن اس میں بھی لطافت اور حکمت شرط ہے

ہے محبت آپؐ کی ایمانِ کامل کی کلید
ہاں مگر جوشِ محبت میں اطاعت شرط ہے

ان کی تعلیمات میں مضمر ہے حسنِ زندگی
ان سے بھرپور استفادہ بہرِ امّت شرط ہے

سیرتِ پُرنور تائب ہم کو دیتی ہے سبق
ہر قدم پر احترامِ آدمیّت شرط ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

وہ نورِ جاں افق آرا ہوا ہے
ہر اک غنچہ ثنا پیرا ہوا ہے

اُتر آیا ہے کیسا موسمِ گل
بہاراں آشنا صحرا ہوا ہے

منڈیر اپنی ہے روشن جس کے اوپر
دیا اُس نام کا رکھا ہوا ہے

محبِ انس و جاں کی ہے محبت
وہ جس سے میرا دل پگھلا ہوا ہے

جدا کعبے سے ہوتے ہیں محمدؐ
یہ منظر آنکھ میں ٹھیرا ہوا ہے

رفیقِ ثور کو پا کر پریشاں
بنے تسکین کوئی گویا ہوا ہے

تکے جاتی ہے اس کو امِّ معبد
جو مہتاب اس کے گھر اترا ہوا ہے

ثنیہ سے اُدھر کچھ بچیوں نے
خوشی کا زمزمہ چھیڑا ہوا ہے

مدینے میں ہے کس کا خیر مقدم
ہر اک نے بابِ دل کھولا ہوا ہے

مرے سرکارؐ ہی کے دم قدم سے
مزاجِ زندگی بدلا ہوا ہے

انہی کا خوانِ رحمت ہے جو تائب
افق سے تا افق پھیلا ہوا ہے

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

دیر جتنی اشکِ خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے
اس سے کم طیبہ کی سمت اذنِ سفر ہونے میں ہے

کر لیا ہے جب درودی رتجگے کا اہتمام
دیر پھر کیسی شبِ غم کی سَحر ہونے میں ہے

دھیان رہتا ہے تو صبح و شام رحمت کی طرف
لذت و راحت عجب بے بال و پر ہونے میں ہے

تپتے صحرا میں ہو میری جاں کو حاصل کس طرح
نم جو درکار اس شجر کے بارور ہونے میں ہے

جانے کیا احوالِ امّت کے بدلنے میں ہے دیر
جانے کیا حائل دعا کے پُر اثر ہونے میں ہے

کب بہار آئے گی تائبؔ آرزو کے دشت میں
کیا خبر کیا دیر رحمت کی نظر ہونے میں ہے

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

مہکا ہوا ہے جس سے جہاں کا چمن تمام
اس پر نثار میری متاعِ سخن تمام

تخلیق کا ہے سارا عمل جس کے واسطے
وقف اس کے واسطے نہ ہو کیوں فکر و فن تمام

وہ سیّدالبشرؐ کے شمائل کی دین ہے
انساں کی زندگی میں ہے جو بانکپن تمام

جب یاد مشکلاتِ پیمبرؐ کو کرلیا
حق نے مٹا دیئے مرے رنج و محن تمام

وہ سیدِ انام کا روشن زمانہ ہے
پائیں گے جس سے نور، ابد تک زمن تمام

قائم کیا معاشرہ احسان و عدل پر
ماحول سے مٹا کے رسومِ کہن تمام

تائبؔ ہیں رہ نما مرے ہر آن چار یارؓ
پیارے ہیں جان و دل سے مجھے پنجتنؓ تمام

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

مصطفےٰؐ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر
سیرتِ اطہر میں ہر اوجِ کمال آیا نظر

کائنات اُس کے لیے تسخیر فرمائی گئی
اُس کے قدموں میں نظامِ ماہ و سال آیا نظر

وہ ہیں جس کے باطنی انوار بے حد و شمار
زیست کے ہر دائرے میں بے مثال آیا نظر

شانِ استقلال ہر غزوے میں پائی دیدنی
روئے انور مشکلوں میں بھی بحال آیا نظر

خاندانی نفرتوں کے بُت ہوئے سب پائمال
خانۂ کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ آیا نظر

اہلِ طائف کو دعا دیتا تھا ہو کر زخم زخم
وادیٔ نخلہ میں جب رحمت خصال آیا نظر

چلتا تھا اس کے اشارے پر کھلونا چاند کا
مہد میں جب آمنہ بی بیؓ کا لال آیا نظر

زخم ہوں ظاہر کے وہ تائب کہ باطن کے ہوں گھاؤ
اسوۂ احسن میں سب کا اندمال آیا نظر

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا
نور و ظہورِ مصطفےؐ حُسن ہے ماہ و سال کا

آئنۂ مقال میں عکس کلامِ ذات کے
خُلقِ عظیم آپ کا معجزہ ہے خصال کا

سیرت و صورتِ نبیؐ تابشِ راہِ زندگی
زور ہیں وہ کلام کا , نور ہیں وہ خیال کا

اس پہ ہی چل کے آدمی کرب سے پائے گا نجات
آپ نے جو بتا دیا راستہ اعتدال کا

گردشِ دہر لا سکے کیسے مثال آپ کی
ثانی کوئی جہان میں جب نہ ملے بلالؓ کا

دامنِ دل بھرا ہوا کیف کے موتیوں سے تھا
آپ کے در پہ جس گھڑی ہوش نہ تھا سوال کا

دوریوں میں حضوریاں کیسی ہیں لذت آفریں
نغمۂ نعتِ مصطفیٰؐ زمزمہ ہے وصال کا

صلی اللہ علیہ وسلم

○

میں یہ سمجھوں گا کہ آنکھوں کی نمی کام آ گئی
آپ کی رہ میں جو میری زندگی کام آ گئی

بے سرو سامانیوں میں حاضری ہوتی رہی
شہرِ رحمت سے مری دل بستگی کام آ گئی

فقر سے نسبت ہوئی جو ہے متاعِ مصطفےٰ
کاروبارِ زیست میں بے حاصلی کام آ گئی

حشر میں بھی یہ بنے گی میری بخشش کا سبب
دہر میں جیسے غلامی آپ کی کام آ گئی

رحمتہ للعالمیں چارہ گری کو آ گئے
خَلق کی حد تک پہنچتی بیکسی کام آ گئی

جب نہ تھی جذبات کے اظہار کی کوئی سبیل
اس گھڑی پلکوں سے اشکوں کی جھڑی کام آ گئی

جب اندھیروں میں بھٹکنے کو تھی تابِ زندگی
سیرتِ خیرالوریٰ کی روشنی کام آ گئی

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

سر کو جھکائے ہے فلک ان کے سلام کے لیے
رفعتِ عرش بچھ گئی جن کے خرام کے لیے

کیسی عجیب شب تھی وہ اقصیٰ میں تھی عجب بہار
سارے نبی تھے منتظر اپنے امام کے لیے

کنجِ حرا سے آپ پر کون سا در کھلا نہیں
حق نے بلایا عرش پر خاص کلام کے لیے

آپ کے واسطے چلی نبضِ حیات و کائنات
جاری ہوا نظامِ وقت خیرِ انامؐ کے لیے

آپ کی ذاتِ پاک ہے غایتِ خَلقِ کائنات
خم نہ ہو کیوں سرِ نیاز آپؐ کے نام کے لیے

کھولتی ہے درِ حضور تائبِ عجز کار پر
کافی نبیؐ کی نعت ہے کیفِ دوام کے لیے

○

دین و دنیا کی قیادت آپؐ کو بخشی گئی
زندگی افروز دعوت آپؐ کو بخشی گئی

جس سے پائیں گی ہدایت تا ابد اقوامِ دہر
ایسی بے پایاں رسالت آپؐ کو بخشی گئی

اوّلیت کا شرف بخشا گیا تخلیق میں
عزتِ ختمِ نبوت آپؐ کو بخشی گئی

زندگی کو کر دیا جس نے لطافت آشنا
سادگی میں وہ نفاست آپؐ کو بخشی گئی

مسکراہٹ سے کھل اٹھتے تھے در و دیوار بھی
ایسی جاں افروز صورت آپؐ کو بخشی گئی

زیست کا ہر شعبہ جس سے نور پائے گا سدا
وہ سراپا حُسن ، سیرت آپؐ کو بخشی گئی

جو پہنچتی ہی رہے گی سب عوالم تک مدام
ایسی لا محدود رحمت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ کا ہر لفظ ہے معجز نما و دلکشا
کچھ عجب روحِ بلاغت آپؐ کو بخشی گئی

وصف سب پیغمبروں کے آپؐ میں یکجا ہوئے
سب رسولوں کی امامت آپؐ کو بخشی گئی

ہوتے مرعوب اک مہینے کی مسافت سے عدد
قدرتی شانِ جلالت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ ہی کے فیض سے ساری زمیں ہے سجدہ گاہ
ایسی عالمگیر وسعت آپؐ کو بخشی گئی

ہر گھڑی ایقانِ حضرتؐ کا بھرم رکھا گیا
ہر قدم پر فتح و نصرت آپؐ کو بخشی گئی

ہوگیا مالِ غنیمت آپؐ کی خاطر حلال
فقر میں ہر ایک نعمت آپؐ کو بخشی گئی

شرمساری سے بچا لیتی تھی جو مجرم کو تن
چشم پوشی کی وہ عادت آپؐ کو بخشی گئی

منحصر عصیاں شعاروں کی ہے جس پر مغفرت
ایسی توفیقِ شفاعت آپؐ کو بخشی گئی

اپنی امت کے لیے ہوں گے نہ کیوں وہ فکر مند
جب خدائی کی محبت آپؐ کو بخشی گئی

بعدِ محشر بھی نہ آئے گا جسے تائب زوال
ایسی شانِ بے نہایت آپؐ کو بخشی گئی

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

سانس میں ہے رواں میرا زندہ نبیؐ
دُور مجھ سے کہاں میرا زندہ نبیؐ

ہم قدم اس کی سیرت بہر مرحلہ
میری تاب و تواں میرا زندہ نبیؐ

اس کی رحمت پہنچتی ہے سب خَلق تک
سب پہ ہے مہرباں میرا زندہ نبیؐ

زندہ اُس کی کتاب، اُس کے لفظ، اُس کا دیں
یوں ہوا جاوداں میرا زندہ نبیؐ

جس کا ہر ہر عمل زندگی آفریں
وہ عزیمت نشاں میرا زندہ نبیؐ

ضامنِ امن و فوز و فلاح و سکوں
محسنِ انس و جاں میرا زندہ نبیؐ

اُس کا پیغام تائبؔ ہے تازہ سدا
رہبرِ ہر زماں میرا زندہ نبیؐ

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپؐ ہیں
خوں کے سب رشتوں سے ارفع اور اعلیٰ آپؐ ہیں

کوئی مومن ہی نہیں ان کی محبت کے بغیر
ہر دلِ تیرہ میں ایماں کا اجالا آپؐ ہیں

حق نے ٹھہرائی محبت آپ کی ایماں کی شرط
ٹھہرا احسن اور اجمل جن کا اسوہ آپؐ ہیں

حُبِّ سرورؐ کا تقاضا پیروی ہے آپؐ کی
خوش خدا ہوتا ہے جس سے وہ حوالہ آپؐ ہیں

حق تعالیٰ کی اطاعت ہے اطاعت آپؐ کی
گویا عرفانِ الٰہی کا وسیلہ آپؐ ہیں

آپ ہی کے واسطے تخلیق کا سارا عمل
زیست کے پیچھے جو ٹھہرے کارفرما آپؐ ہیں

جس سے خوش حاصل ہوئی ہے سرزمینِ زندگی
وہ تلطّف آشنا رحمت کا دریا آپؐ ہیں

عدل و احساں کا نظامِ جانفزا جس نے دیا
وہ محبت آفریں، رحمت سراپا آپؐ ہیں

حرفِ آخر جانیے تائبؔ یہ ارشادِ خدا
اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپؐ ہیں

~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~

O

تازہ امنگ جاگی دلِ عندلیب میں
دیکھی بہارِ جلوہ جو روضِ حبیبؐ میں

اُس کے سُرور ہی سے نہ نکلوں تمام عمر
اک بار ہو جو ان کی زیارت نصیب میں

ان دوریوں کو رنگِ حضوری عطا کریں
ہمت سفر کی اب نہیں باقی غریب میں

کردار بے مثال تو گفتار لاجواب
ہر وصف تھا کمال پہ حق کے حبیبؐ میں

دیکھی سحر اذانِ بلالی پہ پھوٹتی
کیا بات تھی رسولِ خدا کے نقیب میں

فکر و نظر کو ملتی ہے تابؔ وہیں جلا
جو شہر ہے نہایا ہوا نور و طیب میں

~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~

O

اٹھنے کی تاب ہی نہ ہو جانِ ضعیف میں
ایسے پڑا رہوں قدمینِ شریف میں

طیبہ کی سمت میں نے جو قصدِ سفر کیا
طاقت کہاں سے آ گئی جسمِ نحیف میں

جب اُن کی یادِ پاک کو دل میں بسالیا
پیدا ہوئیں لطافتیں روحِ کثیف میں

ان کی توجہ ہے مرے باطن میں ضوفشاں
موسم ربیع کا ہے جو فصلِ خریف میں

دیکھی گئی نہ ان کی جبیں پر کبھی شکن
برداشت تھی کمالِ مزاجِ لطیف میں

اللہ رے شانِ عدل و مساوات آپؐ کی
تائبؔ رکھا نہ فرق حریف و حلیف میں

~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~

○

جسے خالقِ عالمیں نے پکارا سراجاً منیرا
وہ حُسنِ ہویدا ، وہ نورِ سراپا، سراجاً منیرا

ہدایت کا اک جگمگاتا سویرا جو ہمراہ لایا
جگر جس نے ظلماتِ دوراں کا چیرا سراجاً منیرا

وہ جس کے قدم سے بہاروں کے چشمے زمانے میں پھوٹے
ہوا جس کے دم سے جہاں میں اجالا سراجاً منیرا

جو خاتِم بھی ہے اور خاتَم بھی ہے انبیا و رسل کا
وہ یٰسٓ وہ طٰہٰ ، وہ روشن منارہ سراجاً منیرا

وہی صاحبِ قولِ فیصل جو ٹھہرا ہے برہانِ محکم
سدا جس کے جلوے ہیں تازہ بتازہ سراجاً منیرا

معلّمِ کتاب اور حکمت کا تائب وہ ہادی ، وہ منذر
وہ احمدؐ ، محمدؐ ، بشیراً نذیرا ، سراجاً منیرا

~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~

O

تو روشنی کا پھول ہے یا ایہاالرسولؐ
تو آخری رسولؐ ہے یا ایہاالرسولؐ

ساعت ہر آنے والی ہے بہتر ترے لیے
تو کس لیے ملول ہے یا ایہاالرسولؐ

پاکیزہ کرنے والا ہے تو ہی نفوس کا
تو رہبرِ عقول ہے یا ایہاالرسولؐ

کافی ہے تیری شرع ہر اک عہد کے لیے
تو سربسر اصول ہے یا ایہاالرسولؐ

جو تیرے کاروان کے قدموں کی دین ہے
سرمہ مرا وہ دھول ہے یا ایہاالرسولؐ

آشوب میں بھی ہے تری امت جو سرخرو
تیری دعا قبول ہے یا ایہاالرسولؐ

تائب ترے حضور جو لایا ہے بہرِ نذر
وہ الفتِ بتولؓ ہے یا ایہاالرسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

○

پہنچا ہوں روبروئے حرم صاحبِ حرم
فرمایئے نگاہِ کرم صاحبِ حرم

ہر دم توجہات کا طالب دلِ نزار
محتاجِ لطف دیدۂ نم صاحبِ حرم

سامانِ اشک و آہ میسّر ہو ہر گھڑی
کیف و سرور یوں ہو بہم صاحبِ حرم

خلقِ خدا ہے نت نئے آشوب سے دوچار
رحمت مآب ، میرِامم ، صاحبِ حرم

امت حضورؐ کی ہے عجب ابتلاؤں میں
پیہم ہے اس پہ یورشِ غم صاحبِ حرم

دستِ دعا اٹھائیے ملّت کے واسطے
ٹوٹے حصارِ کرب و الم صاحبِ حرم

تائب ہوا ہے طالبِ رحمت جناب سے
ہو اب تو سدِّ بابِ ستم صاحبِ حرم

صلی اللہ علیہ وسلم

میں صرف حرفِ تمنا ہوں یا رسول اللہؐ
بس اک نگاہ کا جویا ہوں یا رسول اللہؐ

وہ دل ہوں جس میں کسک آپ ہی کے نام سے ہے
اسی صدا پہ دھڑکتا ہوں یا رسول اللہؐ

زمینِ شور کا اک بے گیاہ ٹکڑا ہوں
سحابِ لطف کا پیاسا ہوں یا رسول اللہؐ

حقیر میری نظر میں ہے دولتِ دنیا
فقیر تیری گلی کا ہوں یا رسول اللہؐ

رفاقت آپ کی ہر دم مجھے نصیب رہے
میں اس جہاں میں اکیلا ہوں یا رسول اللہؐ

○

آپ ہیں جانِ ارض و سما
شانِ خلقِ خدا آپ ہیں
زندگی کی بہار آپ سے،
حُسن ہر دور کا آپ ہیں

سر سے پا تک محمدؐ ہیں آپ
اور محمودؐ و احمدؐ ہیں آپ
افتخارِ اب وجد ہیں آپ،
خاتم الانبیا آپ ہیں

شاہِ دنیا و عقبیٰ حضورؐ
جاں نواز و دل آرا حضورؐ
خوش لقا، خوش ادا، خوش نوا
مجتبیٰ، مصطفاؐ آپ ہیں

آپ ہیں شاہِ والا نسب،
خیرِ خَلق اور محبوبِ رب
آپ ہیں روحِ صدق و صفا،
آبروئے وفا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی دوسرا
آسکا ہے نہ اب آئے گا
آپ تاحشر ہیں رہنما،
آفتابِ ہدیٰ آپ ہیں

کیوں نہ گُن آپ کے گائیں ہم،
آپ سے جب سکوں پائیں ہم
کیوں گناہوں پہ گھبرائیں ہم
جب شفیع الورا آپ ہیں

نطق ہے عالمِ رنگ و بو،
خُلق قرآن ہے ہو بہو
آپ تائبؔ کی ہیں آبرو
بے نوا کی نوا آپ ہیں

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

طیبہ میں پہلا نقش حَسَنْ مسجدِ قُبا
تقویٰ کا دلنواز چمن مسجدِ قُبا

بنیاد جس کی رکھی نبیؐ و صحابہؓ نے
سر جلوۂ تجلّیٔ فن مسجدِ قُبا

جو پہلے دن سے حسنِ عمل پر ہے استوار
وہ یادگارِ شاہِ زمن مسجدِ قُبا

موزوں تھی جو عبادتِ سرکارؐ کے لیے
ضوبار زیرِ چرخِ کُہن مسجدِ قُبا

عمرہ سا اجر رکھتی ہے جس میں نمازِ عام
تاریک شب میں پھوٹی کرن مسجدِ قُبا

~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~

O

حرم کا دیدۂ بیدار روضۃ الجنۃ
ازل نما ، ابد آثار روضۃ الجنۃ

جہاں پہنچ کے سکوں پائے دیدہ بھی ، دل بھی
وہ پُر بہار و پُر انوار روضۃ الجنۃ

ہر اسطوانہ ہے عہدِ رسولؐ کا عکّاس
نہ کیوں ہو اور ضیا بار روضۃ الجنۃ

سدا دکھاتا ہے خیرالقرون کے منظر
ہے گویا آئنہ بردار روضۃ الجنۃ

مہک رہا ہے جو انفاسِ زیست پرور سے
وہ حسن و خیر کا گلزار روضۃ الجنہ

بہار زیست ہے وہ روضہ جانِ اہلِ نظر
نشاطِ خاطرِ ابرار روضۃ الجنہ

~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~

O

کچھ ایسے صاحبِ اعزاز ہیں آپؐ
زمین و آسمان کا ناز ہیں آپؐ

محبت ہی محبت آپ کا دیں
سراپا حُسن اور اعجاز ہیں آپؐ

ہمیشہ گونجنے والی جہاں میں
فلاح و خیر کی آواز ہیں آپؐ

بھرم آدم کا قائم آپ سے ہے
رگِ فطرت کا سوز و ساز ہیں آپؐ

ہوا اتمامِ نعمت آپ ہی پر
سعادت کی حدِ پرواز ہیں آپؐ

نہیں عقل و خرد کو دخل جس میں
وہ سربستہ جہانِ راز ہیں آپؐ

ہدایت آپ پر ہے ختم تاآب
اگر تخلیق کا آغاز ہیں آپؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

O

قلب ہے پُر سکوں آپؐ کے شہر میں
للہ الحمد ہوں آپ کے شہر میں

ہر گھڑی رخ ہے سوئے حریمِ نبیؐ
وقت کٹتا ہے یوں آپ کے شہر میں

روحِ پژمردہ میں پھول کھلنے لگیں
جب اذانیں سنوں آپ کے شہر میں

پورے کیسے ادب کے تقاضے کروں
دم بخود سا رہوں آپ کے شہر میں

عَیر سے ثَور تک سب نشاں دیکھ کر
جاں تصدق کروں آپ کے شہر میں

چلتا پھرتا ہوا آپ کو پاؤں میں
جس طرف بھی تکوں آپ کے شہر میں

تائبؔ ارمان بس رہ گیا ہے یہی
اب جیوں اور مروں آپ کے شہر میں

صلی اللہ علیہ وسلم

○

دیتا نئی حیات ہے عشقِ رسولؐ پاک
کرتا عطا ثبات ہے عشقِ رسولؐ پاک

جس کے مکین ہیں غمِ دوراں سے بے نیاز
اک ایسی کائنات ہے عشقِ رسولؐ پاک

دنیا و آخرت میں ہے ضامن فلاح کا
پروانۂ نجات ہے عشقِ رسولؐ پاک

لذّت کو اس کی جانتے ہیں اس کے آشنا
اک ایسی واردات ہے عشقِ رسولؐ پاک

منزل کا حکم رکھتا ہے تائبؔ سلوک میں
گویا شعورِ ذات ہے عشقِ رسولؐ پاک

~~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~~

○

بابِ انعام کھلا رحمتِ عالم کے طفیل
دینِ اسلام ملا رحمتِ عالم کے طفیل

قرن ہا قرن بھٹکتی رہی ظلمت میں حیات
ہوئی پُر نور فضا رحمتِ عالم کے طفیل

خیر و شر میں نہ تمیز آپ سے پہلے تھی کوئی
فرق دونوں میں ہوا رحمتِ عالم کے طفیل

ہوئی تکمیلِ نبوت شہِ اکرم کے سبب
یہ چمن پھولا پھلا رحمتِ عالم کے طفیل

حُسن اور خیر کی کلیوں سے خدا نے تائبؔ
دامنِ زیست بھرا رحمتِ عالم کے طفیل

O

دیس میرا ہے گلستاں نعت کا
جس میں روشن تر ہے امکاں نعت کا

نعت گو پہلے تھے کم کم اور اب
ہر کوئی رکھتا ہے ارماں نعت کا

پاتے ہیں مضموں سدا اہلِ طلب
ہے خزانہ گویا قرآں نعت کا

سیرتِ اطہر پہ جب ڈالی نظر
بھر گیا پھولوں سے داماں نعت کا

میری جاں قربان انؐ کی ذات کے
جن سے ہے سب ساز و ساماں نعت کا

کام آئی ہے دعا ماں باپ کی
راس آیا فن کو عنواں نعت کا

کیوں نہ دنیا سے ہو تائبؔ بے نیاز
جس نے پایا گوہرستاں نعت کا

ﷺ

○

ایمان کی بنیاد محمدؐ کی محبت
انعامِ خداداد محمدؐ کی محبت

ہر حال میں ہوں پیشِ نظر اس کے تقاضے
ہر آن رہے یاد محمدؐ کی محبت

اس دل پہ فدا گلشنِ جنت کی بہاریں
جس دل میں ہو آباد محمدؐ کی محبت

بنتی ہے یہ آلام کے ماروں کا سہارا
رکھتی ہے سدا شاد محمدؐ کی محبت

تائبؔ غمِ دوراں کی کشاکش سے دلوں کو
کردیتی ہے آزاد محمدؐ کی محبت

~~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~~

اللہ غنی رتبہ و توقیرِ پیمبرؐ
دارین کی ہر خیر ہے جاگیرِ پیمبرؐ

ہر آن مشیّت رہی دمسازِ رسالت
تقدیر بداماں رہی تدبیرِ پیمبرؐ

فرقِ حق و باطل کے لیے میان سے نکلی
مجبور کے حق میں اٹھی شمشیرِ پیمبرؐ

اللہ نے دی بخششِ اُمت کی بشارت
دیکھا نہ گیا نالۂ شبگیرِ پیمبرؐ

بستی ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
تائبؔ مری آنکھوں میں ہے تنویرِ پیمبرؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

جشنِ میلادالنبیؐ

O

گردشِ دوراں کا درماں جشنِ میلاد النبیؐ
ہے بہاراں در بہاراں جشنِ میلاد النبیؐ

جگمگا اٹھے ہیں بام و در بھی قلب و روح بھی
ہے ضیا پاش وگل افشاں جشنِ میلاد النبیؐ

رحمتہ للعالمیں کی آمد آمد کے طفیل
رحمتِ ایزد کا عنواں جشنِ میلاد النبیؐ

ساتھ لاتا ہے ہوائیں انبساط و کیف کی
درد وغم میں راحتِ جاں جشنِ میلاد النبیؐ

لے کے آتا ہے ربیع الاوّل اک طرفہ بہار
حُسن کرتا ہے فراواں جشنِ میلاد النبیؐ

عنبریں اس سے ہیں گلیاں میری ارضِ پاک کی
نعت و سیرت کا گلستاں جشنِ میلاد النبیؐ

حق تعالیٰ کی خوشی اور قُربِ آقاؐ کی سبیل
خیر اور تسکیں کا ساماں جشنِ میلاد النبیؐ

ﷺ

ربیع الاوّل

○

ماہِ ذیشان ربیع الاوّل
زیست عنوان ربیع الاوّل

آمدِ رحمتِؐ عالم کے طفیل
وقت کی جان ربیع الاوّل

ساتھ لاتا ہے جو پیغامِ سُرور
ایسا مہمان ربیع الاوّل

بے قراری کو مٹانے والا
شوق سامان ربیع الاوّل

جس کی خوشبو سے زمانے مہکے
بادِ بستان ربیع الاوّل

لائے ایماں کی بہارِ تازہ
زمزمہ خوان ربیع الاوّل

حق کا ہے خَلقِ خدا پر نائبؔ
خاص احسان ربیع الاوّل

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

شبِ معراج

٥

رفعت مرے آقاؐ نے وہ پائی شبِ معراج
تھی زیرِ قدم ساری خدائی شبِ معراج

جب لے گیا حق مکّہ سے تا مسجدِ اقصیٰ
محبوبؐ کو ہر شان دکھائی شبِ معراج

ہر فاصلہ اور وقت کیا آپ نے تسخیر
تھی دیدنی بندے کی بڑائی شبِ معراج

طے کر کے سب افلاک گئے عرش پہ جب آپ
سب عرشیوں نے خوب منائی شبِ معراج

سرکارؐ ہوئے لوح و قلم کے بھی مشاہد
ہر شے انھیں خالق نے دکھائی شبِ معراج

قوسین سے آگے تھی کہیں آپ کی منزل
کس جا نہ ہوئی ان کی رسائی شبِ معراج

آقاؐ کا یہ احسان نہیں بھولنے والا
اُمت نہ کسی وقت بُھلائی شبِ معراج

جب گفت و شنید آپ کی حق سے ہوئی تائب
کیا کیا نہ ہوئی عقدہ کشائی شبِ معراج

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

ثبت دل پر جو مہرِ نبوت ہوئی
زیست پُرمایہ و باسعادت ہوئی

ذہن اڑنے لگا سوئے شہرِ نبیؐ
نعت پہ جب بھی مائل طبیعت ہوئی

عَیر سے ثَور تک نور ہی نور تھا
وادئ نور جس سے عبارت ہوئی

مرکزِ چشم پایا حریمِ نبیؐ
دو جہاں سے فزوں جس کی عزّت ہوئی

جس میں آرام فرما ہوا وہ جسد
ساری تخلیق جس کی بدولت ہوئی

وہ نبیؐ جس نے تسخیر عالم کیے
وہ نبیؐ ختم جس پر نبوّت ہوئی

وہ نبیؐ دین جس پر مکمل ہوا
وہ نبیؐ جس پہ تکمیلِ نعمت ہوئی

جس کے دم سے ہے دارین میں دلکشی
زندگی جس سے ہے خوبصورت ہوئی

دہر میں وہ ریاست ہوئی جلوہ گر
جس میں توقیرمند آدمیت ہوئی

اُس حرم کے خدوخال آئے نظر
مجھ پہ ظاہر عجب معنویت ہوئی

چار سے بڑھ کے مینار دس ہو گئے
میرے سینے میں بھی اور وسعت ہوئی

آئے سرکارؐ دستار پہنے نظر
گنبدِ سبز کی جب زیارت ہوئی

دیکھے حجراتِ اقدس کے اجلے نشاں
کس طرح منکشف آیت ہوئی

بابِ جبریل پر دیکھے روح الامیں
بعدِ خندق جو در پیش خدمت ہوئی

وہ حرم ہے رسولِؐ خدا کا حرم
عشق سے جس کے سرشار اُمّت ہوئی

جس کی وسعت کا صنعا تک امکان ہے
جیسے محبوبِؐ حق کی اشارت ہوئی

کوئی در کوئی دہلیز ہی چومتے
اُس حرم میں کب اتنی بھی جرات ہوئی

روضۂ خلد کے اسطوانات سے
دُور ہونے کی کیوں مجھ کو ہمت ہوئی

دور ہوتے ہی حنّانہ رونے لگی
مجھ کو حاصل نہ اتنی بھی قدرت ہوئی

اڑ کے جاتا بقیعِ پُر انوار تک
طائرانِ حرم سی نہ قسمت ہوئی

جب بھی دیکھا احد رشک آیا مجھے
جس کو حاصل نبیؐ کی محبت ہوئی

پیار جس نے حبیبِؐ خدا سے کیا
جنت میں جس کے شہؐ کی رفاقت ہوئی

وہ عقیق اور غابہ کی پہنائیاں
جن سے کیا کیا نہ دل کی ضیافت ہوئی

آب ہو کہ تراب و ہوا طیبہ کی
ایک اک چیز پیغامِ راحت ہوئی

اُن کے دربار میں جب ہوئی حاضری
کارگر میرے لہجے کی لکنت ہوئی

کیا مبارک زمانہ تھا، کیا لوگ تھے
جن کی تقدیر میں ان کی صحبت ہوئی

وہ کہیں بھی رہیں آپؐ کے پاس ہیں
حبِ سرکارؐ جن کو ودیعت ہوئی

میں جو منسوب شاہِ اممؐ سے ہوا
حال پہ میرے کیا کیا نہ رحمت ہوئی

اس کو بھی ایک انعام سمجھا ہوں میں
گیارہویں حاضری کی جو نیّت ہوئی

ویزے کی انتظاری میں گزرے جو دن
حاصل ان میں بھی اک طرفہ لذت ہوئی

مکّہ و طیبہ جانے میں پھر دیر کیا
گر خدا و نبیؐ کی اجازت ہوئی

دیکھیے کب یہ آتی ہے تائبؔ خبر
چل کہ ختم اب تری شامِ غربت ہوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

کوثریہ

سہ مصرعی نظم پاروں کو کچھ اختلافات کے ساتھ ثلاثی،
ہائیکو اور ماہیا کہا گیا، مگر میں نے نعتیہ سہ مصرعی نظم پاروں کو
سورہ ''الکوثر'' کے تتبع میں تینوں ہم قافیہ اور ہم وزن مصرعوں
کی صورت دے کر ''کوثریہ'' نام دیا ہے۔

خیرِ کثیر اعزازِ پیمبرؐ
فرماتا ہے معطیٰ اکبر
اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١

O

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پڑھ کے لکھوں حمدِ خدائے حکیم
تازہ رکھے فکر وہ نورِ قدیم

O

جوہرِ تخلیق الف ۔ لام ۔ میم
عرضِ مقامات وہ ذاتِ عظیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعدہ ، نعتِ رسولؐ کریم

جن کو ملا رتبۂ خُلقِ عظیم

○

منبعِ ہر مدح وہ اسمِ شریف

زندگی و بندگی میں جو منیف

فیض کا ان کے امیں دینِ حنیف

O

نور تیرا ہے سرِ آغازِ حیات
تجھ سے ہر قدرِ حسیں کا اثبات
تجھ پہ ہر آن درود و صلوٰت

O

اے جمالِ عمل اے شانِ سخن
ذکر تیرا رہے عنوانِ سخن
رشکِ گلشن ہو بیابانِ سخن

O

طبعِ سادہ میں ترا رنگ آئے
دلنوازی کا مجھے ڈھنگ آئے
نعت میں کوثری آہنگ آئے

O

اشک کو مطلعِ اظہار بنایا جائے
حالِ دل رحمتِ عالم کو سنایا جائے
بوجھ اس طور طبیعت سے ہٹایا جائے

○

اے گلِ نوبہارِ محبوبی
رونقِ لالہ زارِ محبوبی
آپ ہیں شاہکارِ محبوبی

○

حلقۂ مصطفےٰ میں رہتے ہیں
گم نبیؐ کی ولا میں رہتے ہیں
اک منزہ فضا میں رہتے ہیں

O

جلوۂ الکتاب دیکھا ہے
روئے رحمت مآب دیکھا ہے
کس زمانے کا خواب دیکھا ہے

O

سبز گنبد جو روبرو ہوتا
اشک سے ہر گھڑی وضو ہوتا
نور ہی نور چار سو ہوتا

O

دردِ ہستی کا مداوا تو ہے
ٹوٹے شیشوں کا مسیحا تو ہے
مہرباں سارے جہاں کا تو ہے

O

روح کے زخم دکھاؤں کس کو
داستاں دل کی سناؤں کس کو
رازداں اور بناؤں کس کو

O

میرے حق میں بھی ہو جبریلِؑ امیں کی تائید
نعت سے کرتا رہوں فتنہ و شر کی تردید
میری تقدیم یہی ہے ، یہی ٹھہرے تجدید

O

سوچنا چاہا جو اس ذات کو یکسو ہو کر
لفظ آنکھوں سے رواں ہوگئے آنسو ہو کر
میں بکھرتا ہی گیا دہر میں خوشبو ہو کر

O

درکار پئے نعت ہے پیرایۂ فن اور
اس رہ کے مسافر کا ہے رخت اور چلن اور
کام آتا ہے دربارِ رسالت میں سخن اور

O

نعلینِ مبارک ہیں جو حجرات سے باہر
اترے ہوئے دو چاند ہیں طیّبہ کی زمیں پر
کرتے ہیں دل و دیدۂ عالم کو منور

O

خوشبوئے مدینہ سے لدی بادِ صبا بھیج
یا ذکر کا القا جو کرے ایسی ہوا بھیج
یارب مری جانب کوئی پیغامِ شفا بھیج

O

جب لفظ میں ہو پائے نہ اظہارِ عقیدت
آنکھوں میں اُمڈ آتے ہیں انوارِ عقیدت
مہکا ہوا لگتا ہے چمن زارِ عقیدت

○

رکھتا ہے کشش عالمِ فانی اُسی دم سے
آفاق کی سانسوں میں روانی اُسی دم سے
جاری ہے مری زمزمہ خوانی اُسی دم سے

○

اللہ غنی رحمتِ سلطانِ مدینہ
حاضر ہوں سرِ جنتِ سلطانِ مدینہ
ہوتی ہے ادا مدحتِ سلطانِ مدینہ

O

حاضر درِ نبیؐ پہ ہیں ان کے کرم سے ہم

کہتے ہیں دل کی بات امیرِ حرم سے ہم

الفاظ میں کبھی تو کبھی چشمِ نم سے ہم

O

دربارِ مصطفےٰؐ میں گم صم کھڑا ہوا ہوں

یوں صاحبِ حرم کو تسلیم کہہ رہا ہوں

دامانِ آرزو کو معمور دیکھتا ہوں

○

مرکزِ فکر و فن ہے کون شاہِؐ حجاز کے سوا
لب پہ ہو کیوں کوئی سخن حرفِ نیاز کے سوا
چاہیے برگ و ساز کیا جذب و گداز کے سوا

○

امیِؐ نکتہ داں ہوا علم و ہنر کی آبرو
عمرِ حضورِؐ پاک ہے شام و سحر کی آبرو
یعنی ہے ذاتِ مصطفٰے نوعِ بشر کی آبرو

○

جہاں میں سرورِ عالمؐ کی رحمت کام آئے گی
قیامت میں شہِ دیںؐ کی شفاعت کام آئے گی
کسی عالم میں ہوں آقاؐ کی نسبت کام آئے گی

○

نرالا آپ کا دیں ہے نرالی آپ کی ہستی
ہوئے بس آپ ہی سارے زمانوں کے لیے ہادی
فدا ہوں آپ پر میرے اب و جد اور دل و جاں بھی

O

آپ کا اسمِ مبارک جب گل افشاں ہوگیا
رنگ اور خوشبو سے پُر ہستی کا داماں ہوگیا
نور سے معمور ہر دشتِ دل و جاں ہوگیا

O

آپ کے دربار میں عبدِ گنہگار آگیا
سن کے جاؤ کَ لبِ حق سے ستم گار آگیا
لے کے امیدِ شفاعت زار و لاچار آگیا

O

چلا ہے خیر کا ہر سلسلہ مدینے سے
کہ نور پاش ہیں خیر الوریٰ مدینے سے
سدا رہے گا مرا رابطہ مدینے سے

O

عجب سکون میسر ہوا مدینے میں
لگی ہوا بھی مجھے آشنا مدینے میں
تراب و آب بھی تھے دلکشا مدینے میں

○

یا الٰہی رنگ لائے نسبتِ خیرالانامؐ
عام ہو دنیا میں نورِ سیرتِ خیرالانامؐ
دو جہاں میں سُرخرو ہو امتِ خیرالانامؐ

○

نغمۂ حق تار دل کے چھیڑتا ہے آج بھی
خطبۂ آخر نبیؐ کا گونجتا ہے آج بھی
میری نظروں میں وہ روئے پرضیا ہے آج بھی

O

نبیؐ کی نعت مرا مستقل حوالہ ہے
سرِنیاز پہ رحمت کا ظل حوالہ ہے
درونِ سینہ، تب و تابِ دل حوالہ ہے

O

خراب کیوں ہے مرا حال یا رسول اللہؐ
کرم کی ایک نظر ڈال یا رسول اللہؐ
بڑھے سدا ترا اقبال یا رسول اللہؐ

○

نورِ نبیؐ جو چمکا سرِ وادیٔ عقیق
جلوہ خدا کا دیکھا سرِ وادیٔ عقیق
ہر سمت حسن بکھرا سرِ وادیٔ عقیق

○

مقصودِ کائنات نبیؐ کا دیارِ نور
اقلیمِ حُسن، ارضِ تمنا، دیارِ نور
اہلِ جہاں کی آنکھ کا تارا دیارِ نور

O

حریمِ تمنا حریمِ رسالت
سکینت کی دنیا حریمِ رسالت
تجلّی سراپا حریمِ رسالت

O

سنو میری فریاد یا ربِ کعبہ
کرو میری امداد یا ربِ کعبہ
کہ دل ہو مرا شاد یا ربِ کعبہ

نعت شریف

تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا
نورِ ظہورِ مصطفےؐ حسن ہے ماہ و سال کا

آئینۂ مقال میں عکس کلامِ ذات کے
خُلقِ عظیم آپ کا معجزہ ہے خصال کا

سیرت و صورت نبیؐ، تابشِ راہِ زندگی
زور ہیں وہ کلام کا، نور ہیں وہ خیال کا

گردشِ دہر لاسکے کیسے مثال آپ کی
ثانی کوئی جہان میں جب نہ ملے بلالؓ کا

دامنِ دل بھرا ہوا کیف کے موتیوں سے تھا
آپ کے در پہ جس گھڑی ہوش نہ تھا سوال کا

دوریوں میں حضوریاں کیسی ہیں لذت آفریں
نغمہ ء نعتِ مصطفےٰ ﷺ زمزمہ ہے وصال کا

صلی اللہ علیہ وسلم

نغمۂ نعت

وہ نورِ جاں افق آرا ہوا ہے
ہر اک غنچہ ثنا پیرا ہوا ہے

اتر آیا ہے کیسا موسمِ گُل
بہاراں آشنا صحرا ہوا ہے

منڈیر اپنی ہے روشن جس کے اوپر
دِیا اس نام کا رکھا ہوا ہے

محبّتِ انس و جاں کی ہے محبت
وہ جس سے میرا دل پگھلا ہوا ہے

جدا کعبے سے ہوتے ہیں محمدؐ
یہ منظر آنکھ میں ٹھہرا ہوا ہے

رفیقِ ثور کو پا کر پریشاں
پئے تسکیں کوئی گویا ہوا ہے

تکے جاتی ہے اس کو امِّ معبد
جو مہتاب اس کے گھر اترا ہوا ہے

ثنیہ سے اُدھر کچھ بچیوں نے
خوشی کا زمزمہ چھیڑا ہوا ہے

مدینے میں ہے کس کا خیر مقدم
ہر اک نے بابِ دل کھولا ہوا ہے

مرے سرکارؐ ہی کے دم قدم سے
مزاجِ زندگی بدلا ہوا ہے

انہی کا خوانِ رحمت ہے جو تائب
افق سے تا افق پھیلا ہوا ہے

☆☆☆☆

نعت

دین و دنیا کی قیادت آپؐ کو بخشی گئی
زندگی افروز دعوت آپؐ کو بخشی گئی

جس سے پائیں گی ہدایت تا ابد اقوامِ دہر
ایسی بے پایاں رسالت آپؐ کو بخشی گئی

اوّلیت کا شرف بخشا گیا تخلیق میں
عزتِ ختمِ نبوت آپؐ کو بخشی گئی

زندگی کو کر دیا جس نے لطافت آشنا
سادگی میں وہ نفاست آپؐ کو بخشی گئی

مسکراہٹ سے کھل اٹھتے تھے در و دیوار بھی
ایسی جاں افروز صورت آپؐ کو بخشی گئی

زیست کا ہر شعبہ جس سے نور پائے گا سدا
وہ سراپا حسن سیرت آپ کو بخشی گئی

جو پہنچتی ہی رہے گی سب عوالم تک مدام
ایسی لا محدود رحمت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ کا ہر لفظ ہے معجز نما و دلکشا
کچھ عجب روحِ بلاغت آپؐ کو بخشی گئی

وصف سب پیغمبروں کے آپؐ میں یکجا ہوئے
سب رسولوں کی امامت آپؐ کو بخشی گئی

ہوتے مرعوب اک مہینے کی مسافت سے عدو
قدرتی جاہ و جلالت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ ہی کے فیض سے ساری زمیں ہے سجدہ گاہ
ایسی عالمگیر وسعت آپؐ کو بخشی گئی

ہر گھڑی ایقانِ حضرتؐ کا بھرم رکھا گیا
ہر قدم پر فتح و نصرت آپؐ کو بخشی گئی

ہوگیا مالِ غنیمت آپؐ کی خاطر حلال
فقر میں ہر ایک نعمت آپؐ کو بخشی گئی

شرمساری سے بچا لیتی تھی جو مجرم کو بھی
چشم پوشی کی وہ عادت آپؐ کو بخشی گئی

منحصر عصیاں شعاروں کی ہے جس پر مغفرت
ایسی توفیقِ شفاعت آپؐ کو بخشی گئی

اپنی امت کے لیے ہوں گے نہ کیوں وہ فکر مند
جب خدائی کی محبت آپؐ کو بخشی گئی

بعدِ محشر بھی نہ آئے گا جسے تابِ زوال
ایسی شانِ بے نہایت آپؐ کو بخشی گئی

○

رل جاوے جے پہنچ حضوروں ازلی نور دی جھلک وکھاواں
اپنی گل توں چانن لے کے بھلک دے متّھے نوں لشکاواں

گاون ملک ترانے اوہدے خدمت گار زمانے اوہدے
چاکر اوہدے چن تے سورج نوکر اوہدیاں دُھپّاں چھاواں

ہر مسئلے دا اُس حل دسیا سبھ نوں جیون دا ول دسیا
اوہدے حکماں اُتّے چل کے مَیں آدم دا مان ودھاواں

پھُل کھڑے نیں خُلق نبیؐ دے آسے پاسے چار چوفیرے
اپنے سُنجّے ویہڑے نوں مَیں کیوں نہ فر گلزار بناواں

حق سچ والے امبراں اُتّے جگ مگ کردے قول اوسے دے
عدل انصاف دی دُنیا اندر سبھ توں اُچّا اوہدا ناواں

ذکر اوہدا جند جان اے میری ایہو جان پچھان اے میری
ایہو دُعا اے تائبؔ جگ نوں ذکر ایہو ای کردا جاواں

سِسک متراں دی

مُک گئی کالی رات غماں دی کِھنڈ کھنڈ پئی خوشبو فجراں دی
چمکے شہر گراں تے بیلے اِنج ہوئی کِن مِن کرناں دی
چُپ چپیتی رخصت ہوئی دُنیا وِچوں فصل خزاں دی
تن من دے وِچ جان لگا رنگ لیائی سِسک متراں دی
اوس سمے وِچ مَیں جا پُجّا ٹپ کے کندھ چودہ صدیاں دی
اُس نوں غارِ حرا وِچ ڈِٹھا جس بدلی تقدیر دِناں دی
مَیں وی ٹوراں گل اوسے توں جس توں ٹُردی گل کرماں دی
فرد ڈِٹھی اوہ ذاتِ صفا تے خالق ول خلقت نوں بلاندی
طائف دے لئی پھُل پھُل منگے جتھے بارش سی پتھراں دی
شیما بچپن دے وِچ ڈِٹھی جس دے سر تے چھاں بدلاں دی
ارقم دے پُت زیدؓ نے ڈِٹھی ہرنی کلمہ جہدا الاندی
لبھے کوئی مثال نہ جسدے اُچے خلق تے سُچے نیاں دی
علم ہے جسدے در دا نوکر عقل ہے جس دے گھر دی باندی
جس دا ذکر ہے لُوں لُوں کردا جس دے گیت ہے نس نس گاندی
کدی نہ جس دی سخی طبیعت مانگت نوں خالی پرتاندی

جس دی ذات گرامی نھاں نھاں — دو جگ وِچ رحمت ورتاندی
جس دی نیویں نظر ازل نوں — ہستی دا سینہ دھڑکاندی
جس دی یاد مبارک اَج وی — رُوحاں دے ویہڑے مہکاندی
جس دی نوری سیرت ہردم — سوچاں وِچ گلزار کھڑاندی
جس دی دعوت رہی ہمیشہ — عزماں دے بوہے کھڑکاندی
اُس دی اُمت دی بے حالی — میتھوں تے نہیں ویکھی جاندی
سُن لے ربا! میرے ہاڑے — حل کر دے مشکل رُوحاں دی
فیر اس چھیکڑلی اُمت نوں — بخش قیادت سبھ قوماں دی
مَیں شاعر کملی والے دا — منگاں خیر سبھ اِنساناں دی
شعر میرے نوں دے تاثیراں — ہِکّھی کر دے کئے دَرداں دی
ربا! میریا سوہنیا ربا! — رُوح میری اے ڈاہڈی ماندی
ڈاروں وِچھڑی کونج دے وانگوں — جِند نمانی رہے کُرلاندی
میری قسمت وِچ وی لکھ دے — دُھوڑ اوہناں روشن راہواں دی
پھُٹ پھُٹ پیندی جنہاں وِچوں — شوخی ہوئے پھُل قدماں دی
مینوں وی اِک وار وکھا دے — اوہ دستی اپنے رنگاں دی
جالی پاک دے کول کھلو کے — ڈالی پیش کراں نعتاں دی

ایسے حالت دے وِچ ٹُٹے
ڈوری تائب دے ساہواں دی

○

کِتھے اوہدی صفت ثنا تے کِتھے میرے اکھر
پر جد اوہدی واز پوے تے بولن تھوتھے اکھر

دَرداں والی تار چھڑے تے چھکن گُنگے جذبے
یاداں والی لو لگے تے چمکن انھے اکھر

اکھر لیکاں، نقش نہ ہوندے جے اوہ نُور نہ ہوندا
اکھراں وِچ مطلب نہ ہوندا جیکر ہوندے اکھر

مَیں ڈٹھیاں نیں اوہدے ناں تے کھڑ کھڑ پیندیاں کلیاں
مَیں ڈٹھے نیں اوہدی یاد وِچ چھم چھم روندے اکھر

کر دیندی اے جیہڑی پَل وِچ اتھروں نوں موتی
طالب اوس نظر دے ہر دم ہین نمانے اکھر

○

ہر کھوٹی تقدیر کھری کر دیون والے
رہ رُلدی نوں شاہ پری کر دیون والے

آپے دس کے نعت لکھن دا طور طریقہ
عیب بھری نوں بھاگ بھری کر دیون والے

بخشن والے میتوں کھُلیاں پاک فضاواں
قیداں وچوں جان بری کر دیون والے

روح رویلاں اوڑاں دے وچ مہکن پیّاں
تانگھ تریلاں نال تری کر دیون والے

دُکھّ پتّرے تے رحمت دا مینہ ورسا کے
اوہدی ہر اک شاخ ہری کر دیون والے

○

پیار نبیؐ دے پرنائے نیں شعراں نوں
بخشی نویں حیاتی میریاں سوچاں نوں

اوہدی سیرت سِدّھا رستہ دَسّے گی
حشر سمے تک آون والیاں نسلاں نوں

اوہدا اسوہ کافی اے ہر دور لئی
ہُن نہیں لوڑ کسے رہبر دی لوکاں نوں

اوسے دا دستُور مُبارک ہے جیہڑا
پُوریاں کرسی ہر ویلے دیاں لوڑاں نوں

رَبّ نے دین مکمّل کیتا اوسے تے
اوسے نے چمکایا ساریاں قدراں نوں

چانن دے ول اوسے آ کے ٹوریا سی
نھیریاں وچوں کڈھ کے سبھ انساناں نوں

سنگل کٹّے اوسے آن غُلامی دے
جیون دا حق دِتّا سَبھ مجبُوراں نوں

اوسے دی اک جھات دے اکھر طالب نیں
دِنیاں بخش زباناں جس نے روڑاں نوں

○

رب دیا پیاریا! مدح تری خس خس مُو مُو پیا کردا
تیرے سوہنے قد دیاں گلاں سرو سرو پیا کردا

مہک اجیہے خُلق تہاڈے دی خلق نوں پچھے لاندی
جگمگ جگمگ راہ تیرے دا کرو کرو پیا کردا

عشق ترے نے پچھنبے وانگوں اندر مُشک مچایا
یاد تری وچ کوئل وانگوں دل کو کو پیا کردا

کملی والیا! نظر کرم دی اج ہر نگھا بندہ
بے قدری دیاں پالیاں دے وچ ٹھرو ٹھرو پیا کردا

تیرا عکس نظر آوندا اے مُرشد باہو اندر
اج وی جس دی دا ز دے اُتے جگ ہُو ہُو پیا کردا

رب نے جد دتے نیں مینوں اپنے درد خزانے
فر کیوں تاثب ہر ویلے میں مرو مرو پیا کردا

○

رب دیا پیاریا کدساہ لیسی روح میری دا پارہ
کد ویکھن گیاں سکدیاں اکھیاں روضہ پاک دوبارہ

تیرا نوری چہرہ تکنا کدوں مقدّر ہوسی
غم دے شوہ وچّوں کد ہوسی میرا پار اُتارا

میرے ماپے، میری آل اولاد ترے توں صدقے
ماندی جندڑی دے روگاں دا کد ہووے گا چارہ

تیرے اک دم بدلے ربّ نے جگ دی راس رچائی
تیرے نغمے دم دم چھوہوے ساہواں دا اکتارا

انگلی لا کے مینوں تیری رحمت ٹوری جاوے
ایتھے اوتھے ہو نہیں سکدا تیرے بناں گزارا

فجریں تیرا نام لواں تے صدقے جا دن مہکاں
راتیں گل کراں جد تری تارے بھرن ہنگارا

حشر دیہاڑے دی تائیب نوں خاص نظر وچ رکھیں
توں وڈیایا جیویں ڈنیب وچ ایہہ اوگن ہارا

پھیلیا جد آپ دی سیرت دا رنگ
پھر گیا اکھاں دے وچ قدرت دا رنگ

جیہڑے پاسے دی نظر چکناں واں مَیں
دیکھناں واں آپ دی رحمت دا رنگ

مُک گئے جھانجھے تے جھیڑے شرک دے
چاہڑیا اِنج آپ نے وحدت دا رنگ

مِٹ گئی کالے تے گورے دی تمیز
اللہ اللہ آپؐ دی اُلفت دا رنگ

ہُن تے یا مولا! وکھا دربار اوہ
ہُن تے چمکا دے مری قسمت دا رنگ

ہُن تے نِمّھی پیندی جاندی اے نظر
ہُن تے اُڈن ہار اے صُورت دا رنگ

حالیؔ تائب ہور کجھ دِن صبر کر
ہور گوہڑا ہون دے چاہت دا رنگ

○

سوال میرا نہ ٹال سائیں — غریب نوں کر نہال سائیں

بنا دے گلزار دل دی روہی — وسا کے ابرِ جمال سائیں

برات سو کے نیں دیندے ہو کے — خیال نوں تیری بھال سائیں

سنان اَدھی صدی دے قصّے — غلام دے پچھتّے وال سائیں

نہ ویکھ اندر مرے دی کالکھ — توں لج تعلق دی پال سائیں

تری نظر دا پچرو کا طالب — فقیر دا مندا حال سائیں

سکون برباد ہویا دل دا — زمانے چلّی اوہ چال سائیں

کدورتاں دا اے راج تھاں تھاں — محبتاں دا اے کال سائیں

ترے کرم دی کراں شکایت — مری ایہہ کتھّے مجال سائیں

میں ڈگ پیا ہوندا مدّتاں دا — جے توں نہ رکھدوں سنبھال سائیں

توں مان بے وس دا ایں بنردا — توں بے نوا دا بھیال سائیں

کدی نہ دبیا مَیں ظلم کولوں ۔۔۔ تری حمایت سی نال سائیں
کراں جے گل تیریاں عظمتاں دی ۔۔۔ لیا واں کتھوں مثال سائیں
حبیب ربّ دا اے کون نئیں بن ۔۔۔ ہے ختم جس تے کمال سائیں

وکھادے اُمّت نوں مُنہ خوشی دا
گزردے جاندے نیں سال سائیں

گھڑی مڑی جی بھر آوندا اے
یاد اوہ نور نگر آوندا اے

بھندیاں اٹھدیاں ٹردیاں پھردیاں
روضہ پاک نظر آوندا اے

ادیوں اکھ جھکی نہیں جاندی
سامنے جد اوہ در آوندا اے

حرف لباں تے اون دی تھاویں
اکھیاں دے وچ تر آوندا اے

روح انج راضی ہو جاندی اے
جویں مسافر گھر آوندا اے

اوہدے دَرد بناں کد تائبؔ
شعر گلّاں سنے تر آوندا اے

○

نیویں اے اسمان دی گردن وی جس دے احسانوں
جِن انسان فرشتے اوہدے نوکر دِلوں بجانوں

لفظ نہ کوئی جس دے اندر اوہدا اَدب سماوے
ڈردا ڈردا جھکدا جھکدا کڈھاں بول زبانوں

جد اوہ شکل خیالاں دے وِچ آوے دِن چڑھ جاوے
پے پے جاوے شام جدوں دی اُسکے شام دھیانوں

ویکھیے کدوں جواب آوندا اے اوہناں دا اُس دیسوں
رُقعے جیہڑے لِکھ لِکھ ٹورے نیں مَیں پاکستانوں

جنہاں اوہنوں صاحب جاتا رب اوہناں تے راضی
جیہڑے اوہدی حدوں نکلے اوہ خارج ایمانوں

جیہڑے اوہدے درتے اڑے اوہناں منصب پائے
جنہاں اُس توں مکھ بھنوائے رَدّے گئے جہانوں

بنی سہارا جگ دیاں ماڑیاں تے مظلوماں کارن
جدوں کدی وی نکلی تا ئیں اوہدی تیغ میانوں

دردی ایں جگ دا غم دے اسیراں دی سار لے
سخیاں دے بادشاہا فقیراں دی سار لے

توں ساڈے سینیاں دیاں زخماں تے پا نظر
توں ساڈے گلیاں دیاں لیراں دی سار لے

لیکھاں دے وانگ ایہہ وی کِتے ٹُٹے سوں نہ جان
توں ساڈے جذبیاں تے ضمیراں دی سار لے

اکھیاں بنے نیں جیہڑے ترے انتظار وِچ
آ کے کدی تے اوہناں سریراں دی سار لے

روضہ وکھا کے بلدیاں اکھیاں نوں ٹھنڈ پا
دَر تے بُلا کے دگدیاں نیراں دی سار لے

تائب جیہاں نوں خیر دی منگن دی جاچ نہیں
چُپ چپ کھلوتے ہوئے فقیراں دی سار لے

مہکی مہکی اے دل دی گلی، پلکاں تے بتیاں بلدیاں نیں
دَم دَم دے نال اڈیکاں مینوں اُس عربی سانول دیاں نیں

جتھے پاک نبیؐ دے قدم پئے، اُس کرماں والی دھرتی تے
رحمت دے بدل وسدے نیں، بخشش دیاں نہراں چلدیاں نیں

مُڑ پواں عراق عرب نوں مَیں، ہُن ایہو صورت جیون دی اے
تاہنگاں مینوں بغداد دیاں، سِکاں مینوں کربل دیاں نیں

دُکھ دَرد اپنے آقا نائیں، مونہوں دَسن دیاں لوڑاں نہیں
اوہ محرم سب دیاں حالاں دا اوہنوں خبراں پل پل دیاں نیں

ناں پاک محمدؐ دا تاپ دُکھاں، درداں دا دارو اے
اِک واری ایہہ ناں لیئے تے لکھ آفتاں سر توں ٹلدیاں نیں

مصطفےٰؐ دی دُعا دا اثر ویکھیا
سر نوا کے کھلوتا عمرؓ ویکھیا

چل پئی اوہدی رحمت دی ٹھنڈی ہوا
میرا دامن جدوں تر بتر ویکھیا

ہر کسے دیّاں محتاجیاں مُکیّاں
سائلاں نے جدوں دا اوہ در ویکھیا

گل نہیں بن دی کوئی اوہدی رحمت بناں
کیہڑا کیہڑا جتن مَیں نہ کر ویکھیا

سوّر میرے مقدّر دا کھانہ گیا
کملیؐ والے جدوں اک نظر ویکھیا

○

کیوں سر تے دُکھاں فکراں دی نھیری جُھلّی ہوندی
پاک نبیؐ دے پاک نگر جے میری گُلّی ہوندی

جیکر اوہناں گلیاں اندر ٹھیڈے کھاندا ہوندا
کیوں نہ دُنیا دی ہر راحت مینوں بُھلّی ہوندی

دیس عرب دیاں راہواں دیوچ جے مٹّی ہو جاندی
ایہہ میری بے مُلّی جندڑی دی انمُلّی ہوندی

خبرے میرے تن دے اندر کِنّا چانن لاندی
جے کدھرے نہ میری اتّھر اکھّوں ڈلھّی ہوندی

توں کیوں اس دھرتی دے اُتّے گھکھوں ہولا ہوندوں
تائبؔ تیری نعت جے اوس نظر وِچ تُلّی ہوندی

پانی لا لا پھاوے ہوئے
رُوح دے دُکھ نہ ساوے ہوئے

شُتر اسوار نہ پائی جھاتی
سُنجے سوچ کچاوے ہوئے

رنگاں والے شہد نہ اُپڑے
رنگو رنگ پتاوے ہوئے

آس دا بھانڈا اِک نہ پکیا
ڈُھکھ ڈُھکھ سواہ دِل آوے ہوئے

اُجڑی نہیں یاداں دی وستی
غم دے لکھاں دھاوے ہوئے

جِن خیال تِرے دا چڑھیا
غائب وہم بڈاوے ہوئے

رحمت ہر دم نال سی تائبؔ
خالی کدوں کلاوے ہوئے

○

روضے دی جالی دِسدی اے یاں گنبد خضرا دِسدا اے
اسیں جِدھر نظراں چُکنے آں بس شہر مدینہ دِسدا اے

ہُن ہور نہ توں ترسا سانوں ہُن چھیتی کول بُلا سانوں
بِن ویکھے تیریاں گلیاں نوں ہُن مُشکل جیینا دِسدا اے

اساں جد دی ہوش سنبھالی اے، اک در تے نظراں جمیاں نیں
دو جگ وِچ اساں غریباں نوں اِکو ای سہارا دِسدا اے

جَد جا کے اُس دروازے تے مُنہ منگیاں مراداں مِلدیاں نیں
جَد ویکھو جوشاں وِچ اوہدی رحمت دا دریا دِسدا اے

مینوں نے تائب بخشش دا کوئی پاک نبیؐ دے نام بِناں
نہ ہور وسیلہ سُجھدا اے، نہ ہور ذریعہ دِسدا اے

پاک محمّد جگ دا والی　　نسلوں اُچا، وصفوں عالی

خُلق پیار جہدا انملّا　　مہر مروّت جہدی نرالی

راکھا کمزوراں دے حق دا　　عدل انصاف دے باغ دا مالی

جس نے کُفر ہنیری اندر　　حق سچ والی بتّی بالی

جس دے خدمت گار فرشتے　　جس دے در سُلطان سوالی

جِنّاں جہدی اطاعت کیتی　　نبیاں جہدی قیادت بھالی

دُنیا دے وِچ چانن ونڈے　　جِس سوہنے دی کملی کالی

پا دے ٹھنڈ دلاں دے اندر　　جس دے روضے پاک دی جالی

تائب جس دے دروازے توں

مانگت مڑیا کدی نہ خالی

○

من موہ لیا عالم سارے دا محبوبؐ خدا دیاں گلاں نیں
اوہدے فقر غنا دیاں قصیاں نے اوہدی جود سخا دیاں گلاں نیں

سارے قرآن دے وچ رب نے تعریفاں اوہدیاں کیتیاں نیں
کتے مکھ اوہدے دیاں قسماں نے کتے زلف دوتا دیاں گلاں نیں

جو حکم دی دِتے حضرتؐ نے بے شک اوہ حکم خدا دے نیں
جو پاک نبیؐ فرمائیاں نیں بے شک اوہ خدا دیاں گلاں نیں

جو نام لیاں کم بندے نیں، اوہ نام اوسے سرکار دا اے
جنہاں دا اے چرچا ہر پاسے اوہ اوس پیا دیاں گلاں نیں

جس پتھر کھاتے لوکاں توں، جس ڈنڈ تڑائے وچ جنگاں
اوسے سرکارؐ دے کہنے تے بس ختم وفا دیاں گلاں نیں

○

سوہا سعادتاں دا اے رحمت حضورؐ دی
رنگاں دا سلسلا اے شریعت حضورؐ دی

ہے جتھوں جتھوں تیک حیاتی دی روشنی
ہے اوتھوں اوتھوں تیک رسالت حضورؐ دی

سورج دی پرتیا سی مرے شہؐ دے حکم نال
دتی سی روڑیاں دی شہادت حضورؐ دی

لَاتَرْفَعُوْا دے حکم نوں ہر ویلے یاد رکھ
کلیاں نوں سوہل جان طبیعت حضورؐ دی

ایہو خیال رکھدا اے غم وچ وی مینوں شاد
دھیاں دے غم ونڈانا اے عادت حضورؐ دی

جیون دا پینڈا کر دیاں تھک جاناں جد کدی
ہمت مری ودھاندی اے سیرت حضورؐ دی

اولاد، مال، جان توں کر دتا بے نیاز
تائب نوں رب نے دے کے محبت حضورؐ دی

سرکارؐ! اساں مسکیناں دی کیوں دُور مُصیبت نہیں ہوندی
کیہ ایڈ قصُور اساڈا اے کیوں ساڈے تے رحمت نہیں ہوندی

ہے اوکھا وقت غلاماں تے پونہچ کیوں ڈِھلاں لائیاں جے
کیہ شفقت دے وِچ دیراں نیں کیوں جلدی شفقت نہیں ہوندی

گل حق دی اے نہیں اوہناں نوں کجھ حق انسان اکھوانے دا
انسانیت دے محسن دی جنہاں نوں محبّت نہیں ہوندی

اوہنوں ربّ دے نال رلایئے تے ایمانوں خارج ہو جایئے
اوہنوں وکھرا ربّ توں جانیے تے مقبُول عبادت نہیں ہوندی

کس ویلے اَگّے اکھیاں دے اوہ مُکھڑا تاتبّ نہیں رہندا
کس ویلے وِچ تصوّر دے قرآں دی تلاوت نہیں ہوندی

○

نبیؐ دے در تے جے ہووے رسائی
ہیں سمجھاں مل گئی مینوں خدائی

خیال آوے جدوں سوہنے نبیؐ دا
نہ غم مینوں رہوے نہ فکر کائی

بنا دتا چمن اُجڑے تھلاں نوں
مرے آقاؐ نے جدھر جھات پائی

لکاواں ایس لئی، ہنجواں نوں جگ نوں
ایہہ موتی نیں حیاتی دی کمائی

نبیؐ دے عشق دی اگ بخش مولا
مرے دل نوں سوائی توں سوائی

اسیرا وہدے غماں درداں دا تائب
گیا پا غم دے ہر بندوں رہائی

ایہہ منگتے تیرے در اُتّے لکھاں آساں لے کے آئے نیں
تیرے درتوں چنگیاں مندیاں نے رحمت دے خزانے پائے نیں

چھڈ کے سبھ بُوہے غیراں دے اساں مَلیا ئے تیرا دروازہ
رکھ ہتھ سراں تے شفقت دا ہرادوں اساں نوائے نیں

سُرتی دے دندے لے آندا غفلت وِچ ڈُبّی دُنیا نوں
تُوں حرکت بخشی مویاں نوں توں سُتّے بخت جگائے نیں

تُوں بن کے بدل رحمت دا لہندے تے چڑھدے وس گیا
رنگ تیری رحمت عام نے لہندے تے چڑھدے لائے نیں

دُنیا نوں اگلے نبیاں دی وحدت دے رنگ وِچ رنگیا سی
پر تُوں سُلطان مدینے دے کجھ وکھرے رنگ جمائے نیں

ربّ تینوں طاقت بخشی اے تابَ دی مشکل حل کر دے
تری اِک اشارے نے آقاؐ لکھاں دے کمّ بنائے نیں

○

سجّے لولاک والا تاج تینوں
عطا ہویا دِلاں دا راج تینوں

گیا توں جسم نال اَوْ اَدْنٰی توڑی
مُبارک ہووے ایہہ معراج تینوں

شہنشاہا! زمانے بھر دے دانے
قیامت تیک دیسن باج تینوں

ادا کر دتّا آقاؐ اوہدا حق توں
خُدا نے سونپیا جو کاج تینوں

جواب آوندا اے "مَیں نہیں دُور تیتھوں"
جدوں گھبرا کے ماراں واج تینوں

○

پختہ ایمان ہے ایہہ میرا اللہ دے گھر دیاں نہیں ریساں
پَر ایہہ دی مننا پیندا اے آقاؐ دے نگر دیاں نہیں ریساں

ربّ سچّے دے گھلّے ہوئے سارے پیغمبر سچّے نیں
پر میرے نبیؐ، میرے ہادیؐ، میرے رہبرؐ دیاں نہیں ریساں

سچیّاں نیں یُوسفؑ کنعانی دے حُسن جمال دیاں دُھماں
پر من لیا دُنیا ساری عربی دِلبرؐ دیاں نہیں ریساں

بے صدق یقین رفاقت وِچ صدیقؓ دا ثانی نہیں لبھدا
تے غیرت، عدل، جلال دے وِچ فاروقؓ عمر دیاں نہیں ریساں

بے صبر، رضا تے جُرأت وِچ شبیرؓ دا جوڑ کوئی وی نہیں
تے حلم شرافت، تقوے وِچ مولا شبرؓ دیاں نہیں ریساں

غمخوار کئی گزرے تا ئب محتاجاں دے مسکیناں دے
پر میرے سخی، میرے داتا، میرے سرورؐ دیاں نہیں ریساں

ایثار، سخاوت، نرمی وِچ عثمانؓ جیہا جے کوئی نہیں
شہ زوری، فقر، ولایت وِچ مولا حیدرؓ دیاں نہیں ریساں

~~~~~
~~~~~

○

بے یار تے بے وس دے مددگار تسی او
غم کھاہدی ہوئی جان دے غم خوار تسی او
کوڑا نہیں لگیا کدی سچ جس دی زبانوں
منیا اے زمانے نے اوہ سچیار تسی او
سبھ عظمتاں سرکار نوں ای سوہندیاں نیں
دو جگ دیاں سرداراں دے سردار تسی او
لگیاں ہویاں جس دل نیں جہاناں دیاں نظراں
سرکار تسی او میری سرکار تسی او
جس پاروں لے دل زندہ اوہ چاہت ہے تساڈی
جس وچ اسیں وسنے آں اوہ سنسار تسی اوؔ

گل بات کوئی مینوں بناں نعت نہ سجھے
میرے تے خیالاں دے وی مختار تسی او

؎ مولانا ظفر علی خاں دے مشہور شعر دا ترجمہ

○

عبد اللہ دی نور نشانی آمنہ بی بی دا مہ پارہ
ٹھنڈ دِلاں دی، نوُر اکھاں دا رب سچے نوں حدّوں پیارا

میرا مولا، سب دا مولا، میرا آقا سب دا آقا
سب دا تکیہ، سب دا پردہ، سب دا حامی، سب دا سہارا

کیوں نہ جاگن بھاگ اساڈے، جے اوہ جھات کرم دی پاوے
کیوں نہ کاج اساڈے سورن جے اِک واری کرے اشارا

ہور نہ کوئی ریجھ نہ چا اے، اِکو خواہش اِکو دُعا اے
مرن توں پہلاں مَیں دی تائب دِیکھ لواں روضے دا نظارہ

○

مان مخلوق دا رب دا ماہی
شان دو جگ دی عرب دا ماہی

ڈھونڈھ تھکّی اے زمانے دی نظر
کتھوں اوہدے جیہا لبھدا ماہی

اوہدی مُکھ دی قسم رب کھاندا
کملی اندر جدوں پھبدا ماہی

فجر پھُٹے جہدے منّھے وچوں
کتھے ایہو جیہی چھب دا ماہی

ہے مرا پاک محمّد تائب
سبھ دا سردار تے سبھ دا ماہی

توں ایں شمع تے اسیں پروانے   جیب رہانے
سانوں عشق دے روگ پرانے   طبیب یگانے

○

دُکھیاں دیا سائیاں   دیاں تیری دہائیاں
تیرے قدماں دے اُتوں   کراں صدقے خدائیاں
کیہ کرنے نیں تاج شہانے   جیب رہانے

○

اپنے عیباں نوں ویکھاں تے مَیں وچو وچ سنگاں
سخیاں دیا شاہا تینتھوں کیہ کجھ منگاں
ساتوں کافی نیں دَرد خزانے جبیب ربانے

○

اساں جانا مدینے بھاویں پیسہ نہ پیٔے
اسیں قُرب دے بُھکھے اسیں دید دے جھلتے
ساتوں روکن لوگ دھگانے جبیب ربانے

○

لے کے نعتاں دی ڈالی آئے در تے سوالی
ساری دُنیا دے والی ساتوں ٹوریں نہ خالی
ایہو کہندے نیں نین نمانے جبیب ربانے

○

○

ہو گیاں رو رو کے اکھیاں لال کملی ؐ والیا
دَسیا جائے نہ دِل دا حال کملی ؐ والیا

میرا اک بازو تے ٹُٹ کے میرے گل نوں آ گیا
دَساں کیہ بیتی جو میرے نال کملی ؐ والیا

اوہو چن تارا مِرے جھنڈے دا نمھا پے گیا
جھلی نہیں جاندی سی جس دی چھال کملی ؐ والیا

قلعہ تیرے دین دا کجھ ڈھہ گیا کجھ ڈولیا
رَل کے چلی دُشمناں اوہ چال کملی ؐ والیا

کھچی سی جنہوں وراثت وچ علیؓ دی ذُوالفقار
جھوں گیا اُس قوم دا اقبال کملی ؐ والیا

مَیں تے پچھلے ورہے دے تکّن توں پہلاں مُک گیا
لے کے کیہ آیا اے ہُن ایہہ سال کملی ؐ والیا

منگ اپنے ربّ دے کولوں اپنی اُمّت لئی امان
کُر دے لگے نیں تھاں تھاں جال کملی ؐ والیا

ہن وی جے آدم آہیں کہیئے تے بدلن قسمتاں
ہن وی نہیں رحمت تری دا کال کملی ؐ والیا

ساڈے چالے ویکھ کے کھچیں نہ توں شفقت دا ہتھ
تیری شفقت تے ہے ساڈی ڈھال کملی ؐ والیا

مان ہے تائب نوں جے ساڈی سفارش توں کریں
ربّ دوے گا آفتاں سبھ ٹال کملی والیا

○

جس دے پاروں سکّے جاون روگ دوا کیہڑی اے
ہرا کرے جو ملّت والا باغ صبا کیہڑی اے

جیہڑا بخشے قوم تری نوں دین دنی دی عزّت
محشر دیا شفیعا اوہ مقبول دُعا کیہڑی اے

جس دے پاروں اِک مِک ہووے کھلری پُلری اُمّت
کیہڑا طور طریقہ اے اوہ مہر وفا کیہڑی اے

جس دا ہر ہر قطرہ جگ نوں اِکّو رنگ وِچ رنگے
مے اوہ ہوش اڈاون والی وِچ دُنیا کیہڑی اے

جس دے پاروں منزل دے ول قافلہ ساڈا رِڑھے
اوہ ناقہ کیہڑا اے اوہ پُرسوز درا کیہڑی اے

ساڈیاں فریاداں وِچ باقی نہیں رہیاں تاثیراں
قوم دے دل نوں کر دیوے جو موم صدا کیہڑی اے

جگ دیاں لوکاں نوں اے اپنی دولت تے بھروسا
ساڈی آس اُمید تیرے بِن دس شاہا کیہڑی اے

بدلا رحمت دالیا! ساڈے کھیت نی اُجڑن والے
جیہڑی تینوں نال لیاوے دس اوہ واکیہڑی اے
سُلطاناں دیاں شاناں رکھن جنہاں دیاں گدائیاں
جھوک فقیراں والی جگ تے ہُن آقا کیہڑی اے
اپنی جھوک دکھائیں مینوں میں تیرے توں صدقے
پُچھیا جدوں اخوّت دے محلاں دی جا کیہڑی اے

ایسے رنگاں والی جھوک دا دس دے سبھ نوں رستہ
اِس محفل کرماں والی دا سبھ نوں کر دیوانہ

ھ۱ علامہ اقبالؒ دی مثنوی "فریاد امت" دے اک حصے دا ترجمہ)

○

رنگ بہاراں تھاں تھاں سُٹّے
مان تران خزاں دے ٹُٹّے

بدّل خوشیاں والے وَسّے
غم دے جنگل بیلے ہَسّے

کھڑیاں صدق صفا دیاں کلیاں
مہکیاں دِل دیاں سُنجیاں گلیاں

نُور خُدا دے پائی جھاتی
چانن دے وِچ دُنیا نہاتی

چُھٹیا سچیائی دا سُورج
جھم جھم کردا سجرا سُورج

شکر خدا دا کیہے وسیلے
سدھراں دے ہتھ ہوئے پیلے

رب سچے نے کرم کمایا
پاک محمدؐ جگ وچ آیا

آیا بن کے رب دی رحمت
جاگی اِنساناں دی قسمت

مجبوراں دیاں سُنیاں گیاں
مہجوراں دیاں سُنیاں گیاں

خوشخبری مسکیناں تائیں
آیا سبھ دے سر دا سائیں

دردی سارے دُکھیاراں دا
رب دا بندہ جگ دا مولا

بچپن توں سچ بولن والا
دِل دیاں گنڈھاں کھولن والا

پتھر کھا کے دوے دُعاواں
اُسدے خُلق توں صدقے جاواں

پڑھدا اُس نے تُوں تُوں دم دم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

○

ہر پاسے خوشی اَج وَسدی اے
ہر شے دُنیا دی ہَسدی اے
ہَس ہَس کے ایہہ گل دَسدی اے
دِلداراں دا دِلدار آیا

دھرتی دی قسمت جاگ پئی
سُتّی ہوئی رحمت جاگ پئی
خالق نوں اپنی خلقت تے
اَج حدّوں وَدھ پیار آیا

اُس آ کے ایس جہان اندر
ناداراں دے دن پھیر دتّے
اوہ جا کے عرش معلّٰے تے
اُمّت دے بخت سوار آیا

جس دُکھیاراں دے دردی توں
پھبتے سرداری دو جگ دی
دھرتی تے اُجڑے دن تائبّ
اوہ دو جگ دا سردار آیا

○

اَج راتیں کالی کملی ﷺ والے رونق لائی عرشاں تے
اَج راتیں حوراں تے ملکاں نے عید منائی عرشاں تے

جیہڑا جَو دی روٹی کھاندا سی جیہڑا بھوہڑ اُتے سوں جاندا سی
اَج راتیں ویکھن والی سی اوہدی وڈیائی عرشاں تے

دُکھ سہہ سہہ کے بدکاراں دے محبوب ﷺ جدوں غمگین ہویا
دل راضی کرن لئی اوہدا ربّ سیر کرائی عرشاں تے

ایہہ عام بشر نہیں جیہڑاں کیہ کوئی نبیاں ولیاں وچوں وی
دسو جا جسدی ہوئی ہووے اَج تیک رسائی عرشاں تے

اُمت احساناں اوہدیاں نوں بھُلّے تے کویں بھُلّے تاب
جس اُمت دے رکھوالے نے اُمت نہ بھلائی عرشاں تے

○

رب سچّے ملّت بیضا دا اِنج مان ودھایا اَج راتیں
قرآن جیہا کامل مصحف نازل فرمایا اَج راتیں

جبریئل فرشتیاں نوں لے کے دُنیا تے اُترے ہوئے نیں
محبُوب دی اُمّت تے رب نے وکھ کرم کمایا اَج راتیں

فرمایا ابوہریرہؓ نے اس رات عبادت جس کیتی
اُس اپنے پِشلے عصیاں نوں رب توں بخشایا اَج راتیں

اس رات دی عظمت برکت نوں ایہہ ظاہری اکھاں کیہ جانن
اللہ نے ساری دھرتی تے اک نُور کھنڈایا اَج راتیں

ایہہ رات ہزاراں راتاں توں افضل ہے اس وِچ شک ناہیں
جس قُربت لوڑی خالق دی اُس بخت جگایا اَج راتیں

○

سوہنے رب دا سوہنا تے سردار کلام اے
عزتاں تے تعظیماں دا حقدار کلام اے

غلطی، عیب، خطا توں اُچّے ایہدے اکھر
کوئی بنا نہ سکیا ایہدے ورگے اکھّر

سورۃ کوثر لکھی دیکھ کے کعبے اندر
منیا کافراں ایہہ نہیں کسے بشر دے اکھّر

ذمّہ ایہدی راکھی دا رب آپ لیا اے
ایہدیاں معنیاں وِچ کوئی کیویں فرق لیاوے

انساناں دے واہتے چھیکڑلا دستُور اے
جس دی ہر ہر آیت، سورت نور و نور اے

ایہدے بعد کسے قانون دی حاجت ناہیں
رب تے پاک نبیؐ دیاں منّن والیاں تائیں

○

عنبراں دا نور تھاں تھاں بدر اندر چھا گیا
حق تے باطل دا نتارا ہون دا دن آ گیا

مصطفٰے نے چُک کے ہتھ جد بدر وچ کیتی دُعا
اوسے ویلے فضل رب دا جوش دے وچ آ گیا

عتبہ، شیبہ تے ابوجہلاں دے ٹٹے سارے مان
نکلے جد میدان وچ حمزہؓ، علیؓ ورگے جوان

ساز تے سامان تے تکیہ نہ ڈر دشمن دا سی
رب دا وعدہ چین سارے موناں دے من دا سی

ویکھ کے جذبہ مسلماناں دا رب نے ٹوریاں
قدسیاں دیاں ٹولیاں دے نال سچیاں نصرتاں

حق پرستاں مان مکی کافراں دا توڑیا
بدر والے معرکے تاریخ دا رخ موڑیا

اکھیں شہر مدینہ ڈٹھا — پر انجے جیوں سفنا ڈٹھا
اوہ ہر دن سی گھڑی برابر — جس جس دن ہیں روضہ ڈٹھا
اُسر پُسر نہ آئی میںنوں — جس پل گنبد خضرا ڈٹھا
رَج رَج کدوں وگائے اتھرو — رَج رَج کدوں مواجہ ڈٹھا
سجدیاں لئی تھاں لبھ نہ سکی — جدوں ریاض الجنۃ ڈٹھا
راتاں نوں جد دہلک لگی — ہر تھم جھم جھم کردا ڈٹھا
تھم وفود، حرس دے ڈٹھے — تھم سریر نیارا ڈٹھا
حضرت عائشہؓ دے تھم اگے — جو سر ڈٹھا جھکیا ڈٹھا
ہوک جیہی اک سینیوں اُٹھی — جدوں کدی حنانہ ڈٹھا
تائب ہویا سچا تائب — تھم جدوں توبہ دا ڈٹھا
رہ ڈٹھا جبریل ہوراں دا — اصحاباں دا صُفّہ ڈٹھا
حسنؓ حسینؓ نے جس دے پتر — اُس بی بیؓ دا حجرہ ڈٹھا
بوہے بند بقیع دے ہوئے — ہر کوئی کندھیں لگا ڈٹھا
حضرت دے سنگیاں سیناں تے — فاتحہ ہر کوئی پڑھدا ڈٹھا
بُھل دروداں والے چاہڑے — جدوں احمد دا جلوہ ڈٹھا

اس نے پیار نبیؐ نوں کیتا — اس نے پیار نبیؐ دا ڈٹھا
حمزہؓ، مصعبؓ، عبداللہؓ نوں — دامن دے وچ سُتا ڈٹھا
قبلتین وِچ سجدے کیتے — کھوہ عثمانؓ غنی دا ڈٹھا
خندق دیاں سیناں اندر — ہر کوئی نفلیں رُجھا ڈٹھا
شان قبا دی کیہ دساں — ایہدا فیض نیارا ڈٹھا
دو نفلاں دے بدلے ایتھے — عمرہ حج ونڈیندا ڈٹھا
ایہہ اسلام دی پہلی مسجد — وکھرا ایہدا رتبہ ڈٹھا
باغ ڈٹھا سلمانؓ ہوراں دا — ہر رُکھ بھاگیں بھریا ڈٹھا
جس نوں شاناں ربّ نے دتیاں — اوہ طابہ، مسکینہ ڈٹھا
وچ خیالاں پاک نبیؐ نوں — ہر تھاں ٹُردا پھردا ڈٹھا
ہر کوئی اوہناں راہواں اُتے — صدقے واری جاندا ڈٹھا
ڈٹھا ہر پتھر آہ بھردا — ہر ذرّہ ساہ لیندا ڈٹھا

ہر تھاں دیں لو لگی ڈٹھی
ہر تھاں دیں چن چڑھیا ڈٹھا

بارہ ماہ سیرت

(۱)

چڑھیا چن محرّم والا

اکھیاں اگے نقشہ پھریا
کیوں حضرتؐ دی ہجرت دا
دل وچوں اک سورج پھٹیا
سجرے اُدّم آہر دا سورج
جاگیا جذبہ جُثّے اندر
شہر نویں آباد کرن دا
شہر جنہاں دیاں جوہاں اُتّے
حق سچ والا پہرہ ہووے
جتّھے عدل دا ڈنکا وجّے
جتّھے خیر دا چرچا ہووے
سبھ انسان برابر ہوون
کوئی نہ وڈّا چھوٹا ہووے

لکھ سلام نبی سرور تے

(۲)

چڑھیا چن صفر دا جسدم

یاد جہاد دی آئی میںنوں
جس دی ملی اجازت سانوں
دو ہجری دے سال صفر وچ
قدرت والے ربّ فرمایا
"اللہ والے رستے دے وچ
اوہناں دے نال کرو لڑائی
جو لڑدے نیں نال تہاڈے"
جان مال تے دین دی خاطر
انج لڑائی جائز ہوئی
مُڈھ بجھا اِنج نصرت والا
دین دا جھنڈا ہولی ہولی
ہوندا گیا اُچے توں اُچا

لکھ سلام نبی سرؐور تے

(۳)

ماہ ربیع الاوّل آیا

ٹھنڈ دلاں وچ پاندا ہویا
تھاں تھاں چانن لاندا ہویا
بُت سبھ کوڑیاں شاناں والے
مُنہ بھرنے دھرتی تے ڈِگے
آیا جگ دا سوہنا ہادی
جِنّاں انساناں دا ہادی
سینیاں دے وچ وسّن والا
سدّھا رستہ دَسّن والا
لوکاں وچ سُکھ ونڈن والا
ماڑیاں دے دُکھ ونڈن والا
جھوٹ تے کھوٹ مٹاون والا
حق دا حُکم چلاون والا
لکھ سلام نبی سروؔر تے

(۴)

ماہ ربیع الثانی چڑھیا

یاد آیا اوہ بھائی چارہ
جیہڑا شہر مدینے جا کے
قائم کیتا پاک نبیؐ نے
وچ مہاجراں تے انصاراں
مالکؓ دے پتر انسؓ دے گھر وچ
نیہہ اخوت والی رکھی
میرے سوہنے مکّی ماہی
بھائیاں کیاں بھائیاں توں ودھ
اک دوجے دے درد ونڈائے
ہر شے انصاراں ونڈ دتی
مکّے دے دینی بھائیاں نوں
جگ توں وکھرا رشتہ سی ایہہ
لہو دے ساہڈے گوہڑے رشتے
جس دے اگّے پچھے رہ گئے پھکّے
نواں وسیب اک سامنے آیا
جس تے سی رحمت دا سایا

لکھ سلام نبی سرورؐ تے

(۵)

چڑھیا جدوں جمادی پہلا

گونجیا کن وچ جنگی خطبہ

جیہڑا پاک نبیؐ نے دِتا

موتہ دل جاندے لشکر نوں

شہروں باہر ثنیہ کولے

فرمایا سرکارؐ مری نے

تُوناں ربّ دا شام نوں جاوؔ

کرو لڑائی ربّ دیاں ویریاں

اپنیاں ویریاں نال لڑائی

وِچ عبادت گاہواں بیٹھیاں

لوکاں تے پر ہتھ نہ چکنا

عورتاں، بچیاں، بڈھیاں تائیں

دُکھ نہ دینا قتل نہ کرنا

نخل تے کوئی رُکھ نہ وڈھنا

نہ کُلّے کوٹھے نوں ڈھانا

انساناں دا رکھّتا دردسی

اُس اک دل وچ

لکھ سلام نبی سرورؐ تے

(۶)

آیا جدوں جمادی دوجا

معاہدہ آیا یاد نبیؐ دا
مدنی لوکاں نال جو کیتا
میرے سرورؐ، میرے آقاؐ
پہلی سیاسی لکھت سی جیہڑی
ایس انمول لکھت نوں لے کے
سوہنا ذی العشیرہ ٹوری
آپؐ گیا تے اوتھوں دے وی
وسّن والیاں لوکاں تائیں
معاہدے دے وچ شامل کیتا
ایس معاہدے موجب ہوئے
اِک مِک سبھ طیبہ دے واسی
خون خرابے نوں روکن لئی
مظلوماں دی مدد کرن لئی
ایہہ تحریر لکھائی حضرتؐ
کُل عالم تے خلقت دے لئی
جیہڑا آیا بن کے رحمت

لکھ سلام نبی سرورؐ تے

(۷)

چن رجب دا جسدم چڑھیا

سوچ براق اقصےٰ دل اُڈیا
جتھے پاک نبیؐ دے پچھے
بنھ صفاں سبھ نبیؑ کھلوتے
جتھوں اپڑے آقاؐ ساڈے
سدرہ توں وی کتے اگیرے
اَوْ اَدْنیٰ دی منزل توڑی
خالق دی خدمت وچ سیتے
پیش نیازاں والے تحفے
اگوں رب تعالیٰ دِتے
امّت لئی نمازاں روزے
بھیت خدائیاں والے سارے
پاک نبیؐ نوں کھول کے دَسے
سبھ امکاناں دے در کھولے

لکھ سلام نبی سرورؐ تے

(۸)

آیا مہ شعبان معظّم
اُچّی شان نبیؐ دی اُتّے
دین گواہی
دو ہجری وچ
پاک نبیؐ تے وچ نمازے
اُتریاں آیتاں
دے پیغمبر
تکنے آں اسیں مکھ تہاڈے دا
گھڑی مُڑی اسمان ول اٹھنا
پھیرنے آں اسیں اُس قبلے ول
تہانوں، جیہڑا چنگا لگے
پھیر لو رُخ اپنا اودھر
جدھر ربّ دا پہلا گھر اے
مشرق مغرب ربّ دے لئی نیں
اوہو ربّ جنہوں وی چاہوے
سِدّھا پدھرا رستہ دَسّے
لکھ سلام نبی سرورؐ تے

(۹)

آیا مہ رمضان مبارک

خیر تے برکت جگ وچ ونڈن
رحمت جس دا پہلا دھاکہ
بخشش جس دا وچلا دھاکہ
دوزخ دی اگ توں چھٹکارا
دیوے پچھیکڑ والا دھاکہ
رات قدر دی جس وچ آوے
جیہڑی راتیں رب سچے نے
نازل کیتا پاک نبیؐ تے
پچھیکڑلے دستور اپنے نوں
ایس مہینے رب نے کیتا
حق تے باطل وچ نتارا
بدر دے اندر رب سوہنے نے
اپنا وعدہ پورا کیتا
ماڑیاں دا سر اچا کیتا
دے کے فتح مبین مکے دی
حق دی طاقت حق منوائی

لکھ سلام نبی سرور تے

(۱۰)

چڑھیا جدوں شوال مہینہ

یاد آیا اُس عید دا نقشہ
جدوں مدینے والے لوکی
گھنّے گھر توں راہ تکدے سن
جگ توں وکھرے پیغمبرؐ دا
اپنے گھر وچ سوہنا سرورؐ
عید اکٹھ ول آوندا دِسیا
اُنگلی لا کے کوئی بچّہ
جیہڑا حسنؓ حسینؓ دے وچوں
کوئی نہیں سی، ہور سی کوئی
ایہہ سی اک یتیم وچارہ
جس دے چاء پورے کردیاں
پاک نبیؐ نوں دیر ہوئی سی
آپ یتیم سی بھاویں سرورؐ
سی پر ہتھ سرے دے اُپرّ
ہر بے وس دے رکھن والا

لکھ سلام نبی سرورؐ نوں

(۱۱)

چڑھیا چن ذیقعد دا چڑھیا

پھر گئے میریاں اکھیاں اگے
صلح حدیبیہ دے سبھ منظر
یاد آئی بیعت رضواں دی
جس وچ چھپی ہوئی حکمت
پاک نبیؐ بن کسے نہ سمجھی
اللہ اللہ کویں نبیؐ نے
ہر تھاویں اخلاق سکھائے
امن امان دے طور طریقے
ساری دُنیا نوں سمجھائے
لشکر اسلامی جد پرتے
کر کے صُلح حدیبیہ اندر
فتح مبین دی ملی بشارت

لکھ سلام نبی سرؐور تے

(۱۲)

آیا آیا مہ ذوالحج دا

حج نبیؐ دا پچھیتے آیا
قصوا اُتّے عرفات اندر
خطبہ دیندا سی پیغمبرؐ
"عزتاں، مال تے خون تساڈے
اینجے عزت دے لائق نیں
جیویں اج، اِس تھاں، اِس مہینے
رسماں سبھ جہالت دیاں
ساڈے قدماں دے وچ رُلیاں
میں آں اِس دُنیا دے اندر
سبھ توں پچھوں آون والا
حشر سمے تیکر دا ہادی
تسیں او چھیکڑ والی امّت
تہاڈے تیکر میں اپڑا ئے
حُکم خداوند والے سارے
لوکو! لوکو! دیہو گواہی"
سبھ نے جدوں شہادت دِتّی
ربّ سچّے نے مُہراں لائیاں
دین مکمّل ہوون دِیاں

لکھ سلام نبیؐ سرور تے

○

حیاتی مینوں جے ہووے عطا ہور
کراں آقا تے مولا دی ثنا ہور

سنیہا آپ دا اپڑاواں تھاں تھاں
بنیرے دا کراں کجھ تے اپا ہور

زیویں تے کھنڈدا جاوے نعت دا نور
تے ہوندا جاوے جگ تے چانتا ہور

وکھاوے رہ اوہ نور و نور سیرت
اگانہاں کجھ تے ودھے ایہہ سلسلا ہور

اوہ پیکر شعر تائیں دیوے مہکاں
اوہ اسوہ سوچ نوں دیوے ضیا ہور

کریم آقا نوں اپنا حال دساں
سناواں قوم دا کجھ ماجرا ہور

وچاراں تے اے غلبہ عقل والا
قرینے عشق دے مینوں سکھا ہور

پرانی لیک تے کد تیک چلاں
نویں اسمان کجھ مینوں وکھا ہور

مینوں دے ہور کجھ اپنی محبت
مرے کشکول دے وچ خیر پا ہور

نہ اوہلے ہووے نظروں سبز گنبد
تے کھیتر پیار دا ہووے ہرا ہور

محبت اپنی دے پر لا کے مینوں
رضا دے امبراں ولّے اڈا ہور

مری جندڑی اے پیاسی اوڑکاں دی
توں بدل رحمتاں والا وسا ہور

میں کس نوں جا کے دل دا حال دساں
ہے کیہڑا تیں جیہا درد آشنا ہور

تری امت دے وی دن رات بدلن
فیر ایسا معجزہ کوئی دکھا ہور

شریعت والا سِکہ چلے ایتھے
وطن میرے نوں سوہنے رنگ لا ہور

دعا کر خاص کوئی رب دے اگے
دوا پوہندی نہیں کوئی سیّدا ہور

نرالی شے اے دُوری وچ حضوری
جدائی وچ ملے مینوں مزا ہور

مزا ایہہ ہور ودھ جائے جے آقا
بنے عکسِ مدینہ میرا لاہور

کدی نہ دور تیرے در توں ہوواں
تڑپ میری مرے مولا ودھا ہور

تعلق میرا ربّا توڑ چاہڑیں
کریں اپنی عنایت ماکا ہور

درود آقا تے پڑھدیاں جان ہاراں
نہ رکھّاں دل دے اندر کوئی چا ہور

نبیؐ دے در تے مُٹّے ساہ دی ڈوری
کوئی حسرت نہیں ہن ایہدے سوا ہور

دعا توں ہن ثنا ول موڑ واگاں
نبیؐ دے پیار دا کر حق ادا ہور

نعت

محمدؐ ورگا کون اے رہنما ہور
کوئی اونا نہیں جگ تے مصطفیٰؐ ہور

نبوت آپؐ تے ہوئی مکمل
کوئی نعمت دا در نہیں کھلنا ہور

مسخر آپؐ دھرت اسمان کیتے
عطا ہویا ایہہ کس نوں مرتبا ہور

ہے پونجی آپؐ دی اللہ دا عرفان
نہیں محرم آپ ورگا رب دا ہور

سواری شوق دے گھوڑے تے کیتی
بہادر کوئی نہیں حضرت جیہا ہور

خدا نے شان ایہہ کس تائیں بخشی
کنھوں رحمت بنا کے گھلیا ہور

بھلائی چاہویں جے دو جگ دی تائب
نبیؐ دا درد سینے وچ رچا ہور

(قصیدہ)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

یاد جدوں آئی طیبا دی
مہکن لگ پئی دل دی وادی

ہر منظر سی نواں نرویا
اٹھیں ڈٹھی شان خدا دی

شاہ اسوار کتّے دے اترے
چمک پئی تقدیر قبا دی

ایتھے کجھ دن ڈیرا لایا
نال اصحاباں میرے ہادی

تقوے دی بنیاد تے ابھری
ایتھے مسجد سادہ مرادی

شہر دل جسدم ناقہ آیا
راہ تکدی سی خلق اللہ دی

طلع البدر دا نغمہ چھڑیا
قسمت جاگی اوس فضا دی

جتھے پہلوں رکی سواری
ملک زیارت کرن اس جا دی

خانہ ابوایوبؓ دا بنیا
پہلی منزل ماہ بطحا دی

یثرب بنیا طیبہ طابہ
بدل گئی تاثیر ہوا دی

مسجد نبوی اُسرن لگی
قدسی سن جس وچ امدادی

فیض نبیؐ دے پاروں ہوئی
ایہہ مسجد جگ دی شہزادی

بنیا ایتھے دینی مرکز
ہوندی گئی حق دی آبادی

دل وچ پھُل کھڑاون لگی
پنج ویلے تکبیر منادی

بھائی چارہ ایسا ہویا
دونی ہو گئی شان وفا دی

دُکھ پردیسیاں دے گئے کٹے
درداں ماریاں ویکھی شادی

ایتھے ای اوڑک حل ہویا
جو جو مسئلہ سی بنیادی

رحمت نال نوازیا گیا
ہویا جو ایتھے فریادی

ماڑیاں تائیں عزتاں ملیاں
ملی غلاماں نوں آزادی

ایتھے ای حسانؓ نے پائی
پرت انوکھی مدح ثنا دی

کعبؓ نے ایسے تھاویں پائی
آقا توں بخشش ردا دی

توں وی تائب پیش کر ایتھے
صفت ثنا اپنے آقا دی

جے چاہویں سرکاروں چادر
جے لوڑیں عزّت عقبا دی

نعت

سوہنا سائیں' سوہنا ہادی
جنّاں انساناں دا ہادی

دو جگ دی کُل تار گیا اے
ساڈا اُچا سچا ہادی

اوہدیاں خبراں دیندا آیا
آیا جیہڑا جیہڑا ہادی

نور لیاون والا مرسلؐ
رحمت ونڈن والا ہادی

نواں نظام انسان نوں دے کے
عالم نواں وکھایا ہادی

بخش گیا منشور اسانوں
حج دا خطبہ دیندا ہادی

رب نے نعمت پوری کیتی
قدراں نوں چمکایا ہادی

اوہدے ہتھ وسیلے دیاں واگاں
فاصلیاں دا لاڑا ہادی

حشر دہاڑ شفاعت کرسی
سچے رب دا پیارا ہادی

تائب مکدی گل مکائے
کوئی نہیں اوہدے ورگا ہادی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گل وچ سوہندی مدنی پی دی نسبت والی گانی ہو
کیوں نہ فر لب اتے ہووے عشق اوہدے دی بانی ہو

اوہو تیں میں سب دا دلبر جیہڑا رب دا جانی ہو
لاثانی محبوب دی اوہدا آپوں جے لاثانی ہو

گیا مکانوں باہر تے پا گیا جگ نوں وچ حیرانی ہو
اوسے دے قدماں چمکایا ہر رستہ اسمانی ہو

ہر ہر منزل نوں رشناوے اوہ اسوہ نورانی ہو
قبراں دے وچ چانن کرسی اوہ مکھڑا شعشانی ہو

بنی گدائی در اوہدے دی تائب لئی سلطانی ہو
فیض ایہہ حضرت باہوؒ دا جس ایدھر توری کانی ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○

نعت امبر دے جلوے اکھراں وچ وکھاواں کیویں
تارے جو جو کر دے گلاں آکھ سناواں کیویں

ازلاں توں ہوندا اوندا اے ذکر مبارک اوہدا
اوہدیاں نعتاں تے باتاں نوں اگانہاں ودھاواں کیویں

لبداں توڑی جاری رہسن نغمے عشق نبیؐ دے
انت اوہدا کوئی پا نہیں سکدا میں دس پاواں کیویں

مضموناں دے سُندر بن کیویں کراں احاطہ
خوشبوواں دے ملک دوالے گھیرا پاواں کیویں

بحر ثنا دی تہہ دے اندر چانن لگا دِسّے
میں نہیں غوطہ خور ایہہ موتی کڈھ لیاواں کیویں

کرچی کرچی فن شیشے وچ کِنّے روپ اُتاراں
ہچکی ہچکی سُر وچ دل دا راگ سناواں کیویں

دِل تختی تے لکھیا ہویا نام نبیؐ دا تائب
مالک میرے حال تے کیتیاں ہین عطاواں کیویں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوہنا اسم اوہدا، اُچّا خُلق اوہدا، نوری نسب اوہدا، عالی حسب اوہدا
اوہ سردار پیغمبراں ساریاں دا صفتاں اوہدیاں کردا اے رب اوہدا

نور اوّل تے اوہدا ظہور آخر، اوہدی ہوسی ہر دور وچ شان ظاہر
اوہدی واز توں واز نہ کرو اُچّی رب ایہہ حکم دے کے دسیا ادب اوہدا

اوہ رؤف وی اے تے رحیم وی اے اوہ بشیر وی اے تے نذیر وی اے
ودھ کے جاناں توں اوہ اے موموناں لئی کیوں نہ دم ہر دم بھرن سب اوہدا

ربی معرفت اوہدی اے اصل پونجی حُبّ اوہدی بنیاد تے حزن سنگی
اوہدی عاجزی مان تران اوہدا، شہر علم دا اوہ اُمّی لقب اوہدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کراں ربّا ثنا سرکارؐ دی
اک جھلک مینوں وکھا سرکارؐ دی

مولا میری عاجزی دا مان رکھ
جھوک دل اندر وسا سرکارؐ دی

اوس در تے ہو کے آون والیا
دس کویں ہوئی عطا سرکارؐ دی

توں کویں سردل تے ملیاں اکھیاں
کیویں بجھی خاک پا سرکارؐ دی

پیش کیتا کیویں آقاؐ نوں سلام
توں کویں منگی رضا سرکارؐ دی

کیویں گنبد پاک تے پائی نظر
توں کویں ویکھی ضیا سرکارؐ دی

چین پاوے میری مکدی جان وی
بات کوئی تے سنا سرکارؐ دی

ہن رکن تے کس طرح اتھرو رکن
گل اے میرے دردیا سرکارؐ دی

اوہناں سارے دل دے مقصد پا لیے
جنہاں پالی آگیا سرکارؐ دی

مینوں سر صدقہ نبیؐ دا مالکا
دان کر رجویں ولا سرکارؐ دی

ونڈ دی تھکاں نہ میں اس خیرات توں
حُبّ تے بِک اپنی ودھا سرکارؐ دی

جو نہ مکھ موڑے کدی وی حکم توں
مینوں اوہ باندی بنا سرکارؐ دی

اوہناں دے ناں نال اے ساڈی آبرو
جس نہ کیوں گایئے سدا سرکارؐ دی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سناندی اے کوئی کہانی نبیؐ جی
مرے اتھرووال دی روانی نبیؐ جی

رہوے جاری ایہہ میرے درداں دا سوما
تے ہوندی رہوے ترجمانی نبیؐ جی

منوں جگ دی ہر شے توں ودھ کے اے پیاری
تساڈے کرم دی نشانی نبیؐ جی

تساڈے ای ناں نال پھبّی ہوئی اے
ایہہ بے رنگ جہی میری بانی نبیؐ جی

کھلوکے میں قدماں دے وچ نعت آکھاں
فر آوے گھڑی اوہ سہانی نبیؐ جی

چلن ویکھ کے قوم دا ڈاہڈا مندا
مری جان اے نموجھانی نبیؐ جی

رکھو ایہدے سر اُتے ہتھ مہر والا
اج امت اے ڈاہڈی نمانی نبیؐ جی

نبیؐ جی دیہو بھیک مُسکان والی
اساں تے کرو مہربانی نبیؐ جی

نبیؐ جی مٹے روحاں دی بیقراری
سکھالی ہووے زندگانی نبیؐ جی

نبیؐ جی اے گرداب وچ ساڈی بیڑی
نہ لنگھ جائے سر اُتوں پانی نبیؐ جی

نبیؐ جی کدی خواب وچ مکھ وکھاؤ
کرو دور دل دی ورانی نبیؐ جی

نبیؐ جی جے اک جھات ایہدے تے پاؤ
بلے لگے تائب دی تانی نبیؐ جی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جان نے جگ دی گھر آقا دا
میری منزل در آقا دا

کدی نہ نظروں اوہلے ہووے
نور و نور نگر آقا دا

جھات کرم دی جیکر بھالیں
دم ہر ویلے بھر آقا دا

رب دی واز اج واز رلا کے
ذکر ہمیشہ کر آقا دا

چودھاں صدیاں تو ہر راتیں
رہ تکے امبر آقا دا

حشر اج ویکھاں گے اوہ جلوہ
پیواں گے کوثر آقا دا

تائب چیتر توں پھگن تک
ہر موسم نوکر آقا دا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو جہاناں دا سردار ساڈا نبیؐ
اپنے خالق دا دلدار ساڈا نبیؐ

جس دے پھُل بوٹے ونڈن بہاراں سدا
اوہ ہدایت دا گلزار ساڈا نبیؐ

سنگھنی تے ٹھنڈی چھاں جس دی اے دھرت تے
ہے اوہ رحمت دا چھتنار ساڈا نبیؐ

اُچے خُلقاں توں جس دے سلاہے خدا
ہے اوہ مِٹھا تے من ٹھار ساڈا نبیؐ

کوڑا لگیا نہ سچ جس دے مونہوں کدی
جگ توں وکھرا اوہ سچیار ساڈا نبیؐ

مل نہیں سکدی مثال اوس ورگی کوئی
جیویں ونڈدا رہیا پیار ساڈا نبیؐ

مان تائب اوہ بے وس تے مجبور دا
ماڑیاں دا مددگار ساڈا نبیؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوہ نوری مکھڑا ویکھاں گا کدوں تیک
خدا جانے میں سہکاں گا کدوں تیک

نظر ہووے گی کد حالت تے میری
غماں دے وار جھلاں گا کدوں تیک

منوں روگاں نے کر دتا اے عاجز
ایہہ بُجھّہ میں دھریکاں گا کدوں تیک

کدوں رحمت لوے گی وچ کلاوے
میں اکلاپا ہنڈاواں گا کدوں تیک

ایہہ عزت آبرو جس ناں دے نال اے
میں جان اس ناں توں واراں گا کدوں تیک

اداسی مار ای دیوے نہ ایتھے
نبیؐ دے در تے اپڑاں گا کدوں تیک

اقامہ لبھے روحانی وطن دا
میں ایہہ ارمان پالاں گا کدوں تیک

بلاندے نیں ترے سرکارؐ تینوں
سنیہا ایہہ اڈیکاں گا کدوں تیک

ملے تھاں قبر لئی تائب مدینے
میں اپنا پاک ہوواں گا کدوں تیک

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جے آقا دی نظر ہو جاوے
موتی ہر اکھر ہو جاوے

خُلق ایہدے دا موسم آوے
سوہنا ہر منظر ہو جاوے

ہور وی نکھرے ساوا گنبد
اکھ میری جد تر ہو جاوے

باس اوہدی دو جگ وچ پھیلے
ساوا دل کھیتر ہو جاوے

اوہدے ناں دا سِکہ چلے
نوری نگر نگر ہو جاوے

فر کوئی صورت ایسی نکلے
حاضر ایہہ بے پر ہو جاوے

شہرت اُس دیس دی لبھے
دل آقا دا گھر ہو جاوے

اج سلامی دیواں در تے
خوش سوہنا سرورؐ ہو جاوے

اوہدے رہ تے چلدیاں چلدیاں
باقی عمر بسر ہو جاوے

کجے عیب بقیع دا ریتا
تائب جان امر ہو جاوے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھاں نعتاں، کراں عرضاں ترے قدماں دے وچ آقا
مقدر اپنے چمکاواں ترے قدماں دے وچ آقا

سناواں ہور کس نوں اپنی ہڈ بیتی تے روگ اپنے
کہانی درد دی چھوہواں ترے قدماں دے وچ آقا

سلامی دے کے میں تینوں تے تیرے سنگیاں تائیں
توجہ اک تری لوڑاں ترے قدماں دے وچ آقا

لٹاواں سُچے موتی ہنجواں دے پُھل عقیدت دے
تے ہولا پُھل جیہا ہوواں ترے قدماں دے وچ آقا

تری امت گھری اے ڈاہڈیاں بدبختیاں اندر
میں خیراں ایہدیاں منگاں ترے قدماں دے وچ آقا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنے عملاں اُتّے سنگاں
ہر دم تیری رحمت منگاں

نعت دے نویں افق لبھن لئی
مل جاون کجھ ہور ترنگاں

اوکڑ وچ ہس ہس جیون دیاں
بخشیاں سیرت پاک امنگاں

میرے آقاؐ کد مکن گیاں
میرے اندر لگیاں جنگاں

کالے کوہ' کنڈیالیاں راہواں
کیویں اس جنگل چوں لنگھاں

وچ سیائیاں نبھے نہ ویلا
تائب رلیے نال ملنگاں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○

سوہنی صورت پاک نبیؐ دی
نوری سیرت پاک نبیؐ دی

نویں نروئی، کامل، کافی
سدا نبوت پاک نبیؐ دی

ہر عالم تے چھائی ہوئی
بھرویں رحمت پاک نبیؐ دی

ہر بھلیائی دی اے ضامن
سچی الفت پاک نبیؐ دی

جس بخشاناں عاصیاں تائیں
اوہ اے شفاعت پاک نبیؐ دی

اوہدے ناں تے جان لٹایاں
لبھے سنگت پاک نبیؐ دی

خواب اچ تن من روشن ہوون
کراں زیارت پاک نبیؐ دی

میں وی رب دا پیارا ہوواں
کراں اطاعت پاک نبیؐ دی

بخش الٰہی تائب تائیں
ہور محبت پاک نبیؐ دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش کر دے تیں سب غلام حضورؐ
آپ دی جان تے سلام حضورؐ

عاجزاں دے درود دا ہدیہ
آپ نوں پہنچے صبح شام حضورؐ

آپ دے نال پہنچے ساڈا سلام
آپ دے سنگیاں دے نام حضورؐ

تہاڈے گھر والیاں دی خدمت وچ
پہنچے میری ثنا مدام حضورؐ

در تے حاضر رہوے سدا تائب
انج کردا رہوے کلام حضورؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوثریہ

لال کوئی نہیں دُرِّ یتیم ورگا
سخی کوئی نہیں میرے کریم ورگا
ہویا کون رؤف رحیم ورگا

○

رب دے محبوب دا شاناں والا حرم
دل دی ٹھنڈک اکھیں دا اجالا حرم
اُس نرالے پیا دا نرالا حرم

○

گھریا نھیرے دے وچ میرا گھر یا نبیؐ
بن کے چن ایہدے ویہڑے اتر یا نبیؐ
نور و نور ایہدی ہر شے نوں کر یا نبیؐ

○

نام لے لے ترا دکھڑے جالاں پیا
آفتاں اپنے سر اتوں ٹالاں پیا
جھات ہر دم کرم والی بھالاں پیا

○

شاناں اچیاں تے سچیاں نیں آقا دیاں
رحمتاں تھاں تھاں کھنڈیاں نہیں آقا دیاں
دھڑکناں وچ وی نعتاں نیں آقا دیاں

○

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوبرگہ

کاسے اکھیاں دے لے کے آ گئے نیں لین دید دا خیر فقیر در تے
ٹور سائلاں نوں کھڑے ہین جیہڑے تیرے در دی پکڑ زنجیر در تے

مارے ہوئے جدائی دیاں صدمیاں دے آئے ہو کے سخت دلگیر در تے
مکھ ویکھ نہیں لین گے جدوں توڑی کھڑے رہن گے تیرے اسیر در تے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیر مدوّن کلام

(حمد و نعت)

O

سناؤں کسے اور جا کر میں دردِ نہاں ربِ کعبہ
اٹھوں تیرے در سے تو پھر اور جاؤں کہاں ربِ کعبہ

تجھے واسطہ تیرے محبوبؐ کا ہے کرم کر کرم کر
تجھے تو خبر ہے کہ ہے سخت مشکل میں جاں ربِ کعبہ

علالت بدن کی ہے اپنی جگہ، فکر بھی ہے پریشاں
ہوا سانس لینا بھی اب تو نہایت گراں ربِ کعبہ

اک آشوبِ ذات، ایک آشوبِ ملّت میں دم گھٹ رہا ہے
بنا ان پہ آشوبِ عالم کڑا امتحاں ربِ کعبہ

فشار ان کے اندر ہے، باہر سے ہے سخت یلغارِ باطل
بڑی تلخ ہے اہلِ اسلام کی داستاں ربِ کعبہ

نہیں ہے کسی امتحاں کے بھی قابل نہ ہے اس کو صبرِ حسن ہی کا یارا
یہ تائب ہے ناچیز اور اک ترا بندۂ ناتواں ربِ کعبہ

O

○

مجھ کو ترے کرم کا سہارا ہے اَے کریم!
بے چارگاں کا تُو ہی تو چارا ہے اَے کریم!

ٹوٹی ہے ناؤ زور پہ دھارا ہے اَے کریم!
اَور بحرِ غم کا دُور کنارا ہے اَے کریم!

تُو ہی تو ناخدا بھی ہمارا ہے اَے کریم!
لے دے کے ایک تیرا سہارا ہے اَے کریم!

اُس پر کرم کی بارشیں ہوتی رہیں مدام
جس نے خلوصِ دل سے پکارا ہے "اَے کریم"

کس کا ہے بندہ تائبؔ ناچیز یہ نہ پُوچھ
تیرے نبیؐ کا اور تُمہارا ہے اَے کریم!

○

○

ہرگز نہ فکرِ گردشِ دورِ زماں کرو
پیغام لا الٰہ کو پھر حرزِ جاں کرو

پھر وحدہٗ کا خوف سمولو قلوب میں
پھر اسمِ لا شریک کو وردِ زباں کرو

وابستہ ہر اُمید کرو اُس کی ذات سے
ہر اک کے آگے درد نہ اپنا بیاں کرو

چمکاؤ دینِ حق کا ہر اک نقشِ دلپذیر
تازہ قرونِ اولیٰ کی ہر داستاں کرو

حُبِ رسولؐ خوفِ خدا ذوقِ بندگی
دِل میں رکھو نہ اور غمِ دو جہاں کرو

○

○

جد اللہ دا نام چتاراں
اون خیالاں وچ بہاراں

اُوہ آکھے میں دُور نہیں تیتھوں
جد وی مالک نوں سد ماراں

ہر مشکل وچ، ہر الجھن وچ
اوہو لیندا میریاں ساراں

اوہدے لُطفوں ہرے بھرے نیں
بیلے، باراں تے گلزاراں

دھرتی دے سینے ٹھنڈ پاون
اوسے دیاں فضل پھواراں

اوہدے حکماں نال ای ہوندیاں
زمیں وچوں پیداواراں

پوناں بھردا سب پکھواں دیاں
جیہڑے اڈدے بن بن ڈاراں

اوہدے قہر دی جھلک وکھاون
برق دیاں کڑکاں چمکاراں

تائبؔ اڈاں کتھے کہنے
اوہدیاں شاناں جدوں چتاراں

○

O

کیویں کوئی کرے ثنا رب دی
نال ہووے نہ جے عطا ربّ دی

کیہڑے پاسے نہیں جلوہ خالق دا
کیہڑی تھاویں نہیں واشنا ربّ دی

خبر اوہدی بدلدی رُت دیوے
گل سناوے پئی ہوا ربّ دی

دھرت تے امبراں دے وچ ہر شے
تسبی کردی رہوے سدا رب دی

جیہڑے پاسے نگاہ کرنا واں
نظر آوندی اے بس ضیا رب دی

نور رب دا وکھاوے وہ مینوں
لوڑاں ہر موڑ تے رضا ربّ دی

ڈھونڈاں کیوں اوہنوں جابجا تائبؔ
جدوں شہ رگ دے کول اے جا ربّ دی

O

O

ہر انتظام ہونے پہ حاضر نہ ہو سکا
اس کو بھی میں تو سمجھا ہوں سرکارؐ کی رضا

تھمتے نہیں ہیں اشک طبیعت پہ بوجھ ہے
حسرت مری قبول ہو یا سیّد الوریٰؐ

دُوری میں ہی نصیب حضوری ہو کیا عجب
ضعف بدن پہنچنے میں حائل جو ہو گیا

جلوہ حرم کا اب کے نہیں ہے جو بخت میں
ہو جائے خواب میں مجھے دیدارِ مصطفیٰؐ